IQRA BILAL EDUCATION SYSTEM | IBES | FPSC | PPSC | SPCS | KPSC | BPSC

IBES

SPECIALLY DESIGNED NOTES FOR COMPETITIVE EXAMINATION

IBES

Sr. No	Subject Name	Total Pages
1	Islamic Studies	67
2	General Knowledge	89
3	Pakistan Studies	40
4	Everyday Science	58

IQRA BILAL EDUCATION SYSTEM | IBES | FPSC | PPSC | SPCS | KPSC | BPSC
WhatsApp 03023986324

ISLAMIAT

IBES

قصص الانبیاء

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلی مخلوق فرشتے پیدا کئے، اس کے بعد دوسری مخلوق جنات کو پیدا کیا جنہوں نے زمین پر جا کر فسادات کئے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے جنات کو زمین سے نکال دیا اور جنات نے پہاڑوں وغیرہ پر بسیرا کر لیا۔ عزازیل (ابلیس) نے اللہ کی بہت عبادت کی لہذا اللہ نے عزازیل کو فرشتوں میں شامل فرما لیا۔

حضرت آدم ؑ کی پیدائش

اللہ نے سب فرشتوں کو تراب) (خشک مٹی) لانے کو کہا، پھر گیلا (طین) کرنے کو کہا، پھر گوندھنے (صلصال) کو کہا، پھر کلفخار یعنی کھنکناتی ہوئی مٹی بنا دی یعنی آپ کا پتلا بنایا۔ پھر اس میں روح پھونک دی۔ آپ کا قد 90 فٹ تھا۔ یعنی 60 ہاتھ لمبے اور 7 ہاتھ چوڑے تھے۔ عمر 960 تھی۔ 40 سال آپ نے حضرت داؤد ؑ کو دے دی تھی۔ قرآن میں آپ کا ذکر 25 بار آیا ہے۔ اللہ نے تمام فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کو سجدہ کریں مگر ابلیس نے انکار کر دیا تو اللہ نے اُسے مرذود قرار دے دیا۔ اللہ نے آپ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر ساری نسلِ انسانی پیدا فرما دی۔ حضرت اماں حوا کو آپ کی بائیں پسلی سے پیدا فرمایا جو کہ ٹیڑھی ہوتی ہے۔ آپ دنیا کی خوبصورت ترین عورت تھیں۔ انسان میں ٹوٹل 24 پسلیاں ہوتی ہیں یعنی 12 پسلیوں کا جوڑا۔ شیطان نے اماں حوا کے دل میں وسوسہ ڈالا تو آپ نے حضرت آدم ؑ کو ممنوع پھل کھانے پر مجبور کر دیا۔ پھل کھانے سے آپ دونوں کی زینت ظاہر ہو گئی اور اللہ نے اُن کو جنت سے نکال دیا۔ آدم ؑ کو سری لنکا (ہند) میں پھینکا گیا جبکہ حواؑ کو جدہ میں۔ دونوں کا ملاپ میدان عرفات کے میدان میں ہوا۔ دونوں سعودی عرب میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہیں۔ معراج کے وقت آپ ﷺ کی ملاقات پہلے آسمان پر آدمؑ سے ہوئی۔ **ہابیل :** جانوروں کو پالتا تھا، جانور پالنے سے انسان میں رحم پیدا ہوتا ہے۔ **قابیل :** قابیل کھتی باڑی کرتا تھا۔ قابیل نے ہابیل کو عورت کی وجہ سے قتل کر دیا، کوے نے ہابیل کو دفنانے کا طریقہ بتایا۔ حوالہ کتاب : ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنھایہ۔ حضرت شیث پر 30 صحیفے اترے۔ سب سے پہلے کعبہ کی تعمیر اُنہوں نے کروائی۔

حضرت ادریسؑ

آپ نے پہلی بار لکھنا دریافت کیا۔ فلکیات کا علم آپ جانتے تھے۔ سوئی ایجاد کی۔ پیشہ درزی تھا۔ کپڑا بننا، ریاضی، الجبرا اور Weights ماپنا ایجاد کیا۔ آپ نے سب سے پہلے جہاد فی القتال کیا۔

حضرت نوحؑ

آدم ثانی اور شیخ الانبیاء اور بشر ثانی آپ کا لقب ہے۔ آپ نے سب نبیوں سے زیادہ عمر یعنی 1000 سال پائی۔ آپ کی تبلیغ سے صرف 80 لوگ ایمان لے کر آئے۔ آپ نے کشتی ایجاد کی، کشتی کا نام ARC آرک تھا۔ جس میں آپ نے 80 ایمان والے لوگ 40 مرد اور 40 عورتیں اور ہر جانور اور پرندے کا ایک ایک جوڑا رکھا۔ آپ کا ایک بیٹا کنعان پہاڑ کی چوٹی پر موجود تھا جس نے کشتی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور ہلاک ہو گیا۔ ان کی قوم پر پانی کے سیلاب کا عذاب آیا۔ آپ کی کشتی کوہِ جودی جو کہ ترکی میں ہے کی چوٹی پر رکی۔ آپ کے تین بیٹے حام (شام میں)، سام اور یافث آپ کے ساتھ تھے۔ مذکورہ 80 لوگوں سے پھر سے انسان کی نسل چلی۔

حضرت ہودؑ

قوم عاد کی طرف اللہ نے مبعوث فرمایا۔ آپ کی قوم کا ایک شخص ارم (یعنی مظبوط جسم والا)کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ یہ قوم پہاڑوں پر گھر بناتے تھے۔ قوم عاد پر8 دن اور7 راتیں لگاتار آندھی کا عذاب نازل ہوا۔

حضرت صالح

آپ کی قوم ثمود تھی۔ بہت مضبوط قوم تھی۔ انہوں نے ایمان لانے کے لئے آپ سے اونٹنی کا معجزہ مانگا۔ جو کہ10 ماہ کی حاملہ ہو اور موٹی تازی ہو، ایک دن وہ پانی پئے اور ایک دن وہ یعنی قوم پانی پئے۔ اونٹنی پہاڑ سے نمودار ہوگئی جس کا نام ناقۃ اللہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ ایمان نہ لے کر آئے، پھر ایک شخص (Ahmar)نے اس کو ہلاک کر دیاتواللہ نے ان پر زلزلے کا عذاب نازل کر کے انہیں تباہ کر دیا۔ آپ نے صابن ایجاد کیا۔

حضرت ابراہیمؑ

آپ کی عمر175 سال تھی۔ آپ کا لقب ابوالا نبیاء ہے۔ آپ نے کنگھی ایجاد کی، آپ عراق کے شہرUrمیں پیدا ہوئے، والد کا نام آذر(مدد کرنے والا)جو بت بناتا تھا۔ قوم360 قسم کے بتوں کی پوجا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ کی قوم میلہ دیکھنے شہر سے باہر گئی تو آپ نے گھر پہ ہی قیام کیا اور لوگوں کے ساتھ شہر سے باہر نہ گئے اور پھر سب چھوٹے بتوں کو توڑ کر کلہاڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا۔ قوم نے آپ کو40دن آگ میں ڈالا تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی۔ آپ کے دور میں نمرود بادشاہ تھا جو کہ اپنے آپ کو خدا کہلواتا تھا۔ آپ نے اس کو سورج مغرب سے نکالنے کا کہا۔ آپ کی بیوی حضرت سارہؓ تھیں جو کہ انتہائی خوبصورت تھیں تو بادشاہ نے آپ کو اٹھانے کا حکم دیا، بادشاہ نے سارہؓ کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی تو اس کے ہاتھوں کو فالج ہو گیا۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے حضرت سارہؓ نے آپ ؑ کی شادی85سال کی عمر میں اپنی لونڈی حضرت حاجرہؓ سے کردی ۔86سال کی عمر میں آپ کے بطن سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے جن کا لقب ابوالعرب، ذبیح اللہ ہے۔ 100 سال کی عمر میں3 فرشتوں نے آپ کو اور سارہؓ(90 Years) ایک بیٹے کی خوشخبری سنا کر حضرت لوط ؑ کے گھر چلے گئے۔ سارہؓ کے بطن سے حضرت اسحٰق ؑ کی پیدائش ہوئی۔

حضرت لوطؑ

آپ حضرت ابراہیم ؑ کے بھتیجے تھے اور ہم عصر(Contemporary)بھی تھے۔ آپ کو قوم لوط اورAbora کی بستی میں نبی بنا کر بھیجا گیا جو کہ Homosexuality/ Sodomyکے عادی تھے ۔ مذکورہ 3 فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آپ کے گھر آئے تو آپ کی بیوی نے خبر پھیلا دی، عیاش لوگوں نے آپ کے گھر گھسنے کی کوشش کی تو اللہ نے قوم کو اوندھے منہ پٹک دیا اور اوپر پتھروں کی بارش برسا دی۔

حضرت اسماعیلؑ

اللہ کے حکم سے ابراہیم ؑ حاجرہ ؓ اور اسماعیلؑ کو صفاء اور مروہ کے پہاڑوں پر چھوڑ آئے۔ فاقے کی وجہ سے جب اسماعیلؑ رورہے تو حاجرہ ؓ نے سات چکر لگائے اس اثناء میں اسماعیل ؑ کے پاؤں کے نیچے سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ تو حاجرہؓ نے پانی کو کہا کہ زم زم(ٹھہر جا) تو چشمہ رک گیا۔ یمن کے ایک قبیلے بنی جرہم کا گزر ہوا تو اس نے آپ سے وہاں پر رکنے کی درخواست کی تو آپ نے اجازت دے دی۔ اس طرح وہاں پہ آبادی ہونا شروع ہو گئی۔

حضرت اسحاق

آپ اسماعیل ؑ سے 13 سال چھوٹے تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت یعقوب ؑ ہیں۔

حضرت یعقوب

آپ کا لقب اسرائیل ہے۔ 12 بیٹے اور 2 بیٹیاں تھیں۔ یوسفؑ اور بنیامین ؑ دوسری بیوی سے تھے جس کا نام راحیل(Rachel) تھا۔ سب سے بڑا بیٹا یہودا تھا جس نے یوسف ؑ کو کنویں میں ڈالنے کا مشورہ دیا۔ یوسف ؑ 3 دن کنویں میں رہے۔ ایک قبیلے نے آپ کو نکال کر عزیز مصر کو فروخت کر دیا۔ عزیز مصر کی بیوی زلیخا نے آپ کو ورغلانے کی کوشش کی تو اسی الزام میں آپ کو قید کر دیا گیا جہاں پر آپ 7 سال قید رہے۔ ساتھی قیدیوں کے خواب کی تعبیر بتائی۔ آپ نے پل(Bridge) بنانا دریافت کیا۔ آپ بعد میں مصر کے وزیرِ خزانہ بنا دئے گئے۔

اسلام قبل از ہجرت

یمن کا گورنر ابراہہ 60ہزار کا لشکر لے کر مکہ پر بیت اللہ پر حملے کے لئے آیا، اس نے عبدالمطلب اونٹ پکڑ لئے تھے لہذا وہ ابراہہ سے اپنے طلب کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے تمیں اونٹوں کی فکر ہے بیت اللہ کی فکر نہیں تو عبدالمطلب ؓ جواب دیتے ہیں کہ وہ جس کا گھر ہے وہ اس کی خود حفاظت کر لے گا تم میرے اونٹ واپس کرو۔ اس سال یعنی 571 AD کو عام الفیل (Year of Elephants) کہتے ہیں۔ اللہ تعالی ابابیلوں کی فوج کے ذریعے ابراہہ کو شکست دیتا ہے۔ سورۃ الفیل میں اس واقعہ کی تفصیل ہے۔

پیدائش رسول ﷺ

رسول ﷺ کی پیدائش کا سال 571 AD, 22 اپریل، پیر کا دن، بمطابق 12 ربیع الاوّل، ہاشمی خاندان اور قبیلہ قریش میں، گلی سوق اللیل، شعب ابی طالب میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ والد کا نام عبداللہ تھا، جو کہ آپ کی پیدائش سے 6ماہ قبل وفات پا گئے۔ دادا عبدالمطلب نے آپ کا نام 3دن بعد محمدؐ، جبکہ والد آمنہؓ نے 7 دن بعد احمد رکھا۔ پیدائش کے ساتویں دن عرب کے رواج کے مطابق عقیقہ ہوااور آپ کا نام رکھا گیا۔ آپ نے والدہ کا دودھ سات دن پیا۔ سورۃ صف میں آپ کا نام احمد آیا ہے جبکہ محمد ؐ 4 دفعہ آیا ہے۔ آپ کے 10 چچا اور 6 پھوپھیاں تھیں۔ ابولہب کی لونڈی ثوبیہ ؓ کا دودھ حمزہؓ نے بھی پیا، جبکہ آپ نے بھی پیا اس طرح حمزہ ؓ آپ کے چچا ہونے کے ساتھ ساتھ رضاعی بھائی بھی ہوئے۔ حلیمہ سعدیہ ؓ تعلق قبیلہ بنو ہوازن سے تھا جبکہ آپ کی شادی قبیلہ بنو سعد میں ہوئی اس طرح آپ بنو سعد میں چلے گئے۔ آپ نے بنو سعد کی بکریاں چرائی۔ حضورؐ کے رضاعی بھائی عبداللہ اور بہن شیماؓ تھیں جو کہ حلیمہؓ کی اولاد تھے۔ حضرت حلیمہؓ کے پاس چار سال تک رہے۔ ابو لہب، حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ آپ کے چچا جبکہ عاتکہ آپ کی پھوپھی تھی۔ اسی دوران واقعہ **شق الصدر** ہوتا ہے۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ 6سال بعد آپ اپنی والدہ آمنہؓ کے پاس واپس آجاتے ہیں۔ آپ کی والدہ آپ ﷺ کے والد کی قبر پر جاتی ہیں جو کہ ابواء کے مقام پر جو کہ مدینہ سے 180 میل دور ہے اور مکّہ (بکہ / بطحہ) سے 130 میل، اُسی ابواء کے مقام پر آپ ؐ کی والدہ کا انتقال ہو جاتا ہے۔ آپ ؐ ام ایمن کے ساتھ مکے واپس آئے ہیں۔ 6سال سے 8 سال تک آپ کی پرورش آپ کے دادا عبدالمطلب کرتے ہیں جو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے 579A.D میں پھر ان کی وفات کے بعد آپ کے چچا ابوطالب نے آپ کی پرورش کی۔ بنو ہاشم، بنو تمیم، بنوعدی اور بنو امیہ قریش کے قبیلے تھے۔ مکہ کا علاقہ Trade Hub تھا۔ ابو طالب ؓ کی بیوی فاطمہ بنتِ اسد جو کہ حضرت علیؓ اور جعفر طیارؓ کی والدہ ہیں کو آپ نے اپنی والدہ کہا۔ ان کے علاوہ اُم ایمن جو کہ آمنہ ؓ کی لونڈی تھیں کو بھی آپؐ نے اپنی والدہ کا درجہ دیا ہے۔

سفر شام :12سال کی عمر میں جرجیس بحیرہ جو کہ ایک پادری ہوتا ہے آپ ؐ کے اندر نبوت کی نشانیاں دیکھتا ہے اور ابوطالب کو آپ کو سفر پر لے جانے سے منع کرتا ہے جسے ابو طالبؓ مان لیتے ہیں اور آپ کو واپس گھر چھوڑ جاتے ہیں۔ 15سال کی عمر میں حرب فجار کے نتیجے میں حلف الفضول کا معاہدہ ہوا۔ جو کہ حرمت والے مہینے میں لڑی گئی اور قریش اور بنو قیس قبیلے کے درمیان ہوئی، اس جنگ میں آپ اپنے چچا کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے تھے۔

حضرت خدیجہ ؓ سے شادی

25 سال کی عمر میں تجارت کی غرض سے خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ ملک شام کا سفر کرتے ہیں۔ واپسی پر خدیجہ ؓ نے اپنی سہیلی نفیسہ کے ہاتھ نکاح کا پیغام پہنچایا جسے آپ نے قبول فرمایا۔ اس وقت خدیجہ ؓ کی عمر40سال تھی۔ آپ کی ایک اور دوست جن کا نام لبابہ بنت حارث(ام فضل)ہے جو کہ آپ کے چچا عباس ؓ کی بیوی تھیں۔ آپ کا نکاح آپ کے چچا ابو طالبؓ نے بعوض حق مہر500 درہم پڑھایا۔ آپ کی باقی تمام بیویوں کا حق مہر400 تھا۔ اسلام سے پہلے عربوں کا مذہب بت پرستی تھا۔ 35سال کی عمر میں حجرہ اسود کا واقعہ پیش آیا۔ حجرہ اسودBlack Stoneکا رنگ پہلے سفید تھا۔ بیت اللہ کی تعمیر کے دوران جبرائیل ؑ نے اسماعیلؑ کو دیا تھااور انہوں نے ابراہیمؑ کو دیا اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے نصب کیا۔ حضرت عبدالمطلب نے زم زم کا کنواں اور بیت اللہ کو دوبارہ تعمیر کروایا تھا۔ آپ ؐ39 شمسی یا40 قمری سال کی عمر میں عبادت کی غرض سے غار حرا میں جاتے تھے جو کہ مکہ سے3 کلومیٹرSouth میں ہے ۔ اس غار کو جبلِ نور بھی کہتے ہیں۔ اسی غار حرا میں آپ پر پہلی وحی جس میں سورۃ علق کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئی۔ آپ ؐ نے گھر آکر سارا معاملہ خدیجہؓ سے بیان کیا تووہ اپنے کزن ورقہ بن نوفل جو کہ تورات اور انجیل کا ماہر عیسائی تھا کے پاس لے گئی تو اس نے تصدیق کی یہ تو وہی فرشتہ ہے کہ جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ پر وحی لے کر آتا تھا۔ اس کے بعد6 ماہ یا ایک سال تک کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ اس وقت کو فترۃ الوحی یعنی وحی کا رک جانا کہتے ہیں دوسری وحی میں سورۃ المدثر اور تیسری میں المزمل کی آیات نازل ہوئیں۔ آپ کو نبوت 40 سال کی عمر میں610 عیسوی میں ملی۔ پہلے 3 سال خفیہ تبلیغ جاری رہی، خفیہ تبلیغ کا مرکزکوہِ صفاء پر ارقم مخزومی ؓ کا گھر تھا۔ سورۃ الشوریٰ میں اعلانیہ تبلیغ(3 نبوی) کا حکم ملا تو آپ نے سب کو صفاء کے پہاڑ پر چڑھ کر سب کو اسلام کی دعوت دی جس پر ابو لہب نے بہت برا بھلا کہاتو اللہ نے سورۃ لہب نازل فرمائی۔ عورتوں میں سب سے پہلے خدیجہؓ، بچوں میں علیؓ(9 Years) ، مرَدوں میں ابو بکر صدیقؓ اور غلاموں میں زیدبن حارثؓ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت زبیر بن العوامؓ ، ان کی بیوی اسماء(دوپٹے والی)، حضرت صفیہ ؓجو کہ آپ کی پھوپھی تھی اور زبیر بن العوامؓ کی والدہ تھی، طلحہؓ، عثمانؓ، عبدالرحمٰن بن عوف ، سعد بن ابی وقاص ، عما بن یاسرؓ اور اُن کے فیملی، حضرت بلالؓ اِن سب لوگوں نے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کر لیا۔ یاسرؓ اور سمیعہ ؓ ابو جہل کے غلام تھے۔ ابو جہل نے سمیعہ ؓ کی شرم گاہ میں تیر مار کر انُ کو شہید کر دی، آپ اسلام کی راہ میں پہلی شہید خاتون ہیں۔ حارث بن ابی ہالہؓ جو کہ خدیجہ ؓ کے پہلے خاوند سے بیٹا تھا اسلام کی راہ میں پہلا شہید تھا۔ حضرت بلالؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے جو کہ اسلام کی وجہ سے آپ پر بہت ظلم کرتا تھا۔ ان کو ابوبکر نے امیہ بن خلف سے خرید کر آزاد کر دیا۔ 7 نبوی میں بنی ہاشم کا معاشی مقاطعہ کر دیا گیا تو آپ ؐاور بنی ہاشم شعب ابی طالب میں7 نبوی سے10 نبوی تک محصور رہے۔ معاشی مقاطعہ ختم ہونے کے6 ماہ بعد10 نبوئی کو خدیجہؓ اور ابو طالبؓ کا انتقال ہو گیا۔ اس لیے اس سال کو آپ ؐ نے عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔ اس سال سورج گرہن بھی ہوا۔

آپ ﷺ کی اولاد

آپ کے کل4بیٹیاں اور 3 بیٹے تھے۔ بیٹیاں : حضرت زینب ؓ، حضرت رقیہ(عثمانؓ ذالنورین کی پہلی بیوی)، حضرت اُم کلثومؓ (بدر کے موقع پر حضرت رقیہ کی وفات کے بعد حضرت عثمان کے نکاح میں آئیں)، حضرت فاطمہؓ(سب سے چھوٹی بیٹی)۔ **بیٹے:** حضرت قاسمؓ(سب سے بڑے)، عبداللہ/ طیبؓ، ابراہیمؓ۔ **ہمسائے :** ابو لہب، شیبہ عتبہ، ولید، ابوجہل (عمروبن ہشام)، (عقبہ بن ابی معیط)سورۃ قیامہ کی آخری آیت میں ذکر۔

ہجرت حبشہ اولیٰ

پہلی ہجرت حبشہ کی طرف 5 نبوی 615 عیسوی میں ہوئی جس میں 11 مرد اور 4 عورتیں شامل تھیں ٹوٹل 15 لوگ نجاشی کے پاس گئے ۔ عثمانؓ اور آپ کی بیوی رقیہؓ بھی ساتھ تھے۔

ہجرت حبشہ ثانیہ

دوسری ہجرت بھی حبشہ کی طرف 616 عیسوی 6 نبوی کو ہوئی، جس میں 83 مرد اور 18 عورتیں اور 4 بچے شامل تھے۔ ٹوٹل 105 اور بعض جگہوں پر 101 درج ہے۔ حضرت جعفر طیارؓ نے نجاشی کے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت کی ۔ 11 نبوی کو بنو خزرج کے 6 لوگوں نے اسلام قبول کیا پھر حضور نے ان کے ساتھ مدینہ کی طرف مصعب بن عمیر کو دین سکھانے کے لیے بھیج دیا۔

بیت عقبہ اولیٰ

بیت عقبہ اولیٰ 12 نبوی 620 کو طائف میں بنو خزرج کے پانچ لوگ جو کہ ۱۱ نبوی کو اسلام لے آئے تھے وہ موجود تھے اور سات لوگ نئے آئے تھے۔

بیت عقبہ ثانیہ

بیت عقبہ ثانیہ 13 نبوی کو ہوئی جس میں بیعت عقبی اولی والے 12 لوگ جب مدینہ میں تبلیغ کے لیے گئے پھر وہ تیرہ نبوی کو اپنے ساتھ 75 لوگ لائے۔ ان میں 73 مرد اور 2 عورتیں تھیں۔ ان بچھتر لوگوں نے ہی بیعت عقبی ثانیہ کی تھی۔ پھر اس کے بعد ہجرت مدینہ ہوئی۔ غارِ حرا مکہ کے شمال میں تین کلومیٹر دور ہے۔ غارِ ثور مکہ سے ساؤتھ کی طرف ہے جو کہ مکہ سے 5 کلومیٹر دور ہے۔ ابوطالب کی وفات کے بعد ابو لہب قبیلہ بنو ہاشم کا سردار بن گیا۔ طائف سے واپسی پر آپ ؐ نے عتبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی تھی معطم بن عدی نے آپؐ کو پناہ دی ۔

ہجرت مدینہ

13 نبوی کو آپؐ کو ہجرت مدینہ کا حکم ملا اور یہ ہجرت فرض تھی۔ سب سے پہلے ہجرت ابو سلمیٰؓ نے کی۔ عامر بن فعیرہ ابو بکرؓ کے غلام تھے۔ دارالندوۃ کے مقام پر 11 قبائل کے سردار ابو لہب کی قیادت میں آپ ؐ سے نبٹنے کے لیے مشورہ کر رہے تھے کہ شیطان شیخ ِ نجد کی شکل میں آکر نعوذباللہ آپؐ کو قتل کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ آپ ؐ حضرت علی ؓ کو اپنے بستر پر لٹاکر تمام امانتیں اُن کے سپرد کرکے ہجرت کے لئے روانہ ہوئے۔ باہر دروازے پر کفار آپؐ کو قتل کرنے کی غرض سے کھڑے تھے۔ اللہ کے حکم سے آپؐ نے کفار کی طرف مٹی اٹھا کر پھینکی تو اُن کو پتہ بھی نہ چلا کہ آپ ؐکب اُن کے سامنے سے گزر کر چلے گئے۔ ہجرت کے وقت آپؐ سورۃ یٰسین کی تلاوت فرما رہے تھے۔ آپؐ نے ابو بکرؓ کے ساتھ غارِ ثور میں پناہ لی جو کہ مکہ سے ساؤتھ کی طرف ہے جب کے کفار آپ ؐ کو نارتھ کی طرف ڈھونڈ رہے تھے۔ ابو جہل نے آپؐ کے قتل (نعوذباللہ) کا انعام 100 اونٹ رکھا۔ سراقہ بن جعشم اونٹوں کے لالچ میں آپؐ کا پیچھا کرتا ہے۔ فتح مکہ کے موقع جب سراقہ بن جعشم آپؐ سے امان مانگتا ہے تو آپؐ اس کو معاف کر دیتے ہیں اور اُس کو کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے کی بشارت دیتے ہیں۔ ابو بکرؓ نے آپکو قصوٰی اونٹنی تحفے میں دی لیکن آپ ؐ نے اس کی قیمت ادا کرنے کے بعد اونٹنی لی۔ کسریٰ ایران کے بادشاہ، قیصر روم کے بادشاہ کا اور نجاشی حبشہ (Ethopia) کے بادشاہ کا Title تھا۔ ایران میں اُس وقت خسرو پرویز بادشاہ تھا۔ صہیب رومیؓ نے ہجرت کے وقت اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دے دیا جس پر آپؐ نے فرمایا کہ "صہیب نے بڑے فائدے کا سودا کیا"۔ اُم معبد نے آپؐ کی ضیافت فرمائی بکری کے خشک تھنوں پر آپؐ نے ہاتھ

پھیرا تو دودھ جاری ہو گیا۔ مدینہ سے پانچ کلومیٹر کے مقام پر کلثوم بن ہدم ؓ کی رہائش گاہ پر آپ نے آرام فرمایا اور مسجدِ قباء تعمیر فرمائی ، قباء میں تین دن یعنی جمعہ ہفتہ اور اتوار کو قیام کی اور سوموار کو مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ، مدینہ میں مصعب بن عمیر ؓ کی تبلیغ کی وجہ سے بہت سے لوگ بنو اوس اور بنو خزرج کے مسلمان ہو چکے تھے۔ مصعب بن عمیر کو بنو اوس کے اسد بن ضرارہ نے ایک سال اپنے پاس رہائش دی تھی۔ مصعب بن عمیرؓ اسلام کے پہلے Ambassador ہیں اور ان کی شکل بھی آپ ؐ سے ملتی تھی۔ قرآن میں 3 مسجدوں کا نام آیا ہے 2 مسجدوں کا اشارہ آیا ہے۔ قصویٰ اونٹنی سب سے پہلے اسد بن ضرارہ کے گھر کا سامنے بیٹھی لیکن پھر فوراً اُٹھ گئی ۔ وہاں دو یتیموں سہل اور سہیل کی جگہ تھی جس کی قیمت ابو بکر نے ادا کی اسی مقام پر 1 ہجری میں مسجدِ نبوی تعمیر ہوئی۔ بالآخر اونٹنی ایوب انصاریؓ کے گھر کے باہر بیٹھتی ہے جہاں پر آپ 6 ماہ قیام کرتے ہیں ۔ اُس وقت مدینہ میں دو بڑے قبائل بنو خزرج اور بنو اوس رہائش پذیر تھے۔ خزرج کے سردار عبداللہ بن ابی سلول تھا جس کو رئیس المنافقین بھی کہا جاتا ہے اور بنو اوس کے سردار سعد بن معاذ تھے۔ خزرج کے حلیف قبیلے بنو قینقاع اور بنو اوس کے حلیف بنو نضیر اور بنو قریظہ تھے۔ دونو ں قبائل آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کے ساتھ ابوجہل ملاقات کرتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ اگر تم نے قریش کو پناہ دی تو تم پر لشکر آئیں گے۔ بنو نضیر، بنو قینقاع اور بنو قریظہ یہود کے قبائل تھے جب کہ بنو خزرج اور بنو اوس مسلمان ہو چکے تھے۔ مذکورہ تینوں یہودی قبیلوں اور مسلمانوں کے درمیان چارٹر آف مدینہ (میثاقِ مدینہ) یکم ہجری میں ہوا۔ جس کے 47 آرٹیکلز تھے یہ دنیا کا پہلا چارٹر تھا۔ جس کے مطابق یہ طے پایا کہ اگر باہر سے کوئی قبیلہ مدینہ پر حملہ کرتا ہے تو تمام قبیلے مل کر منہ توڑ جواب دیں گے۔ 1 ہجری میں مواخاتِ مدینہ ہوا جس میں ٹوٹل 90 لوگ شامل تھے 45 مہاجر اور 45 انصاری۔ ایک ہجری سے آٹھ ہجری کا عرصہ War Period ہے۔

سریہ

پہلا سریہ سیف البحر ہے جس کے لیڈر حمزہ ؓ تھے۔ اسلامی جھنڈا سفید رنگ کا بنایا گیا۔ دوسرا سریہ رابک جسے عبیدہ بن حارث نے لیڈ کیا اور تیسرا سریہ خرار ہے جسے سعد بن معاذ ؓ نے لیڈا کیا۔ چوتھا سریہ نخلہ تھا جو عبداللہ جحش کی قیادت میں ہوا۔ غزوہ ابواء :اسے غزوہ ویدان بھی کہتے ہیں اسلام کا پہلا غزوہ ہے۔ دوسرا غزوہ بواط ہے تیسرا غزوہ صفوان اور چوتھا غزوہ عشیرہ ہے۔ 8ویں مہم اور چوتھا سریہ نخلہ 30 رجب کو ہوا۔ عبداللہ بن جحش کو قیادت میں 12 لوگوں کو طائف بھیجا ، وہاں عمرو بن حضرمی کو قتل کر دیا جاتا ہے ۔ عامر بن حضرمی جو کے عمرو بن حضرمی کا بھائی ہوتا ہے اُس کو ابوجہل مسلمانوں کے خلاف جنگ کے لئے بھڑکاتا ہے۔ عمرو بن حضرمی کا قتل غزوہ بدر کی ایک وجہ بنا۔

غزوہ بدر

02 ہجری 17 رمضان ، ٹوٹل 313 مسلمان جس میں 82 مہاجر 170 خزرج اور اوس کے 61 لوگ شامل تھے یعنی انصار کی جانب سے کل 231 لوگ شامل تھے۔ انہوں نے ابو سفیان کا قافلہ پر حملہ کرنا تھا کہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمان مکہ میں چھوڑ کر آئے تھے اور قریش کے قبیلوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔ امیہ بن خلف کی حضرت سعد بن معاذ سے دوستی تھی۔ مہاجرین کی قیادت مصعب بن عمیرؓ اور انصار کی قیادت سعد بن معاذ ؓ کر رہے تھے۔ اللہ نے آپ ؐ کو کہا کہ ایک قافلہ ابوسفیان کا ہے اور ایک ابوجہل کا آج جس کا بھی انتخاب کروگے آپ کو اس کے خلاف فتح ہو گی تو انصار اور مہاجرین نے ابو جہل سے لڑنے کا عزم کیا۔ اُس وقت 70 اونٹ، 02 گھوڑے ، آٹھ تلواریں ، 06 زریں مسلمانوں کے پاس تھیں۔ کفار کے لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا جس کی تعداد 1000 تھی۔ اور 700 اونٹ، 300 گھوڑے اور 600 زریں ان کے پاس تھے جس میں عتبہ بن ربیعہ جس کا بیٹا ولید اور بیٹی ہندہ بھی شامل تھی۔ امیہ بن خلف ، عکرمہ بن ابی جہل بھی غزوہ بدر میں شرکت کے لئے آئے تھے جبکہ ابو لہب نہیں آیا۔ غزوہ بدر میں کفار کے ٹوٹل 24 سردار آئے تھے۔ سب سے پہلے دست بدست لڑائی ہوتی ہے جس میں عبیدہ بن حارث کا مقابلہ عتبہ سے حمزہ ؓ کا مقابلہ شیبہ سے اور حضرت علیؓ کا مقابلہ ولید سے ہوتا ہے۔ عبیدہ بن حارث

ؓ کی عتبہ کے ساتھ لڑائی میں ٹانگ کٹ جاتی ہے اور عتبہ پیچھے سے آکر آپ پر حملہ کرتا ہے۔ عتبہ اور شیبہ کو حمزہؓ جہنم واصل کرتے ہیں جبکہ ولید کو حضرت علیؓ قتل کرتے ہیں۔

معاذ ؓ اور معوذ ؓ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے ابو جہل کا پتہ پوچھتے ہیں اور ابو جہل کو قتل کرتے ہیں۔ امیہ بن خلف عبدالرحمٰن بن عوف کا دوست تھا کفار کو ہارتے ہوئے دیکھ کر وہ آپؐ کے پاس آکر پناہ لیتا ہے۔ لیکن حضرت بلالؓ موقع پا کر امیہ بن خلف کو قتل کر دیتے ہیں۔ کفار کے 24 کے 24 سردار مارے گئے اور اُن کے بدر میں موجود کنویں پھینک دیا گیا، 70 کفار قتل اور 70 کو قیدی بنا یا گیا۔ مسلمانوں کے 14 شہید ہوئے 13 غزوہ بدر میں جبکہ ایک زخمی عبیدہ بن حارث ؓ اگلے دن شہید ہو جاتے ہیں۔ سورۃ انفال میں اس غزوہ کا ذکر آیا ہے۔ اللہ نے اس دن کو یوم الفرقان کہا ہے مسلمانوں کا ایک گروہ لڑنے میں مصروف تھا، ایک رسولؐ کی حفاظت اور ایک انفال (مالِ غنیمت) جمع کر رہے تھے۔ آپ نے بدر میں 03 دن قیام کیا۔ سورۃ انفال کی آیت نمبر 75 جنگ کا پورا نقشہ بیان کرتی ہے۔ 28 غزوات اور 56 سریہ ہیں اور 12 کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔ بدر اُس جگہ کا نام ہے جہاں پر جنگ ہوئی۔ اس کے بعد مسلمان ایک طاقت بن کر اُبھرے۔ حضرت علی ؓ نے حارث بن نذر کو قتل کیا جو کہ عورتوں کو قرآن کے مقابلے میں گانے سکھا کر لاتا تھا۔ عقبہ بن ابی معیط کو حضرت عاصم نے آپؐ کے حکم سے قتل کیا اِس نے آپؐ پر اونٹ کی اوجڑی پھینکی تھی اور سورۃ القیامہ میں اس کے بارے میں وعید بھی آئی ہے۔ حذیفہؓ بن عتبہ جو کہ ہندہ کا بھائی تھا اس نے اسلام قبول کر لیا۔ اُن کا ایک غلام سالم تھا جس کو قرآن بہت آتا تھا لہٰذا حذیفہ بن عتبہ اور ان کی بیوی میں اپنے غلام کی امامت میں نماز پڑھی۔ بنو قینقاع کے 5 اوباش ایک یہودی کی دکان میں ایک مسلم عورت کے ساتھ بدتمیزی کرتے ہیں جس پر ایک مسلمان دوکان والا ان کو قتل کر دیتا ہے۔ اس طرح آپؐ بنو قینقاع 15 دن کے لئے محاصرہ کر لیتے ہیں۔ بنو خزرج کا سردار عبداللہ بن ابی بدر کے بعد اسلام قبول کر چکا تھا اور خزرج کا قینقاع حلیف تھا لہٰذا عبداللہ بن ابی آپ ؐ سے قینقاع کے لئے معافی کی درخواست کرتا ہے جس پر آپؐ قینقاع کو مدینہ چھوڑنے کا حکم دے دیتے ہیں اور بنو قیقاع مدینہ سے باہر خیبر میں چلا جاتا ہے۔ صفوان بن امیہ بن خلف عمر بن وہب کو نیزہ یا تلوار دے کر حضورؐ کو قتل کرنے بھیجتا ہے اور اس کے گھر اور خرچ کی ساری ذمہ دار لیتا ہے پر یہ بھی مسلمان ہو جاتا ہے۔ حضرت عثمان نے غزوہ بدر میں شرکت نہیں کی تھی۔ کیوں کی آپؓ کی اہلیہ بیمار تھی۔

غزوہ اُحد

شوال 03 ہجری کو غزوہ اُحد ہوا۔ ابو سفیان کی قیادت میں 3000 کا لشکر غزوہ بدر کا بدلہ لینے کے لئے آیا۔ حضورؐ مدینہ میں رہ کر لڑنے کا مشورہ دیتے ہیں پر مسلمان جوش میں مدینہ سے باہر لڑنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مسلمانوں کی تعداد 1000 تھی۔ عبداللہ بن جبیر کو 50 تیر اندازوں کے دستے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ عبداللہ بن ابی اپنے 300 لوگ لے کر واپس چلا جاتا ہے اور باقی قبیلوں اوس اور خزرج کے لوگوں کا دماغ خراب کر کے چلا جاتا ہے۔ جھنڈا مصعب بن عمیرؓ کے پاس تھا۔ 50 میں سے 40 لوگ درہ سے ہٹ کر مالِ غنیمت سمیٹنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی اثناء میں خالد بن ولید درہ کی طرف سے حملہ کر کے سب کو شہید کر دیتا ہے۔ 09 لوگ آپؐ کی حفاظت پر مامور تھے جن میں سے 05 کی شہادت ہو جاتی ہے۔ وحشی بن حرب حضرت حمزہ ؓ کو شہید کر دیتا ہے۔ اور ہندہ آپؓ کا کلیجہ چباتی ہے، آپ ؓ کو سید الشہدا بھی کہتے ہیں۔ مصعب بن عمیر ؓ بھی شہید ہو جاتے ہیں۔ احد میں آپؐ اپنی تلوار ابو دجانہ کو دیتے ہیں جو اکڑ کر دشمن کو دکھاتا ہے دجانہ کی اکڑ کو اللہ تعالیٰ پسند کر تا ہے۔ اُحد میں 70 مسلمان شہید جب کہ 140 زخمی ہوئے۔ سورۃ آل عمران میں غزوہ اُحد کا ذکر آیا ہے۔ بنو نضیر کے قبیلے کا ایک بندہ مسلمانوں نے قتل کیا تو مسلمانوں کی طرف سے حضورؐ دیت دینے گئے تو ایک بدبخت آپؐ پر پتھر کی چکی پھینکنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جبرائیلؑ آپ کو بتا دیتے ہیں تو آپ ؐ پیچھے ہو جاتے ہیں۔ آپؐ اس بات پر بنو نضیر کے محاصرے کا حکم دے دیتے ہیں جو کہ 25 دن تک جاری رہتا ہے اس کے بعد اُن کو بھی مدینہ سے نکال دیا جا تا ہے یہ بھی خیبر میں جا بسے۔ بنو نضیر کا ذکر سورۃ حشر میں ہے۔

غزوہ رجیع

4ہجری کو ہوا۔ مکہ کا قبیلہ بنو لحیان کے لوگوں نے غداری کرتے ہوئے سات صحابہ کرام کو شہید کر دیا جنہیں نومسلموں کو پڑھانے کے لئے حضور نے حضرت عاصم کی سربراہی میں بھیجا تھا۔ حضرت عاصم کو شہید کر دیا گیا اور حضرت خبیب کو سولی پر چڑھا دیا گیا اور پھر حضورؐ 4 ہجری کو دوبارہ بدر گئے۔ ابو سفیان نہیں آیا۔ کعب بن اشرف مسلمانوں کو بہت تنگ کرتا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ کون اسے قتل کرے گا۔ 06 لوگوں نے اس کو گھیر کر مارا، محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ نے اس کو قتل کیا۔

غزوہ بنی مصطلق

5 ہجری کو ہوا۔ یہ غزوہ احزاب کے بعد ہوا اس غزوہ میں حضرت عائشہ پر الزام لگایا۔ حسان بن ثابت (شاعرِ رسول)، حمنہ بنتِ جحش، ثاثہ (ابو بکرؓ کا غلام) نے بہتان لگایا ناپاکی کا جس پر 80 کوڑے سزا کا حکم جھوٹے الزام پر اللہ نے سورۃ النور میں حکم دیا اور اس کے علاوہ حضرت عائشہ کی براء ت کا اعلان فرمایا۔ اسے واقعہ افق بھی کہتے ہیں۔ یہ اسی غزوہ میں پیش ایا اسی غز وہ کی واپسی پر پانی پر جھگڑا ہوا۔ عبداللہ بن ابی نے واقعہ کو ہوا دی کہ مہاجر نے جس تھالی میں کھایا اسی میں چھید کیا۔ حضرت اسامہؓ نے اُس کی ساری بات سن لی اور حضورؐ بنی مصطلق سے واپس آئے تو بتائی مگر بچے کی بات کو اتنی اہمیت نہ دی پھر اللہ نے جوں کی توں ساری بات قرآن میں ویسے بیان کر دی۔

05ہجری تا 11 ہجری

حضرت یوسفؑ کے دور میں مصر کا بادشاہ Ramasus-II تھا۔ آپؐ کے دور میں مقوقس تھا۔ عبادات ہجرت کے بعد فرض ہوئیں۔ نماز کا باقاعدہ طریقہ 02ہجری میں ہوا۔ اذان 1 ہجری میں فرض ہوئی۔ عبداللہ بن زید انصاری کو خواب میں اذان 01 ہجری میں آئی اور اذان کا مشورہ عمرؓ نے دیا مؤذن رسول بلالؓ 01ہجری میں جمعہ کی نماز فرض ہوئی۔ قباء سے آگے بنوسالم بستی کی جگہ پر جمع فرض ہوا۔ 02 ہجری میں عیدالفطر، عیدالضحیٰ، زکوٰۃ، روزہ اور واجب نمازوں کا حکم ہوا اور جہاد بھی 02 ہجری میں فرض ہوا۔ یتیموں کے بارے میں احکامات 03 ہجری میں نازل ہوئے۔ صلوٰۃ الخوف 06 ہجری میں پہلی بار پڑھی گئی۔ نماز کسوف (سورج گرہن کے وقت) اور نمازِ خسوف (چاند گرہن کے وقت) بھی 02 ہجری میں پڑھی گئیں۔ زکوٰۃ مکمل نافذ محرم 09 ہجری کو ہوئی۔ 03 ہجری کو وراثت کے قوانین نازل ہوئے۔ 05ہجر ی میں شراب، زنا، تہمت حدِقذف کے بارے میں احکامات نازل ہوئے۔ 04 ہجری میں پردہ فرض ہوا۔ وضو 05 ہجری میں فرض ہوا، 05 ہجری میں ہی غزوہ بنی مصطلق ہوا اور اس میں تیمم کے احکامات سورۃ النساء میں نازل ہوئے۔ وضو بھی سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ میں احکامات نازل ہوئے۔ حج 09 ہجری میں فرض ہوا۔ اسلام کی دوسری مسجد مسجد نبوی ہے۔ ٹوٹل 5 مسجدوں میں سے 03 کا ذکر قرآن میں آیا ہے جب کے دو کا اشارہ آیا ہے۔ مسجد حرام، اقصیٰ، اور مسجد ضرار کا نام جب کہ مسجد قباء اور مسجد نبوی کا اشارہ ہے۔ نمازِ استسقاء بارش کے لئے الٹے ہاتھ کر کے پڑی جاتی ہے۔ غزوہ احزاب/غزوہ خندق: تین قبیلوں کے Alliance کی وجہ سے ہوئی۔ 04 ہزار قریش کے لوگ، 06 ہزار بنو غطفان) جو کہ لڑنے میں بہت آگے تھے (اور 02 ہزار یہودی ٹوٹل 12000 کا لشکر لے کر غزوہ خندق کے لئے آ گئے۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے 01 ہجری میں اسلام قبول کیا فارس کے رہنے والے تھے انہوں نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ خندق کی لمبائی 5 کلومیٹر تھی۔ ایک بڑا پتھر توڑتے ہوئے حضورؐ نے پہلی ضرب پر شام کے محلات کی خوشخبری سنائی، دوسری ضرب پر فارس کے محلات کی خوشخبری سنائی اور تیسری ضرب پر یمن کی کنجیوں کی بشارت دی۔ عبداللہ بن جابرؓ نے خندق کے موقع پر بکری سے ضیافت کی۔ غزوہ خندق کے موقع پر شدید سردی تھی ایسی زبردست ہوا چلی کہ کافروں کے خیمے اکھڑ گئے۔ اس غزوہ میں 06 مسلمان شہید، 10 کفار قتل ہوئے۔ عمرو بن عبدود اور عکرمہ بن ابی جہل نے خندق عبور کر لی تو حضرت علیؓ نے ان کے مقابلے میں کھڑے ہوئے اور عمرو بن عبدوذ کو قتل کیا۔

حضورؐ نے فرمایا کہ اب مکے والوں کی طرف سے کوئی پیش قدمی نہیں ہو گی اُن کے حواس باختہ ہو چکے تھے۔ غزوہ احزاب میں بنو قریظہ جو کہ مسلمانوں کا حلیف قبیلہ تھا انہوں نے بد عہدی کی ہے۔ ابو مسلمہ کو عورتوں اور بچوں کی ذمہ داری اور مردوں کی عبداللہ بن سلام کے سپرد کر دیا۔ اوس کے سردار سعد بن معاذؓ نے بنو قریظہ کی قسمت کا فیصلہ کرنا تھا کیونکہ بنو قریظہ اوس کا حلیف تھا انہوں نے 700 مردوں کو قتل کرنے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنانے کا حکم دیا۔ اس طرح غزوہ بنو قریظہ میں 700 مردوں کو قتل کیا گیا۔ غزوہ احزاب میں بد عہدی کے طور پر اب مدینہ یہودیوں سے پاک ہو گیا تھا۔

صلح حدیبیہ

آپؐ 06 ہجری ذیقعد کے مہینے میں مکہ میں عمرہ کی غرض سے گئے اُس وقت آپ کے ساتھ 1400 صحابہ تھے۔ آپؐ اور صحابہ حدیبیہ نامی کنویں کے پاس کیکر کے درخت کے نیچے چھاؤں میں بیٹھ گئے۔ عبداللہ بن مسعود کے بھائی عروہ بن مسعود جو کہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے کفار کی طرف سے Negotiations کے لئے آئے تھے۔ جب اس نے صحابہ کا پیار حضورؐ کے لئے دیکھا کہ وہ وضو کے پانی کا ایک قطرہ بھی نیچے نہیں گرنے دے رہے تو حیران ہو گیا۔ آپؐ نے مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمانؓ کو نمائندہ بنا کر بھیجا۔ کافی دیر تک جب آپ واپس نہ آئے تو قتلِ عثمان کی افواہ پھیل گئی تو تمام صحابہ نے اسی کیکر کے درخت کے نیچے بیعت کی عثمانؓ کی موت کا بدلہ لئے بغیر نہ جائیں گے بھلے انہیں اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑی۔ اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں۔ اور اس کا ذکر سورۃ الفتح میں آیا ہے جسے فتح مبین کہا گیا ہے۔ لیکن کچھ دیر بعد حضرت عثمان ؓ آجاتے ہیں۔ سہیل بن عمرو ابھی مسلمان نہ ہوا تھا وہ کفار کی طرف سے صلح کے لئے آئے ابو جندل سہیل بن عمرو کا بیٹا تھا۔ جو معاہدہ ہوا اسے صلح حدیبیہ کہتے ہیں جسے حضرت علیؓ نے کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر تحریر کیا۔ آپؐ اور صحابہ معاہد کی رو سے عمرہ نہ کر سکے۔ آپؐ نے ام سلمیٰؓ کے مشورے سے قربانی کے جانور ادھر ذبح کئے تو صحابہ نے نے اپنے جانور ذبح کر دیئے اور صحابہ آپؐ کے ساتھ واپس مدینہ چلے گئے۔ مکے سے ایک شخص مسلمان ہوا اور معاہدے کی رو سے مدینہ نہ جا سکتا تھا اس نے بحر احمر (Red Sea) کے کنارے کیمپ لگا لیا۔ اب مکہ میں جو بھی مسلمان ہوتا تو وہ وہاں پر آکر آباد ہو جاتا اور گزرنے والے قافلے پر حملہ کرتے تھے۔ مکہ والے بہت تنگ آگئے تو انہوں نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا جس سے معاہدہ ٹوٹ گیا۔ اُس وقت تک اسلام جزیرہ عرب پر ایک قوت کے طور پر ابھر چکا تھا۔ لہذا آپ ؐ نے 07 ہجری میں 08 حکمرانوں کو خط لکھے۔

ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس خط

اس کے پاس عبداللہ بن حذافہ سہمی ؓ خط لے کر گئے تو اس نے خط مبارک پھاڑ دیا۔

نجاشی کے پاس خط

حبشہ (Ethopia) کے بادشاہ کے پاس امر بن امیہ ؓ اس کے پاس خط لے کر گئے تو اس نے دعوت اسلام قبول کر لی اور مسلمان ہو گیا۔

(غسان) شام کے علاقہ کا بادشاہ شرا ابیل کے پاس خط

حضرت شجاع بن وہبؓ اس کے پاس خط لے کر گئے تو اس نے آپؓ کو قتل کر دیا اور یہی بعد میں غزوہ موتہ کا سبب بنا۔

مصر کے بادشاہ مقوقس کے پاس خط

اس نے دو لونڈیاں ماریہ قبطیہ، سیرین اور ایک خچر دُلدل آپؐ کے لئے تحفہ بھیجا۔

بحرین کے بادشاہ پاس خط

منذر بن ساوہ بحرین کا بادشاہ تھا۔ علا بن حضرمی ان کے پاس خط لے کر گئے تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

اومان کے بادشاہ پاس خط

اومان کے عبد اور جعفر کے پاس عمرو بن العاص کو بھیجا اور اس نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

یمن کے بادشاہ کے پاس خط

یمن کے بادشاہ نے اسلام قبول کیا۔

غزوہ خیبر

غزوہ خیبر7 ہجری میں ہوا۔ یہودی سارے خیبر جمع تھے۔ ان کے ہر قبیلے کے قلعے تھے۔ حضور ؐ نے محاصرہ کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حضرت علی ؓ کو حضورؐ نے خیبر کے فتح کرنے کے لئے جھنڈا دیا تو اُن کی آنکھوں میں درد تھا آپؐ نے اپنا ہاتھ پھیرا تو حضرت علیؓ کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔ حضرت علیؓ اور حی بن اخطب کا مقابلہ ہوا پہلے عامر بن عقبہ اور حیئ بن اخطب کی لڑائی ہوئی مگر حضرت عامر شہید ہو گئے۔ حیئ بن اخطب کو1000 بندوں کے برار سمجھا جاتا تھا۔ حضرت علیؓ نے حیئ بن اخطب کو قتل کر دیااور ایک کے بعد ایک قلعہ ناعم فتح ہوتا گیا۔ قلعہ قموص بھی حضرت علی نے فتح کیا جو کہ کسی سے فتح نہیں ہو پا رہا تھا۔ بہت مال غنیمت اکٹھا ہوا۔ اخطب کی بیٹی صفیہ کو دحیہ بن قلبی نے پسند کر لیا حضرت صفیہ ؓ بہت خوبصورت تھیں۔ اور حضورؐ نے انہیں آزاد کر دیا، اور آپؐ کا اُن سے نکاح7 ہجری میں ہوا۔ غزوہ خیبر کے فوراً بعد خالد بن ولید ؓ نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت حبیبہ ابو سفیان کی بیٹی اور امیر معاویہ کی بہن کا حضور سے نکاح نجاشی نے پڑھایا یہ بھی ۷ ہجری کا واقعہ ہے میمونہ بنت حارث سے بھی7 ہجری میں آخری شادی ہوئی جو کہ آپؐ کی11 ویں شادی تھی۔ حضرت جویریہ ؓ سے آپ ﷺ نے5 ہجری میں غزوہ بنی مصطلق کے بعد شادی کی۔ ان کے والد کا نام حارث بن ضرار تھا یہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں تھیں انہوں نے آپ کو09 اونقیوں کے بدلے آزاد کرنے کی شرط رکھی تو جویریہ ؓ آپؐ کے پاس ایک اونٹ مانگنے آتی ہیں تو آپؐ 9اونٹ ہی ان کو دے دیتے ہیں اور ساتھ نکاح کا پیغام بھی دے دیتے ہیں جسے حضرت جویریہ ؓ قبول کر لیتی ہیں اور5 ہجری میں آپ ؐ کا نکاح ان ہوتا ہے۔ 7 ہجری میں ذیقعدہ کے مہینے میں حضورؐ نے عمرہ کیا۔ 7 ہجری میں بنو قزع پر بنو بکر نے حملہ کر دیا اور صلح حدیبیہ کی شرائط کو توڑ دیا بنو قزع حضورؐ کے ساتھ مسلمانوں کاAlliance تھا جبکہ بنو بکر قریش کا۔ اب ابو سفیان بھاگتا ہوا آیا اور20 سال تک معاہدہ مزیدExtend کرنے کا کہا مگر حضورؐ خاموش رہے۔

ابو سفیان حضرت علیؓ، اور ام حبیبہ کے پاس گیا۔ مگر سب نے خلاصی کی۔ مکہ کی Expedition کا حضورؐ نے کسی کی نہ بتایا تھا۔ حاتم بن ابی بلتہ جو کہ بدری صحابی تھے انہوں نے ایک عورت سارہ کے ذریعے مکہ والوں کو بتانے کا پیغام دیا۔ مگر اللہ نے حضورؐ کو بتا دیا۔ حضورؐ نے خواہ کے مقام پر سارہ کی موجودگی کا اشارہ دیا سارہ نے بالوں سے نکال کر دیا۔ گھر والوں سے نرمی برتنے کے لئے انہوں نے یہ کیا تھا حاتم بن ابی بلتیعہ نے۔ اُن کی غلطی کو معاف کر دیا۔ فتح مکہ 10,000: کا لشکر جرار مسلمانوں کی طرف سے آیا اور مکہ آئے۔ حضرت عباسؓ نے ابو سفیان سے کہا کہ اگر امان کے متلاشی ہو تو لے لو ورنہ یہ تمیں نہیں چھوڑیں گے۔ ابو سفیان نے مکہ میں جا کر لوگوں کو بتایا کہ میں نے امان لے لی ہے تم بھی لے لو کیونکہ مسلمانوں کی نفری بہت زیادہ ہے Surrender کر دو۔ حضورؐ فتح مکہ کے موقع پر سورۃ فتح تلاوت فرما رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا14 لوگوں کو چاہے وہ کعبہ کے پردے میں لپٹے ہوئے ہوں قتل کر دو۔ جن میں ایک عبداللہ بن ابی سراح) حضرت عثمان ؓ نے اس کی سفارش حضورؐ سے کی (دوسرا عکرمہ بن ابی جہل)مسلمان ہو گیا تھا (اور تیسرا ابنِ خطب تھا۔

20رمضان8 ہجری کو مکہ فتح ہو گیا حضورؐ19 دن مکہ میں گزارے فتح مکہ کے فوراً بعد8 ہجری میں غزوہ حنین ہوا۔ بنو بکر نے حنین میں جا کر قلعہ بنا لیا اور مسلمانوں نے لڑنے کی تیاری کی۔ حضورؐ نے12000 کا لشکر غزوہ حنین کے لئے لے کر گئے۔ جب تیروں کی بے پناہ بارش ہوئی تو 12000 میں سے35 لوگ رہ گئے کچھ بھاگ گئے کچھ شہید ہو گئے۔ زیادہ تر بھاگ گئے تھے۔ دراصل مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی جس وجہ سے اُن کے اندر تکبر پیدا ہو گیا تھا تو اللہ کی نے دکھایا کہ کامیابی تعداد کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے آتی ہے۔ حضورؐ بڑی بہادری کے ساتھ لڑتے رہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حنین میں مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

سریہ موتہ

8ہجری میں سریہ موتہ ہوا۔ شام کے علاقے غسان کے گورنر نے7 ہجری حضورؐ کے سفیر حارث کو شہید کر دیا تھا۔ اس طرح سفیر کا قتل اعلانِ جنگ تھالہٰذا حضورؐ نے زید بن حارث کی قیادت میں لشکر بھیجاآپؐ نے فرمایا کہ جب وہ شہید ہوئیں تو حضرت جعفر اور ان کے بعد حضر عبداللہ بن رواحہ جھنڈا اٹھائیں گے۔ مسلمانوں کا3000 کا لشکر جبکہ کفار کا ایک لاکھ پچاس ہزار کا لشکر تھا۔جب کمانڈ ر خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ میں آئی تو آپ نے ٹیکنکلMove کھیلی اور لشکر کو واپس لے آتے ہیں۔ لوگ بہت غصہ ہوتے ہیں لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ خالد بن ولید نے صحیح کیا کیونکہ اس وقت یہی بہتر تھا۔9 ہجری میں حج فرض ہوا تو حضورؐ ابو بکرؓ کی قیادت میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔9 ہجری میں ہی زکوٰۃ کے نظام کا اعلان ہوا ۔8 بمصارفِ زکوٰۃ کا ذکر سورۃ توبہ میں آیا ہے۔

غزوہ تبوک

ہجری میں غزوہ تبوک ہوا۔اس میں لڑائی کرنا اور شرکت کرنا فرض تھا۔ یہ غزوہ روم کے خلاف تھا۔چونکہ کعب بن مالک ؓ، حرارہؓ اور ہلال بن امیہ پیچھے رہے گئے تھے اس لئے ان کا50 دنSocial Bycott کیا گیا۔ اس غزوہ میں30 ہزار کا لشکر تھا۔ حضرت عقیلؓ نے مزدوری کے بعد جو کھجوریں میں وہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیں جسے آپؐ نے سارے مال کے اوپر پھیلا دیا، حضرت عقیل ؓکی اللہ نے بھی دلجوئی کی۔ حضرت عثمان ؓنے300 اونٹ دیے۔ہر قل شام میں ہی تھا حضورؐ شام کی آخری سرحد تک گئے20دن انتظار کر کے واپس آئے۔ جب ہر قل کو پتہ چلا کہ حضورؐ لڑنے آئے ہیں تو اپنے2 لاکھ کے لشکر ہونے کے باوجود لڑنے کے لئے نہ آیا۔9ہجری میں طائف کے بنو ثقیف قبیلے کو بھی فتح کر لیا۔

حج

منٰی مزدلفہ سے 8 کلومیٹر دور ہے ، منٰی میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے ہیں جبکہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔ منٰی کی طرف حضورؐ نے 8ذو الحج کو سفر کیا۔ ظہر اور عصر ادھر پڑھی۔ صبح مزدلفہ پہنچے، مزدلفہ میں پانچ نمازیں پڑھیں۔مزدلفہ سے مسجد نمرہ گئے جو کہ عرفات میں ہیں وہاں حج کا خطبہ دیا۔8 ذی الحج کو احرام باندھا جاتا ہے۔ مدینہ کے لوگوں کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے۔ حضورؐ12 ربیع الاول سوموار کے دن بمطابق 28جون 632کو وصال پاگئے۔

حج تین قسم کا ہوتا ہے **حج قران:** جو حضورؐ نے 10ھ میں ادا کیا۔اس میں ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ کیا جاتا ہے۔**حج افراط:** ایسا حج جس میں صرف حج کے لیے احرام باندھا جائے **حج تمتع:** ایسا حج جس میں عمرہ اور حج کے لیے ایک سفر کیا جائے مگر عمرہ کر کے احرام کھول دیا جائے اور حج کے لیے دوبارہ 8ذوالحج کو احرام باندھا جائے۔جمرات تین ہیں: جمرات الاولیٰ(2) جمرات الوسطیٰ(3) جمرات الاخریٰ۔

حج 8 ذوالحج سے لے کر 13 ذوالحج تک ادا کیا جاتا ہے۔ 8 ذوالحج کو یوم الترویہ کہا جاتا 9 کو وقوفہ عرفہ جو حج کا رکن اعظم ہوتا ہے 10 کو یوم النحر 11، 12، 13 ایام تشریق کہا جاتا ہے

حج کی پانچ میقات 4 کونے ہیں جو تصویر میں واضح ہیں منی سے مزدلفہ 8 کلومیٹر فاصلہ ہے مزدلفہ سے عرفات 4 کلومیٹر ہے اور عرفات سے مزدلفہ 6 کلومیٹر ہے یہ مکمل فاصلہ 18 کلومیٹر بنتا ہے منی میں جبل نور مزدلفہ میں مشعر الحرام عرفات میں جبل رحمت پہاڑ ہے عمرہ سال میں حج کے دنوں کے علاوہ کسی دن میں بھی کیا جا سکتا ہے۔

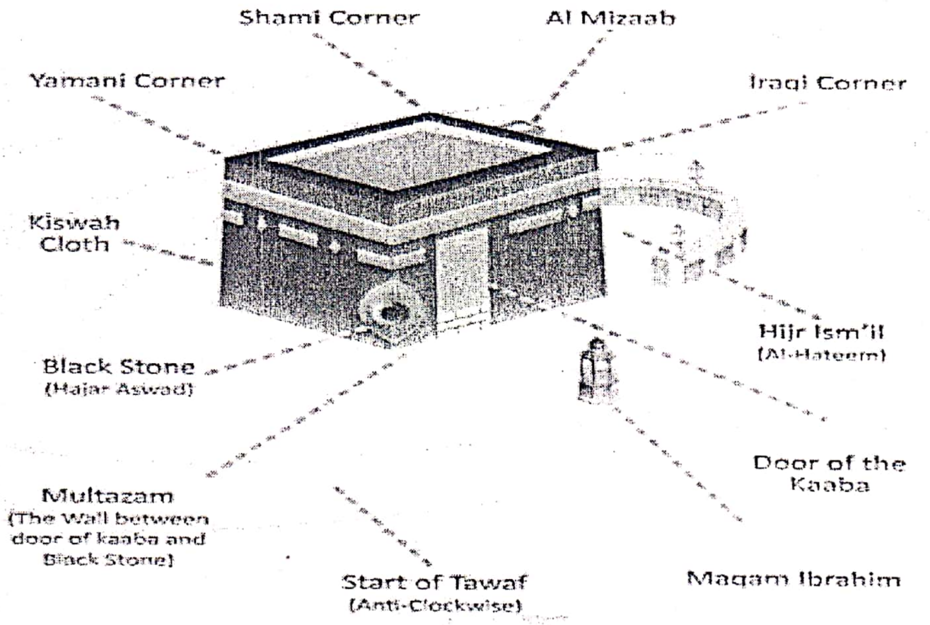
Shami Corner
Al Mizaab
Yamani Corner
Iraqi Corner
Kiswah Cloth
Hijr Ism'il (Al-Hateem)
Black Stone (Hajar Aswad)
Door of the Kaaba
Multazam (The Wall between door of kaaba and Black Stone)
Start of Tawaf (Anti-Clockwise)
Maqam Ibrahim

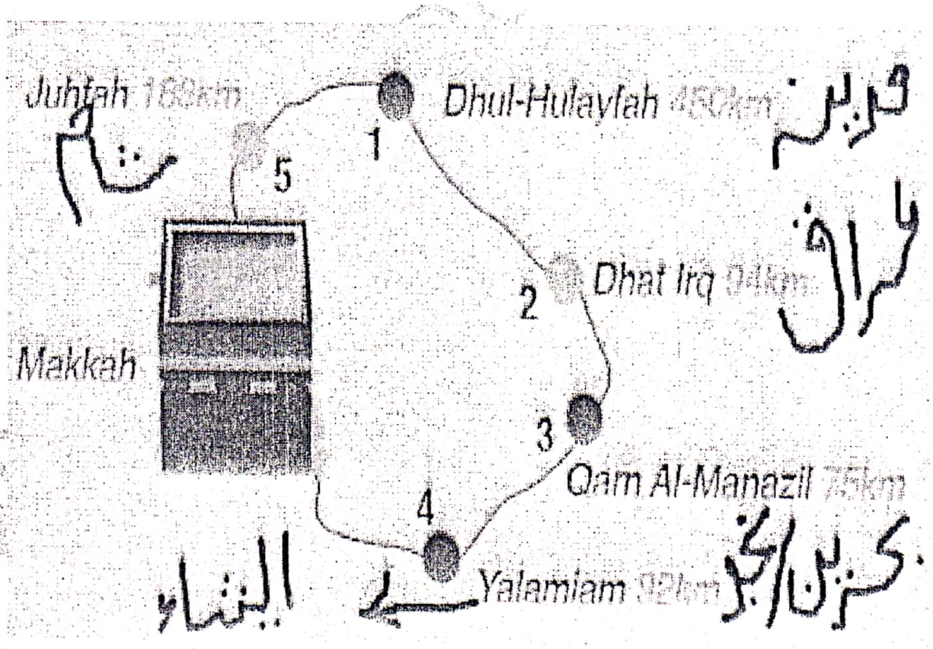
Juhfah 183km
Dhul-Hulayfah 450km
1
5
2
Dhat Irq 94km
Makkah
3
Qam Al-Manazil 75km
4
Yalamiam 92km
شام
مدینہ
عراق
بحرین/نجد
البناء

حج اور عمرہ

احرام میں ایک کندھا ننگا رکھا جاتا ہے اس کو اخطیاغ کہا جاتا ہے۔ طواف حجر اسود کے دائیں جانب سے شروع ہوتا ہے اور جس ایریا میں طواف ہو رہا ہوتا ہے اس کو (مطاف) کہا جاتا ہے۔ پہلے تین چکروں میں تیز چلنا ہوتا ہے اور اسے رمل کہتے ہیں آخری 4 چکر آہستہ لگاتے ہیں۔ اور اس طرح سات چکر مکمل ہو جاتے ہیں۔ احرام کی حالت میں سر کو ڈھانپنے، بیوی کے پاس جانے، شکار کرنے اور خوشبو لگانے سے منع کیا گیا ہے۔

پہلا طواف طواف قدوم کہلاتا ہے اور 8 ذوالحج کو حج کے لیے طواف قدوم کیا جاتا ہے اور اسی دن منیٰ میں 5 نمازیں ادا کرنی ہوتی ہیں جس میں ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا کیا جاتا ہے منیٰ سے پھر 9 ذوالحج کو میدان عرفات میں جمع ہونگے اور مسجد نمرہ میں ہونے والے خطبے کو سنا جائے گا خطبہ کے بعد مغرب تک یہاں صرف دعا کی جاتی ہے۔ مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا کی جاتی ہے۔

9 ذوالحج کی رات مزدلفہ میں گزاری جائے گی اور یہاں سے 49 کنکریاں جمع کی جاتی ہیں اور فجر پڑھ کر دوبارہ منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر 10 ذوالحج کو 3 (جمرات) کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ اور پھر 10 ذوالحج کو قربانی کی جاتی ہے اور بال کٹوائے جاتے ہیں۔ اور پھر بڑے جمرات کو کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ اس کے بعد 11 اور 12 ذوالحج منیٰ میں ہی گزارنے ہوتے ہیں۔ اور سات سات کنکریاں جمرات کو ماری جاتی ہیں اور پھر طواف وداع کیا جاتا ہے۔

نوٹ: کنکریوں کی تعداد 49 ہے جو اس ترتیب سے ماری جاتی ہیں۔ 21، 21 اور 7 کنکریاں ماری جاتی ہیں۔

خلفائے راشدین

ثقیفہ بنی ساعدہ؛ سعد بن عبادہ کے گھر نئے خلیفہ بننے کے بارے بات چل رہی تھی۔۔ حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ اور عبیدہ بن جراح (عشرہ مبشرہ) اس کا حصہ تھے حضرت طلحہؓ نے قبر مبارک کے لیے جگہ کھودی، حضرت علیؓ، فضل بن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ نے غسل دیا۔ حضرت علیؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تین دن جسد اطہر مدینے میں رہا۔ آخری ایام اور وفات کی جگہ حضرت عائشہ کا حجرہ مبارک تھا۔ **اختلاف:** مذکورہ بالا تینوں عشرہ مبشرہ صحابی ثقیفہ بنی ساعدہ میں گئے جہاں پر انہوں نے اور باقی لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ باغِ فدک: حضورؐ کی زندگی میں ہی یہ باغ بغیر لڑائی کے مسلمانوں نے جیت لیا تھا اس لئے مال غنیمت میں نہ شامل ہوا اور حضورؐ نے اپنے خاندان کے لئے وقف کر دیا تھا لیکن حضرت ابو بکر نے فاطمہ کو یہ باغ دینے سے انکار کر دیا جس وجہ سے فاطمہؓ اور ابو بکرؓ کے درمیان بول چال بند تھی حضرت ابو بکر کا ماننا تھا کہ نبی کا ترکہ امت کی میراث ہوتا ہے۔ حضورؐ کی وفات کے 6 ماہ بعد 27 سال کی عمر میں حضرت فاطمہؓ کا بھی انتقال ہو گیا۔ حضرت علیؓ نے فاطمہؓ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ

قبیلہ بنو تمیم والد ابو قحافہ (مسلمان) والدہ سلمہ بنت صخر (ام الخیر) حضرت ابو بکر نے چار نکاح کئے ۔

۱ -(قتیلہ) مسلمان نہ ہوئی تھی ان کے بطن سے اسماء بنت ابی بکر ، عبداللہ بن ابی بکر پیدا ہوئے۔

۲-(ام رومان) آپ کے بطن سے حضرت عائشہؓ اور عبدالرحمن بن ابی بکر۔

۳-(ام عمیس) بطن سے محمد بن ابی بکر بکر پیدا ہوئے آپ جعفر طیارؓ کی بیوی تھیں۔

۴ -(حبیبہؓ بنت خارجہ)

خلافت

آپ کا عرصہ خلافت 2 سال 03 ماہ (13 ربیع الاول 11 ہجری سے 15 جمادی الثانی 13 ہجری) رہا. 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ اپنی وفات کے وقت عمرؓ کو اگلا خلیفہ نامزد کر کے چلے گئے۔ حضرت ابو بکر ؓ کی خلافت کے دوران **چیلنجز**: تین بڑے مسائل حضورؐ کے بعد آئے جو کہ درج ذیل ہیں؛۔ جھوٹے نبی۔ **مرتدین**: گیارہ لشکر خالد بن ولیدؓ کی سربراہی میں روانہ کئے۔ **منکرین زکوٰۃ**: زکوٰۃ سے انکار کرنے والے۔۔ لشکر اسامہ۔ جھوٹے نبی: چار لوگوں نے نبی ہونے کا دعوٰی کیا۔ ا۔ اسود عنسی: یمن سے تعلق تھا، حضورؐ کی زندگی میں ہی قتل کر دیا گیا تھا (لیکن خبر بعد میں ملی۔) ب: مسلیمہ کذاب: یمامہ سے تعلق تھا، عکرمہ بن ابی جہل کو بھیجا قتل کرنے کے لئے۔ ج: سجاح بنت حارث (عورت) یمن سے تعلق تھا۔ خالد بن ولیدؓ کو بھیجا گیا۔ د: طلیحہ بن اسدی: بحرین سے تعلق تھا، خالد بن ولید ؓ لشکر لے کر گئے لیکن یہ بھاگ گیا اور بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔ بنو تمیم: اس قبیلے کے پانچ سردار تھے، بہت بڑا قبیلہ تھا ایک کا نام مالک بن نویرہ تھا۔ مالک بن نویرہ کے ساتھ سجاح بنت حارث مل گئی جسے بعد میں سجاح چھوڑ کر چلی گئی اور اپنے دعوٰی سے دستبردار ہو گئی، مالک بن نویرہ پہلے مسلمان تھا لیکن بعد میں مرتد ہو گیا تھا اس کی بیوی انتہائی خوبصورت تھی جب خالد بن ولید لشکر لے کر پہنچے تو اس نے Negotiations کی گزارش کی لیکن خالد بن ولید ؓ نے اسے قتل کر دیا اور بغیر عدت کے انتظار کئے اس کی بیوی سے شادی کر لی جو کہ بعد میں اختلاف کی وجہ بنی اس واقعہ پر عمرؓ نے کہا کہ خالد بن ولید کو بلا کر اس پر زانی کی سزا رجم نافذ کی جائے، لیکن ابو بکرؓ نے کہا کہ معاملہ مفاہمت سے حل کریں گے۔ لیکن بعد میں ابو بکرؓ کا فیصلہ ٹھیک ثابت ہوا خالد بن ولید نے اسلام کے لیے بہت سی فتوحات میں حصہ لیا۔

لشکر اسامہ

08 ہجری ، غزوہ موتہ، بُصرہ کے گورنر حاکم بن ابی شمر کے نمائندے حارث بن عمیر عذدی نے سفیر شجاع بن وہاب کو قتل کر دیا تھا۔ حضورؐ نے زید بن حارثؓ (منہ بولے بیٹے) کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا سفیر کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے۔ پہلے تو حضورؐ خود ساتھ گئے لیکن مقام جُرف سے واپس آ گئے آپ ؐ نے زید بن حارث کو ہدایات دیں کہ پہلے اسامہ بن زید شہید ہو جائیں تو ، پھر جعفر طیارؓ پھر تیسرے شہید عبداللہ بن رواحہ جب شہید ہو جائیں تو جس کو تم بہتر سمجھو کمانڈر بنا دینا۔ تینوں کے شہید ہونے کے بعد خالد بن ولید کو کمانڈر بنا دیا گیا۔ ان کی 9 تلواریں اس جنگ موتہ میں ٹوٹیں تو آپ نے ٹیکنیکل move کھیلی اور رومی فوج کے ایک لاکھ کے لشکر سے اپنے 6 ہزار لوگوں کو بچا کر واپس لے آئے۔

حضرت جعفر طیارؓ: سریہ موتہ میں جعفر طیارؓ کو جب جھنڈا ملا تو ان کے دونوں ہاتھ کٹ گئے تھے تو حضورؐ نے فرمایا کہ انکے دونوں ہاتھوں کی جگہ اللہ نے پر لگا دیئے اسی لئے ان کو جعفر طیارؓ کہتے ہیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے ایک اور لشکر تیار کیا جسے لشکر اسامہ کہتے ہیں، جو اسامہ بن زید کی قیادت میں گیا اس وقت اسامہ بن زید کی عمر18 سال تھی، حضرت اسامہ حضرت ام ایمن کے بیٹے تھے جس کو حضورؐ اپنی ماں کہتے تھے۔ آپ اپنے والد زید بن حارث کا بدلہ لینے نکل پڑے لیکن جب مقام جرف پر پہنچے تو ان کو خبر ملی کے حضورؐ کا وصال ہو گیا ہے لہذا آپ لشکر واپس لے آئے اور حضورؐ کو غسل بھی دیا۔ حضورؐ کی وفات کے بعد ابو بکر ؓ نے اس لشکر اسامہ کو روانہ کیا اور ساتھ عمرؓ کو بھی بھیجا۔ چونکہ کہ عرب کے بہت سے لوگ مرتد ہو گئے تھے تو لوگوں نے ابو بکرؓ کو مشورہ دیا کہ اتنے لوگوں کو اُدھر نہ بھیجیں کہیں پیچھے سے مرتدین آپ پر حملہ نہ کر دیں لیکن ابو بکرؓ نے حضورؐ کی بات پوری کی اور لشکر کو خود روانہ کیا جاتے ہوئے عمرؓ کو واپس لے آئے عبوری معاملات میں مدد کے لئے۔ لشکر اسامہ نے40 دن بارڈر پر پٹرولنگ کی اور واپس آئے۔ لشکر سے موتہ والے ڈر گئے اور باہر ہی نہ نکلے۔

مسلیمہ کذاب؛ یمامہ: عکرمہ بن ابی جہل گئے لیکن جب حالات کنٹرول سے باہر ہوئے تو مثنیٰ بن حارث گئے۔ ادھر خالد بن ولید طلیحہ بن اسدی سے فارغ ہو کر انکے ساتھ شامل ہو گئے۔ طلیحہ بن اسدی بعد میں جنگِ نہروان میں شہید ہوا تھا۔ ان تینوں نے مل کر جنگ یمامہ لڑی مسلیمہ کذاب کے خلاف تھی۔ اس جنگ میں700 حفاظ کرام شہید ہو گئے اور500 لوگ بھی شہید ہوئے یعنی ٹوٹل1200لوگ شہید ہوئے۔ بعد میں اسی جنگ یمامہ میں مسلیمہ کذاب کو وحشی بن حرب جو کہ جبیر بن معطم کا غلام تھا اُس نے قتل کر دیا۔ یہ وحشی بن حرب وہی تھا جس نے جنگ احد میں حمزہؓ کو شہید کیا تھا اس طرح مسلیمہ کذاب کو قتل کر کے انہوں نے اپنے اوپر لگے داغ کو دھو ڈالا۔ حضرت ابو بکر ؓ نے بڑے احسن طریقے سے ان مسائل کو حل کیا۔

تدوین قرآن

جب جنگ یمامہ میں700 حفاظ کرام شہید ہو گئے تو ایک صحابی حذیفہ بن یمان جو کہ رازدارِ رسول ہیں بلکہ آپ جب کسی کا جنازہ نہ پڑھتے تھے تو لوگوں کو پتہ چل جاتا تھا کہ فوت ہونے والا منافق تھا۔ آپ نے ابو بکر ؓ کو تدوین قرآن کا مشورہ دیا ان کے علاوہ عمرؓ نے بھی مشورہ دیا حضرت زید بن ثابت کی سربراہی میں7 رکنی کمیٹی بنائی، آپ نے18/17 دنوں میں عبرانی (Hebrew)زبان سیکھ لی تھی اور سریانی (Syriac)زبان بھی سیکھ چکے تھے۔

تدوین قرآن کا طریقہ کار

ہر بندہ جس کے پاس کوئی آیت لکھی وہ لے کر آئے اور ساتھ دو گواہ لائے کہ میرے سامنے اس نے یہ لکھا اور حضورؐ نے تصدیق کی اور اس کے بعد7 رکنی کمیٹی دوبارہ اس کی تصدیق کرتی تھی۔ اس طرح قرآن پاک کو ایک کتاب کی شکل دی گئی۔

2آیات پر مسئلہ: سورۃ احزاب: آیت نمبر23 اس کا صرف ایک گواہ موجود تھا، سورۃ توبہ: آخری 2 آیات129 & 128 نمبر یہ حل ہو گیا تھا۔ سورۃ احزاب آیت نمبر23 کا گواہ خذیمہ بن ثابت تھے۔ اس لئے ان کو ذو شہادتین بھی کہتے ہیں یعنی ان کی گواہی2 لوگوں کے برابر ہے۔

خذیمہ بن ثابت کا واقعہ: ایک دفعہ ر حضورؐ نے ایک یہودی سے اونٹ خریدا اور وہ مکر گیا تو گواہ نہ ملا تو خذیمہ بن ثابت گواہ بن گئے تو حضورؐ نے کہا تم تو ادھر تھے ہی نہیں، تو آگے سے آپ نے کہا کہ ہم آپ ؐ کو صادق اور امین مانتے ہیں، تو پھر آپ ؐ نے ان کو کہا کہ آج سے تمہاری گواہی2 لوگوں کے برابر ہے۔ اس طرح سورۃ احزاب کی آیت نمبر23 کا مسئلہ حل ہو گیا۔ مثنیٰ ابن حارث شیبانی قبیلہ کے سردار تھے۔ یہ حضرت ابو بکر کے پاس آئے اور کہا کہ ساسانی سلطنت کا خسرو پرویز بھی مر گیا ہے اور شیرو ان اس کا بڑا بیٹا جس نے باقی18 کو بھی مار دیا تھا وہ بھی ایک سال بعد مر گیا ہے۔ اس خسرو پرویز

کا بس ایک ہی چھوٹا سا بچہ ہے اس کا نام یزدگرد ہے۔ خسرو پرویز کی ایک بیٹی تھی بوران بخت اس کو حکمران بنا دیا گیا جب تک اس کا بھائی یزدگرد جوان نہیں ہو جاتا۔ مثنی ابن حارث نے کہا عورت کے کنٹرول میں اب ساسانی امپائر ہمارا آسان شکار ہے۔ اگر آپ مجھے اجازت دے دیں تو میں ادھر اپنے قبیلے شیبانی سے اٹھ کر تہس نہس کر دو گا۔ ابو بکر نے کہا میں تمہیں مدد بھی بھیجوں گا۔

مصلحت : عراق اس کا سنٹر بنتا تھا اگر یہ فتح ہو جاتا تو دونوں امپائر کے خلاف لڑنا آسان تھا۔ حضرت ابو بکر نے مثنی ابن حارث کو عراق کے لئے بھیج دیا۔ ادھر شیبانی قبیلہ کے پاس بحرین میں علاء حضرمی جو کہ منذر بن ساویٰ کے پاس خط لے کر گیا تھا وہ بھی مثنی ابن حارث شیبانی کے ساتھ ساسانی سلطنت پر حملہ کرنے گیا۔ لیکن ان سے حالات کنٹرول نہ ہو سکے، پھر ابو بکر نے ان کی مدد کے لئے قعقعہ بن معبت کو بھیجا، پھر دو اور لوگوں خالد بن ولید ؓ اور ایاز بن غنم کو بھیجا۔ خالد بن ولیدؓ کو ان سب کا کمانڈر بنا دیا اور اس طرح حضرت ابو بکر ؓ کے دور میں عراق فتح ہو گیا۔

شام کی طرف ابو بکر ؓ نے چار کمانڈرز کو بھیجا.

Towards Roman Empire **دمشق :** یزید بن ابی سفیان، **حمص :** ابو عبیدہ بن جراح، **اردن:** شرابیل بن امر، **فلسطین :** امر ابن العاص۔ ابو بکر کے چاروں کمانڈرز کو دشمن نے گھیر لیااور ابو عبیدہ بن جراح جو حمص میں تھے ان پر بھی حملہ ہو گیا تھا جو کہ ہرقل نے کیا تھا۔ ابو بکرؓ نے خالد بن ولیدؓ سے کہا کہ عراق اب محفوظ ہے تم ان کی مدد کے لئے Syrian Desert پار کر کے جاؤ۔ خالد بن ولید نے دس ہزار کی فوج) ٹوٹل20 ہزار لی اور شام کی طرف روانہ ہوگئے۔ پیچھے عراق کا Region بھی کمزور ہو گیا۔ ادھر خالد بن ولید عبیدہ بن جراح کی جگہ حمص کے کمانڈر بن گئے۔ عراق میں مثنی ابن حارث رہ گئے تھے وہ بھاگتے ہوئے ابو بکر کے پاس آئے اور بتایا حملہ ہو گیا ہے مدد چاہئیے لیکن ابو بکر اس وقت بیمار ہو چکے تھے اور انہوں نے عمر کو خلیفہ نامزد کر دیا تھا۔ ادھر چار کمانڈر اور خالد بن ولید کا معاملہ محرم13 ہجری میں ہو رہا تھا اور ادھر جمادی الآخر13 ہجری میں ابو بکر ؓ وفات پا گئے۔

یہاں سے اگلے معاملات اب حضرت عمرؓ کے پاس آ گئے۔ ساسانید ایمپائر ختم ہو جائے گی اور Bazantine بھی بہت کمزور ہو جائے گی۔ 22لاکھ مربع میل پر عمر کی حکومت ہو گی۔ 636ء میں عمر کے دور میں دو جنگیں ہو ں گی۔

حضرت عمرؓ583-644ء

حضرت عمر کے والد کا نام خطاب، والدہ کا نام حنتمہ بنت ہشام، قبیلہ بنو عدی، ہجرت سے40 سال پہلے پیدا ہوئے اور چھ نبوی میں حضرت حمزہ کے قبول اسلام کے تین دن بعد ذوالحج میں اسلام قبول کیا۔ خلافت کا دورانیہ جمادی الآخر13 ہجری سے 01 محرم2 ہجری(10 سال6ماہ) .وفات01 محرم 24 ہجری ہے۔
حضرت ابو بکر کے دور میں ایران اور عراق اور شام، ساسانی اور رومی سلطنت کے خلاف محاذ تو کھولے ہوئے تھے لیکن ابھی تک فتوحات نہیں ہوئی تھی۔
حضرت عمر کی فتوحات : ساسانی سلطنت پوری ختم کر دی تھی، عراق، ایران، شام، آرمینیا، لیبیا، مشرقی اناطولیہ، مصر اور خراسان یہ سب علاقے فتح ہوئے۔ ساسانی ایمپائر(Persian Empire) کا آخری حکمران خسرو پرویز کا سب سے چھوٹا بیٹا یزد گرد تھا۔ رومن ایمپائر کا حکمران ہر قل تھا۔

جنگ یرموک: یہ جنگ رومن امپائر کی طرف بھیجے ہوئے چاروں کمانڈرز نے636ء (15 اگست سے 20 اگست) رجب14 ھ میں لڑی۔

جنگ قادسیہ(20 ستمبر 636ء) : یہ جنگ رمضان14 ھ میں ساسانی ایمپائر کے خلاف لڑی گئی۔ بحر ظلمات Tigriss River جس کو دریائے دجلہ بھی کہتے ہیں۔ دوسری فتح جس مین مدین کا علاقہ، یزد گرد عراق مدائن سے بھاگ کر ایران کے بارڈر پر جا بیٹھا۔

فلسطین: مسلمانوں نے اسکو تینوں طرف سے گھیر لیا۔ فلسطین میں اس وقت عیسائی بستے تھے۔ عمرو بن العاص اور شرابیل بن عمرو نے معاہدہ کی پیش کش کی تو عیسائیوں نے کہا کہ ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ - یہ ایک درویش کے ہاتھوں میں فتح ہو گا۔ جس پر ابو عبیدہ بن جرح نے عمر کو کہا کہ آپ آجاؤ پھر یہ فتح ہو جائے گا۔ جب عمرؓ ایک اونٹ اور ساتھ غلام کو لے کر فلسطین کی طرف چل پڑے اور پہنچے تو حضرت عمر نے اونٹ کی نکیل پکڑی ہوئی تھی اور غلام اوپر بیٹھا تھا، تو عیسائی بول پڑے کہ ہماری کتاب میں یہی نشانیاں لکھی ہوئی ہیں، انہوں نے کہا کے اگر آپ کی قمیض پر 18 پیوند لگے ہیں تو یہی نشانی ہے جب دیکھا گیا تو آپ کی قمیض پر 18 پیوند لگے تھے۔ لہذا عیسائیوں نے فوراً بیت المقدس (فلسطین) کی چابیاں حضرت عمر کے حوالے کر دیں۔ فلسطین 16 ہجری 637ء میں فتح ہو گیا۔ خالد بن ولید کی وفات 642ء میں ہوئی۔ 644ء میں عمرو بن العاص نے مصر بھی فتح کر لیا اس وقت مقوقس کی حکومت تھی آپ کو فاتح مصر بھی کہا جاتا ہے۔ لیبیا بھی آپ نے فتح کیا۔ 642ء میں جنگ نہروان ہوئی ساسانی امپائر تقریباً ختم ہو گئی اور یزد گرد چھپ گیا۔

حضرت عمرؓ کے انتظامی امور

امیر المومنین کا خطاب سب سے پہلے آپؓ کے لئے استعمال ہوا۔ مردم شماری، دریا فرات کے کنارے 2 شہر آباد کئے کوفہ اور بصرہ میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ Standing Army کا محکمہ بنایا، بیت المال کا قیام، مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لائے۔ تراویح باجماعت شروع کروائی۔ جب آپ رمضان میں مسجد نبوی میں گئے تو ہر بندہ اپنی اپنی تراویح پڑھ رہا تھا تو آپ نے با جماعت کا حکم دیا۔ جیل کا نظام، ہجری کیلنڈر کا اجراء 16 ہجری میں کیا، جلاوطنی کی سزا متعارف کروائی، پولیس کا محکمہ قائم کیا، فجر کی اذان میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ کروایا، گھوڑوں پر زکوۃ عائد کی جسے بعد میں علیؓ نے ختم کر دیا تھا اپنی خلافت کے دوران، مال فے متعارف کروایا یعنی مالِ غنیمت پر آنے والی نسلوں کا بھی حق ہے اس لئے اسے بیت المال میں جمع کروایا جائے۔ عدالتی نظام اور نہر امیرالمومنین کی کھدوائی کروائی جو کہ عراق کے اندر دریائے فرات سے نکالی گئی۔ اس وقت کوفہ کے گورنر قاضی شریح، شام کے گورنر ابو درداء اور چیف جسٹس حضرت علیؓ تھے۔ حکومت کو 8 صوبوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، سعد بن ابی وقاص جب کوفہ کے گورنر تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہٹا کر سعد بن ابی وقاص کو ہٹا کر مغیرہ بن شعبہؓ کو گورنر کوفہ لگا دیا تھا۔ محکمہ ڈاک حکومتی سطح پر آپ نے شروع کیا۔ خبر رسانی اور جاسوسی کا محکمہ بھی آپ نے متعارف کروایا۔ جنگ قادسیہ میں ایرانی فوج کا کمانڈر رستم تھا اور ابو بکر کے دور میں ہُرمُز تھا۔

حضرت عمر ؓ کی شہادت

ابو لولو فیروز ایران سے تعلق رکھنے والا تھا جس نے 27 ذوالحج کو نماز فجر کی امامت کے دوران آپ ؓ پر اپنے زہر آلود خنجر سے 6 وار کئے اور 01 محرم کو زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ کو شہید ہوگئے۔ مدینے میں قحط آگیا تھا تب آپ نے چوری کی سزا ہاتھ کاٹنے کی معطل کر دی تھی۔ 18 ہجری میں طاؤن کا مرض شام کے علاقے میں پھیلا تو 25,000 لوگ شہید ہو گئے۔ آپ نے دریائے نیل کو خط لکھا تھا اگر تو اپنی مرضی سے بہتا ہے تو بھلے نہ بہہ لیکن اگر اللہ کی مرضی سے بہتا ہے تو بہنا شروع کر دے تو دریائے نیل میں پانی بہنا شروع ہو گیا تھا۔

حضرت عمرؓ کا جنازہ

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے پڑھایا، آپ ؓ کے بیٹے عاصم کو شراب نوشی کے الزام میں 80 کوڑے مارے گئے۔ جب اس کو 40 کوڑے لگے تو وہ مر گیا تو باقی 40 کوڑے اس کے مردہ جسم کو مارے گئے۔

عثمانِ غنی(محرم24ھ تا35ھ۔ نومبر656-644)

آپ کا نام عثمان اور کنیت ابو عبداللہ تھی، قبیلہ بنو امیہ تھا، والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروٰی تھا، پیشہ تجارت تھا، خلافت کے وقت آپؓ کی عمر70سال تھی آپؓ حضورؐ سے تین سال چھوٹے تھے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر82 سال تھی، شہادت کے وقت آپکی بیوی نائلہؓ ساتھ تھیں اور ان کی بھی انگلی کٹ گئی تھی۔ 40 دن تک آپ کا محاصرہ کیا گیا750 بلوائیوں کو جو مصر، کوفہ اور بصرہ سے تھے کے خلاف بغیر کسیResistance کے اپنی جان دے دی۔ حضرت حسن اور حسینؓ آپ کی حفاظت کی ڈیوٹی انجام دے رہتے تھے یہاں پر خلافت ڈگمگانے لگی۔ حالانکہ علاقہ عمر سے بھی دوگنا ہو گیا تھی یعنی44 لاکھ مربع میل۔ آپ نے11 سال11ماہ18دن حکومت کی، اور شہادت18 ذاوالحج35ھ کو ہوئی۔ شہادت کے بعد تین دن تک آپ کا جسد خاکی بے گورو کفن پڑا رہا۔ 17لوگوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی جسکی امامت جبیر بن معطم نے کی۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں فتوحات: کابل اور سندھ فتح ہوئے، امیر معاویہ نے آپ کی ہدایات پر پہلا اسلامی بحری بیڑا قبرص پر حملے کے لئے بھی تیار کیا، طرابلس اور مرکش بھی آپ کے دور میں فتح ہوئےTunisia بھی فتح کیا، عمرو بن العاص کے بھتیجے عقبہ بن نافع نے فتح کیا، Cyuprus بھی عثمان کے دور میں فتح ہوا۔ تبوک کے موقع پر سارے لشکر کے ایک تہائی اخراجات آپ نے برداشت کیے تھے، افریقہ آپکے دور میں فتح ہوا، ہجرت حبشہ کے وقت آپ امیر قافلہ تھے، آپکے عہد میں والیء بصرہ ابو موسی اشعری تھے۔

گورنر کی تقرری: حضرت عثمانؓ نے یہودی سے کنواں بیئر رومہ20 ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کو دیا، حضرت عثمانؓ بہت زیادہ با حیا تھے یہاں لکھے گئے معاملات تاریخ ہیں اور حضرت عثمان نرم دل اور صلح رحمی کرنے والے صحابی تھے جس کا فائدہ ان کے بعض رشتہ داروں نے اٹھایا، حضرت عمر کے دور میں گورنر کی دو شرائط تھی ایک یہی کہ دو سال سے زیادہ گورنر نہیں رکھنا دوسرا اپنے خاندان سے نہ ہو، لیکن حضرت عثمانؓ نے ان باتوں کا خیال نہ رکھا اور اس کی وجہ ان کی نرم دلی اور صلح رحمی تھی۔ ابتدائی دور میں کوفہ کا گورنر مغیرہ کو ہٹا کر سعد بن وقاص کو لگا دیا پھر ان کو معزول کر کے اپنے دودھ شریک بھائی ولید بن عقبہ ابی معیط جو کہ عقبہ بن ابی معیط کا بیٹا تھا کو گورنر کوفہ بنا دیا۔ ولید بن عقبہ بن ابی معیط صرف24 سال کا تھا۔ یہ عقبہ بن ابی معیط وہی تھا جس نے حضورؐ کے گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچ دیا تھا اور پھر ابو بکر نے آکر چھڑوایا تھا۔ پھر بدر کے70 قیدیوں میں یہ بھی شامل تھا، عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حضورؐ نے عاصم ؓ کو کہا تھا کہ اسکی گردن اڑا دو لیکن بعد میں عثمان ؓ نے اس کے بیٹے کو کوفہ کا گورنر لگا دیا۔ یہ شراب کا عادی تھا اس نے شراب کے نشے میں فجر کی نماز پڑھا دی، نماز کے بعد کہتا ہے کہ اگر آپ لوگ کہتے ہو تو اور پڑھا دیتا ہوں، لوگوں نے منہ سونگھا تو پتہ چلا کہ اس نے شراب پی ہوئی ہے اس کو80 کوڑے مارے گئے۔ فاتح مصر عمرو بن العاص کو بھی معزول کر کے ان کی جگہ عبداللہ بن ابی سراح کو لگا دیا گیا، یہ بھی حضرت عثمانؓ کا رضاعی بھائی تھا۔ عبداللہ بن سرح کو حضورؐ نے کاتب وحی میں شامل کیا تھا، کل کاتبین وحی42 ہیں۔ یہ مرتد ہو گیا اور مکہ جا کر لوگوں کو کہنا شروع ہو گیا کہ میں تو جو میرا دل کرتا تھا قرآن میں لکھ دیتا تھا۔ فتح مکہ کہ بعد حضورؐ نے چار لوگوں جن میں عبداللہ ابن خطل، عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن ابی سراح کے بارے میں کہا تھا کہ چاہے یہ لوگ کعبہ کے غلاف میں بھی لپٹے ہوں تو بھی ان کو زندہ نہیں چھوڑنا۔

امیر شام: معاویہ ؓ حضرت عمر کے دور سے گورنر چلے آرہے تھے حضرت عثمانؓ نے12 سال سے انہیں تبدیل نہ کیا۔ معاذ بن جبل حمص کے گورنر تھے ان کے انتقال کے بعد حمص کا علاقہ بھی معاویہ کو دے دیا، اردن کا علاقہ بھی انہیں کے حوالے کر دیا گیا، شرابیل بن عمرو کے انتقال کے بعد فلسطین کا علاقہ بھی ان کو دے دیا۔

حکم ابن العاص اور اسکا بیٹا مروان بن حکم: حضرت عثمانؓ کا چچا اور چچا زاد جس کو حکم ابن لعاص کو حضورؐ نے طائف میں جلاوطن کر دیا مدینہ سے یہ حضور کی نقل اتارتا تھا، اس کے بعد ابو بکر اور عمر نے بھی اس کو طائف سے واپس نہ آنے دیا۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے ایک تو ان کو واپس بلا لیا اور ساتھ ہی اپنی بیٹی کی شادی بھی مروان بن حکم سے کر دی اور اسے چیف سیکرٹری بھی لگا دیا، اس نے بیت المال کا بے دردی سے استعمال کیا، یہاں تک کہ بیت المال سے کنڑول ختم ہو گیا، حضرت عثمانؓ جس محل میں شہید ہوئے وہاں پر700 گارڈز آپ کی حفاظت پر مامور تھے تو آپ اندازہ لگا لیں کہ منافقین کس درجے کے تھے۔

مصر سے قافلہ: مصر سے ایک قافلہ حضرت عثمانؓ کے پاس آیا۔ محمد بن ابی بکر ابو بکر کے بیٹے تھے اور اور ام عمیس میں سے تھے، ابو بکر کی وفات کے بعد حضرت علی کی شادی ام عمیس سے ہو گئی۔ اور علی نے محمد بن ابی بکر کی کفالت کی۔ قافلے نے مصر کے گورنر عبداللہ بن ابی سراح کی شکایات کیں کہ مہربانی کر کے اس کو تبدیل کر دیں، قافلہ کی ڈیمانڈ پر حضرت عثمانؓ نے محمد بن ابی بکر کو مصر کا گورنر بنا کر بھیج دیا، دوسری طرف مروان جو کہ چیف سیکرٹری تھا نے عبداللہ بن سراح کو خود ہی خط لکھ دیا کہ یہ جو لوگ آ رہے ہیں انکو کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ کر خود حکمرانی کرتے رہے۔ جب ان لوگوں کو اس خط کا علم رستے میں ہوا تو یہ واپس پلٹ کر آئے اور آکر حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کے انتظامی امور

جامعہ القرآن، 8 رکنی کمیٹی تشکیل دی جس کی سربراہی زید بن ثابت کے پاس تھی، قرآن کو سات لہجوں میں پڑھا جا سکتا ہے، لیکن کتابی شکل میں ایک ہی لہجہ ہو گا اور وہ صرف قریش کا لہجہ ہو گا۔ اس کمیٹی کا کام تھا کہ قرآن کو قریشی لہجہ دیا جائے اور باقی سب نسخے ضائع کر دئے جائیں۔ سارے نسخے اکٹھے کر کے جلا دئے گئے اور ایک ہی نسخہ بنایا گیا جس کی 4 جلدیں تھیں۔ استنبول، تاشقند، جدہ اور پیرس میں یہ چاروں جلدیں اب بھی موجود میں ہیں، حضرت عثمانؓ نے جمعہ کی نماز میں دوسری اذان کا اضافہ کروایا، 28 ھ میں مسجد نبوی کی توسیع کروائی، سب سے زیادہ عرصہ خلافت کی، حضرت عثمانؓ سے ہونے والی تقرریوں کی وجوہات میں خاندان والوں سے صلح رحمی کی زیادتی، ضعیف اور بہت زیادہ نرم دل رکھنے والے تھے جس کا منافقین نے فائدہ اٹھایا۔

حضرت علی ؓ کی خلافت35ھ تا40 ھ۔661-656

والد کا نام ابو طالب، قبیلہ بنو ہاشم ابو تراب اور ابوالحسن حضرت علیؓ کی کنیت تھی۔ والدہ کا نما فاطمہ بنت اسد ہے، حضرت علیؓ کی پیدائش بیت اللہ میں 13 رجب ہجرت سے24 سال قبل ہوئی، بھائی عقیل اور جعفر طیار تھے بہنوں میں جمانہ اور ام ہانی تھیں جن کے گھر سے حضورؐ معراج پر تشریف لے گئے تھے۔ 24ذوالحجہ35 ھ کو خلافت کا پہلا دن تھا آپ کے ہاتھ پر سب سے پہلے مالک بن اشتر نے بیعت کی، بچوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ نے9 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ نہج البلاغہ آپکی کی کتاب ہے، آپ سے586 احادیث مروی ہیں، کوفہ کو دارالخلافہ آپ نے بنایا۔ خلافت میں آتے ہی آپ کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا، آپ نے فتوحات کی بجائے انتظامی امور پر زیادہ توجہ دی۔ جب عائشہؓ حج سے واپس آرہی تھیں تو آپؓ کو حضرت عثمان کی شہادت کا پتہ چلا۔ حضرت عائشہ، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت بھی نہ کی۔ یہ تمام لوگ بصرہ کی طرف چلے گئے اور دس ہزار کی فوج اکٹھی کر لی۔ انہوں نے قصاص عثمان لینا شروع کر دیا، 5/4لوگوں کی گردنیں اڑا دیں، حرقس بن زبیر جو قتل عثمان میں ملوث تھا اسکو جب قتل کرنے لگے توان کی فوج کے6 ہزار لوگ باغی ہوگئے۔ پھر حضرت علیؓ نے سہیل بن حنیف کو شام کی طرف گورنر بنا کر بھیجا اور بصرہ کی طرف عثمان بن حنیف کو گورنر بنا کر بھیجا، امیر معاویہ نے سہیل بن حنیف کو تبوک کے مقام پر روک دیا اور کہا کہ تم ادھر نہ آؤ تو انہوں نے ایک خالی خط حضرت علی کو بھیج دیا جب آپ نے دیکھا کہ خط میں کچھ نہیں لکھا تو تب حضرت علیؓ کو پتہ چلا تو انہیں اندازہ ہو گیا کیوں کہ خالی خط کا مطلب اعلان جنگ ہوتا تھا۔ تب آپ نے مدینہ

میں اعلان کیا کہ خلیفہ وقت کے خلاف بغاوت ہوئی ہے کیا آپ لوگ میرے ساتھ چلو گے تو صرف 900 لوگ تیار ہوئے۔ لیکن اس اثناء میں جب عائشہ کو عثمان کی شہادت کا پتہ چلا تو انہوں سے ادھر ہی پڑاؤ ڈالا اور بصرہ جانے کا ارادہ کیا لیکن باقی تمام امہات المؤمنین نے جانے سے انکار کر دیا صرف عائشہ ؓ، طلحہ اور زبیر بن عوام یہ تینوں لوگ بصرہ گئے اور بصرہ کے گورنر جس کو حضرت علیؓ نے تعینات کیا ہوا تھا نے دریافت کیا کہ آپ کس لئے آئے ہیں تو ان تینوں نے کہا کہ ہم قصاص عثمان لینے آئے ہیں۔ بصرہ آتے ہوئے جب عائشہ حوب کے پاس پہنچی تو کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا تو حضرت عائشہ نے یہ دریافت کیا کہ یہ کونسی جگہ ہے تو لوگوں نے کہا یہ حوب کا مقام ہے تو آپ کو حضور کی بات یاد آگئی کہ حضورؐ نے فرمایا میری بیوی پر حوب (بنو عامر کے مقام پر) کتے بھونکیں گے اس وقت وہ حق پر نہیں ہو گی لہذا آپ نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو بقیہ دو صحابہ نے کہا کہ ہم ویسے ہی چلتے ہیں جنگ نہیں کریں گے اور صلح صفائی سے معاملے کو نمٹالیں گے۔ ادھر جا کر گورنر شام عثمان بن حنیف سے کنٹرول لے لیا اور قتل عثمان میں ملوث لوگوں کی گردنیں اڑانا شروع کر دیں۔ جب حر قوس بن زہیر کی گردن اڑانے لگے تو 10 ہزار میں سے 6 ہزار فوج نے بغاوت کر دی۔ دوسری طرف حضرت علیؓ بھی ادھر 900 لوگوں کا لشکر لے کر آگئے اور بصرہ سے پہلے ایک جگہ پر قیام کیا۔ عمار بن یاسر اور حسن کو کوفہ بھیجا اس وقت ابو موسی اشعری کوفہ کا گورنر تھا۔ حضرت حسن ؓ نے تقریر کی اور لوگوں کو کہا کہ آپ ہمارا ساتھ دیں۔ عمار بن یاسر کی عمر اس وقت 90 سال تھی۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بار فرمایا تھا کہ عمار بن یاسر باغی جماعت سے شہید ہوں گے۔ آپ دونوں نے 10 ہزار کا لشکر اکٹھا کر لیا۔ حضرت علی کی طرف سے دو لوگ مصلحت کے لئے گئے جن میں ایک تعقہ بن عمرو شامل تھے۔ ان لوگوں نے جا کر حضرت عائشہ، طلحہ اور زبیر بن عوام سے بات کی لیکن وہ بدلہ لینے پر اڑے رہے ان لوگوں نے کہا کہ آپ ایک بار حضرت علی کو خلافت سنبھال لینے دو پھر عثمان کی شہادت کا بدلہ لیں گے تو یہ لوگ مان گئے لیکن جن لوگوں نے عثمان کو قتل کیا تھا ان کو خوف پڑ گیا کہ اس طرح تو ہم زندہ نہیں بچیں گے۔ انہوں نے ایک چال چلی اور دونوں لشکروں کو آپس میں لڑوا دیا۔ اسے جنگ جمل کہتے ہیں یہ 36 ھ 656ء میں ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت عائشہ جمل اونٹ پر بیٹھ کر میدان جنگ میں آگئیں تھیں لوگوں نے آپ کو دیکھ کر اور جوش سے لڑنا شروع کر دیا تو علیؓ نے حکم دیا کے اونٹ کے پاؤں کاٹ دو تو جس سے عائشہ نیچے گری لیکن چوٹ نہ آئی اور جنگ رک گئی اور اس طرح کوفہ اور بصرہ کا کنٹرول دوبارہ حضرت علیؓ کے پاس آگیا۔ جنگ جمل میں عمر بن جرموز نے زبیر بن عوام کو جبکہ مروان بن حکم نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو شہید کر دیا۔ یہ دونوں عشرہ مبشرہ کے صحابی ہیں۔

جنگ صفین 37 ھ بمطابق 657 ء کو ہوئی۔ حضرت علیؓ کے ساتھ 90 ہزار کی فوج تھی جب کہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ 80 ہزار کی فوج تھی عمرو ابن العاص بھی امیر معاویہ کی فوج میں شامل تھے۔ امیر معاویہ نے مدینہ سے حضرت عثمان کا خون آلود کرتا اور حضرت نائلہ کی کٹی ہوئی انگلی منگوا کر نمائش کی اور کہا کہ ہمیں خلیفہ عثمان کا قصاص لینا ہے اور اس طرح 80 ہزار لوگ تیار کر لئے۔ جنگ کے ابتدائی مراحل میں امیر معاویہؓ کے لشکر کے 45 سے 50 ہزار لوگ شہید ہوگئے۔ 9 صفر کو عمار ابن یاسر شہید ہو گئے۔ حضرت امیر معاویہ اور عمرو ابنا لعاص اکٹھے تھے۔ جب عمار بن یاسر شہید ہوئے تو عبداللہ بن امر ابن العاص میر معاویہ کے پاس گیا اور کہا کہ حضور نے کہا تھا کہ عمار بن یاسر کو باغی جماعت شہید کرے گی تو ہم تو باغی ہوئے اب تو جنگ بند کر دو۔ لیکن امیر معاویہ نے کہا حضرت علی لے آئے ہیں یہ شہید بھی انہوں نے ہی کروایا ہے حالانکہ عمار بن یاسر کو شہید کرنے والا شامی شخص تھا۔ جب امیر معاویہ نے اپنے آپ کو ہارتے ہوئے دیکھا تو قرآن کو نیزوں پر لے آئے جس کا مطلب ہوتا ہے کہ جنگ بند کی جائے اور فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کیا جائے۔ 2 لوگوں کو Mediator بنادیا گیا حضرت علیؓ کی طرف سے عبداللہ ابن عباس لیکن بعد میں ابو موسی اشعری کو بھیجا گیا اور امیر معاویہ کی طرف سے عمرو ابن العاص کو مقرر کیا گیا۔ اب ابو موسی عشری اور عمرو ابن العاص نے دونوں امیر معاویہ اور حضرت علیؓ کو معزول کرنے کا فیصلہ سنایا اور امت کو دوبارہ خلیفہ چننے کا مشورہ دیا، اس فیصلے کو عمرو ابن العاص نے فوراً مان لیا جب اعلان کیا گیا تو ابو موسی اشعری نے کہا کہ ہم دونوں کو معزول کرتے ہیں جب کہ عمرو ابن العاص نے کہا کہ میں صرف حضرت علیؓ کو معزول کرتا ہوں اور امیر معاویہ کو خلافت پر قائم رکھتا ہوں۔ عمرو ابن العاص اپنے معاہدے سے مکر چکا تھا۔ 6000 لوگ

حضرت علیؓ سے باغی ہو گئے اس وجہ سے کہ اس لئے کہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ معاہدے میں امیر المومنین کا لفظ کیوں کاٹا ، یہ6000 لوگ عراق میں ہریرہ کے مقام پر جمع ہو گئے۔ اور کوئی بھی امیر معاویہ کو خلیفہ ماننے والا گزرتا تھا تو اس کو قتل کردیتے تھے۔ حضرت علی نے ان کی طرف عبداللہ ابن عباس کو بھیجا کہ ان کو کیا مسئلہ ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک تو یہ کہ حضرت علیؓ نے معاہدے میں سے امیرالمومنین کا لفظ کیوں کاٹا تو اس کا جواب عبداللہ ابن عباس نے دیا کہ صلح حدیبیہ کے وقت بھی تو حضور ﷺ نے اپنے نام کے ساتھ رسول اللہ کا لفظ کاٹا تھا، دوسرا سوال کہ جب ہم جنگ جیت رہے تھے تو صلح کیوں کی؟ جواب : قرآن صلح کی پیشکش کا درس دیتا ہے آخری سوال6ماہ کہ لئے حکم(Ceasefire)کا کیوں کیا جواب :اللہ کا حکم ہے کہ اگر لڑائی ہو حکم متعین کر لو۔ ان باتوں سے2000 لوگ قائل ہو گئے اور واپس حضرت علیؓ کے پاس آگئے۔باقی4000 کے ساتھ ایک جنگ ہوئی جسے جنگ نہروان کہتے ہیں۔ جنگ نہروان38 ھ میں نہروان جو کہ عراق میں ہے کے مقام پر ہوئی۔ یہ جنگ خارجیوں کے خلاف ہوئی اور2800 لوگ مارے گئے۔ اسی جنگ کے دوران وہ بندہ بھی مل گیا جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور اس کا ٹنڈ عورت کے پستان کی طرح تھا۔جنگ نہروان کے بعد لوگ دن بدن حضرت امیر معاویہ کی طرف جانا شروع ہو گئے کیوں کہ حضرت علی بیت المال کے معاملے میں بہت سخت تھے۔

مصر کا گورنر: حضرت علیؓ نے قیس بن عمرو کو بدل کر محمد بن ابی بکر کو گورنر مصر لگا دیا جسے امیر معاویہ اور عمرو ابن العاص نے مل کر شہید کر دیااور گدھے کی کھال کے اندر ڈال کر ان کو آگ لگا دی، اس طرح مصر کا کنٹرول بھی ان کے پاس آگیا۔ حج کا وقت تھا خارجیوں میں سے جو آئے ہوئے تھے ہریرہ سے انہوں نے مشورہ کیا کہ ہم ان تینوں کا ہی قتل کر دیتے ہیں اور روز روز کی لڑائی ہی ختم کرتے ہیں لہذا حضرت علیؓ کو عبدالرحمن بن ملجم نے وار کر کے شہید کر دیا، امیر معاویہ پر جو حملہ ہوا وہ خطا گیا اور بچ گئے اور عمرو ابن العاص اس دن قدرتی طور پر مسجد میں فجر کی نماز پڑھنے ہی نا آئے اور وہ بھی بچ گئے۔عبدالرحمن ابن ملجم کوفہ کی مسجد میں بیٹھ گیا تھا اور19 رمضان کو حضرت علیؓ زخمی کر دیااور21 رمضان40ھ کو آپؓ کی شہادت ہو گئی۔عبدالرحمن کو بھی قتل کر دیا گیا تھا۔حضورؐ نے حضرت علیؓ کو ناقۃ اللہ کہا ہے، جیسے حضرت صالح کی اونٹنی تھی جو اللہ نے معجزہ دیا تھا لیکن ان لوگوں میں سے ایک بندہ جس کا نامAhmar تھا اس نے اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ دی تھیں،

حضرت علیؓ کی شادیاں: آپ نے کل10 شادیاں کیں، پہلی شادی حضرت فاطمہؓ سے کی جو کہ2 ہجری میں ہوئی، باقی تمام شادیاں آپ نے حضرت فاطمہ جب وفات پا گئیں تو وفات کے بعد کیں، حضرت فاطمہ11ھ میں حضورؐ کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پا گئی تھیں۔

حضرت علیؓ کے بارے میں احادیث

حجۃ الوداع سے واپسی کے مقام پر10 ہجری میں خم کی جگہ پر خیمہ لگا یا گیا تو اس مقام پر آپ ؐ نے خطاب کیا کہ میرے بعد میرے اہل بیت کا خیال رکھنا بار بار یہ الفاظ دوہرائے۔اسی خم غدیر کے مقام پر حضورؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے بلند کر کے کہا کہ ۔من کنت مولا ۔۔(میں جس کا آقا ہوں اس کا آقا علی ہے) ایک دفعہ حضرت علیؓ حضورؐ کی جوتی گانٹھ رہے تھے حضور ﷺ نے کہا کہ تم میں سے ایک بندہ باغیوں کے خلاف جہاد کرے گا تو صحابہ نے پوچھا وہ کون ہو گا تو حضور نے کہ تھے جو جوتی گانٹھ رہا ہے وہ ہو گا۔آپ کی کنیت ابو تراب بارے میں ہے کہ ایک بار حضرت علیؓ اور عمار بن یاسر زمین پر ہی لیٹ گئے تو حضور نے آپ کو مخاطب کرنے کے لیے کہا تھا اے ابو تراب اٹھو،تراب کا مطلب مٹی ہے۔غزوہ تبوک اور موتہ میں حضرت علی آپ شرکت نہیں کی تھی تبوک کے وقت حضور نے علیؓ کو مدینہ کا رکھوالا بنا کر گئے تھے۔جب آپؓ نے ساتھ جانے پر اسرار کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند نہیں جیسے موسیٰؑ اپنے بھائی ہارونؑ کو چھوڑ کر جاتے تھے ویسے ہی میں تمہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔آپ کی والدہ نے آپ کو حیدر کرار کہا تھا ۔حضور ﷺ نے خارجی لوگوں کی ایک نشانی بتائی تھی کہ جنگ میں ایک بندہ ہو گا جس کا تھ کٹا ہوا ہو گا اور وہ ٹنڈ عورت کے پستان جیسی مشابہت رکھتا ہو گا۔

اولاد

کل22 بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں سب سے بڑے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ(حضرت فاطمہ ؓ کے بطن سے ہیں) اور محمد بن حنفیہ اور بیٹیاں کلثوم اور حضرت زینب ؓ تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا میں دو بد بخت ترین انسان ہیں۔ ایک وہ جس نے صالح کی اونٹنی کو مارا اور دوسرا وہ ہو گا جس حضرت علیؓ کے سر میں تلوار مارے گا اور آپ کی داڑھی لال کردے گا۔ عبدالرحمن ابن ملجم نے آپ کو کوفہ کی مسجد میں19 رمضان کو حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 21رمضان المبارک کو حضرت علی نے شہادت پائی۔ آپ کا لقب اسد اللہ ہے۔ غزوہ بدر میں70 سرداروں میں سے 24 حضرت علیؓ نے شہید کیے تھے۔ غزوہ خندق میں ایک پہلوان کو قتل کیا۔ حضرت علیؓ نے ابوالاسودالدولی کے ذریعے قرآن مجید میں اعراب لگوائے۔

بیعت ِ حسنؓ

حضرت علی ؓ کے بعد تمام لوگوں نے حضرت حسنؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور تقریباً لاکھ لوگوں کا لشکر شام پر حملہ کے لئے تیار ہو گیا لیکن حضرت حسنؓ نہ مانے ۔ حضرت حسنؓ کے بارے میں حضور نے فرمایا تھا کہ کہ دو مسلمانوں جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ حضرت حسنؓ نے امیر معاویہ سے مندرجہ ذیل پانچ شرائط پر صلح کر لی:

1۔ اللہ اور اور اس کے رسول کے مطابق حکومت کو چلائیں گے۔ انتقامی کاروائی ختم کردیں گے۔ پانچواں حصہ خمس کا بیت المال میں سے آلِ رسول کو ملے گا۔

4۔ ولی عہد نامزد نہیں کریں گے۔۔ آل رسول پر گالی گلوچ نہیں کریں گے۔ حضرت حسنؓ نے40 ہجری سے41 ہجری تک خلیفہ رہے۔ اور41 ھ ربیع الاول میں دور خلافت ختم ہو گیا۔

بنو امیہ750-661

کل چودہ خلفاء آئے۔ خاندان بنو امیہ کا بانی حضرت امیر معاویہؓ تھے۔ حضرت امیر معاویہ نے حکومت کی باگ ڈور661ء میں سنبھالی، بنو امیہ کا دور90 سال پر محیط ہے۔ حضور ﷺ کے دادا کی طرف عبدالشمس کی نسل بنوامیہ کہلاتی ہے۔ جو لڑائی والا قبیلہ تھا اور بنوہاشم کے پاس مذہبی امور کو دیکھنے کی ذمہ داریاں تھی ۔ حضرت امیر معاویہ ؓ نے19 یا20 سال تک حکومت کی ۔ چونکہ صلح حسن صرف معاویہ اور حسن کے درمیان ہوئی تھی ۔ لیکن کوفہ، بصرہ، مدینہ، مکہ اور ایران ومصر کے لوگ امیر معاویہ کے خلاف ہی تھے ۔ ان کو کنٹرول کرنے کے لیے کچھ سخت اقدامات کرنے پڑے۔ آپ ہی کی حکومت کے دوران بحری بیڑے تیار کئے گئے اور بہت سی فتوحات حاصل کی گئیں ۔ ان19 سالوں میں آل رسول کو بیت المال میں سے5 واں حصہ دیا گیا۔ اسی دوران فتوحات اسلام کوNorth Africa تک پہنچایا گیا اور اسلامی حکومت میں مزید علاقے شامل کرلیے گئے۔ قیروان شہر عقبہ بن نافع نے تیونس میں670ء میں فتح کیا۔ ایران اور خراسان کے علاقے کے علاوہ سینٹرل ایشیاء کے علاقے بھی اسلامی سلطنت کا حصہ بنے ۔

صلح حسن کے بعد گروہ: صلح حسن کے بعد چار مختلف گروہ بن گئے تھے۔ ان میں ایک گروہ شام میں تھا اور یہ گروہ حضرت امیر معاویہ کی حکومت کو سپورٹ کرتا تھا کیونکہ اس سے پہلے بیس سال سے حضرت امیر معاویہ دمشق کے گورنر تھے کیونکہ ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان نے یہ علاقے فتح کیے تھے تو بھائی کی شہادت کے بعد گورنری کا حق انہیں کا بنتا تھا تو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر نے انہیں گورنر قائم رکھا۔ دوسرا کوفہ اور بصرہ والوں کا گروہ ہے جو حضرت علی کے چاہنے والے تھے مگر یزید کی فوجوں کے سامنے حضرت حسین کو بچا نہ سکے ۔ تیسرا توابین کا گروہ ہے جو یہ سمجھتا تھا کہ ہم نے حضرت حسین

کا ساتھ نہ دے کر بہت بڑی غلطی کی ہے اور اس کی توبہ ان کے انتقام کے راستے میں اپنی جان دینے سے ہی ہوگی۔ چوتھا اور آخری گروہ خارجی گروہ جس کو جنونیت گروہ بھی کہتے ہیں یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضرت علی کو شہید کردیا تھا۔

غزوہ احد اور خندق میں مخالف لشکر میں حضرت معاویہ ؓ کے والد ابو سفیان تھے۔ امیر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو اپنی زندگی56 ھ میں ہی اگلا خلیفہ نامزد کردیا اور60 ہجری میں یزید کو نصیحت کی کہ2 لوگوں سے تجھے خطرہ ہے ایک حضرت حسینؓ اور دوسرا عبداللہ بن زبیرؓ ہیں۔60 ہجری680 ء میں امیر معاویہ وفات پا چکے تھے اور یزید خلیفہ بن جاتا ہے۔ اس نے مصر، شام، کوفہ اور بصرہ میں جیسے تیسے کرکے اپنے ہاتھ پر بیعت کروالی۔ حضرت حسینؓ اور عبداللہ ابن زبیر ؓ حجاز میں تھے۔ ان کے پاس بیعت کے لیے یزید نے ولید بن عقبہ کو بھیجا اور ساتھ مروان بن حکم تھا۔ اس نے کہا ان دونوں کو ادھر ہی قتل کر دو ورنہ بات آگے نکل جائے گی۔ عبداللہ ابن زبیر زبیر بن عوام (حواری رسول) اور حضرت اسماء بنت ابی بکر کے بیٹے تھے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم سوچ کر جواب دیتے ہیں۔ عبداللہ ابن زبیر نے مکہ اور مدینہ سے سپورٹ اکٹھی کی۔ کوفہ والوں نے حضرت حسینؓ کو18000 خطوط بھیجے کہ آپ کے بڑے بھائی کی5 شرائط پر عمل نہیں کیا گیا لہٰذا ہم آپ کو خلیفہ چنتے ہیں۔ حضرت حسینؓ نے مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیجا ادھر کے گورنر صحابی نے کھلے دل سے استقبال کیا اس بات پر یزید نے کوفہ کا گورنر تبدیل کر دیا اور عبیداللہ ابن زیاد کو گورنر بنا کر بھیج دیا۔ ابن زیاد حضرت حسین ؓ جیسا بھیس بنا کر کوفہ پہنچا اور جب تخت پر بیٹھا گیا تو اپنا چہرہ دکھایا تو سب ڈر گئے کہ یہ تو کوئی اور ہے۔ اس نے سب سے پہلے مسلم بن عقیل ؓ کو شہید کر دیا اور کوفہ والوں پر بہت ظلم کیا۔

حضرت حسینؓ کی طرف خط لکھا گیا کہ ادھر حالات ٹھیک ہیں حضرت حسین ؓ نے مکہ سے8 ذوالحج60 ھجری کو احرام کھولا اور اپنے گھر والے لوگوں کو لے کر کوفہ کہ طرف چل پڑے۔ آپ ؓ نے احرام حج کے لیے باندھا تھا پھر احرام اتار دیا۔2 محرم61 ہجری بمطابق اکتوبر680 ء کو راستے میں کربلا (دریائے فرات کے کنارے) کے مقام پر یزید کے لوگوں نے روک لیا اور آپ ؓ نے وہیں خیمے لگوادیے۔ ابن زیاد نے عمر ابن سعد (سعد بن ابی وقاص کے بیٹے) کی قیادت میں ایک لشکر کوفہ سے کربلا بھیجا۔ 61 ہجری میں واقعہ ء کربلا ہوگیا۔ دریائے فرات کے کنارے حضرت حسینؓ کو شمر نے شہید کر دیا۔ علی اکبر اور علی اصغر (جن کی عمر چھ ماہ تھی) حضرت حسین ؓ کے بیٹوں کو شہید کر دیا گیا، قاسم حضرت حسن ؓ کے بیٹے کو بھی شہید کر دیا گیا۔ امام زین العابدین اور عورتوں کے پاؤں میں زنجیریں ڈال کر دربار میں لایا گیا۔

واقعہ حرہ : یزید نے حضرت عبداللہ بن زبیر جو کہ حجاز میں حکومت بنا چکے تھے کی طرف اپنے ایک کمانڈر کو بھیجا اور اس نے منجنیق کی مدد سے کعبہ پر پتھر برسائے اور کعبہ کی بے حرمتی کی اور تین دن تک لشکر نے مکہ اور مدینہ میں لوٹ مار کی اور عورتوں کے ساتھ بدسلوکی کی۔ ابھی تک عبداللہ بن زبیر کی Resistance ختم نہیں ہوئی تھی کہ ادھر یزید683 ء میں مرجاتا ہے۔ اب حجاز اور مصر میں عبداللہ بن زبیر کی حکومت قائم ہوگئی جبکہ شام میں یزید کی جگہ **معاویہ دوئم** کی حکومت آجاتی ہے۔ معاویہ دوئم کا دور حکومت683 ء تا684 ء ہے۔ یہ ایک نیک انسان تھا اس نے خلافت خود چھوڑ دی کہ آل رسول کو شہید کرنے والی کرسی پر نہیں بیٹھ سکتا۔ اس کے بعد مروان بن حکم جو کہ حضرت عثمانؓ کے داماد تھے وہ خلیفہ بنتے ہیں جو کہ684 ء تا686ء تک خلیفہ رہتا ہے۔683 ء کے بعد فلسطین کے علاوہ سب جگہ عبداللہ ابن زبیر کی حکومت آجاتی ہے۔

عبدالمالک بن مروان686 ء تا705 ء تک حکومت کرتا ہے۔ اس نے اپنے ایک گورنر حجاج بن یوسف ثقفی سے کہا کہ میری جان عبداللہ بن زبیر سے چھڑا دے تو میں تمہیں مکہ اور مدینہ کا گورنر بنا دوں گا۔692 ء میں حجاج بن یوسف نے مکہ اور مدینہ پر حملہ کر دیا اور عبداللہ بن زبیر کو شہید کردیا۔ اس نے عبداللہ بن زبیر کا سر کعبہ کے دروزے پر لٹکادیا اور جو کہ سات دن تک لٹکتا رہا۔ عبداللہ بن زبیر کے والد زبیر بن عوام حضور ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے تھے۔ آپؓ ہجرت مدینہ کے بعد مدینہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے اور ان کو گھٹی بھی حضور ﷺ نے دی تھی۔ اس کے بعد عبدالمالک بن مروان نے فلسطین میں Dome of Rock بنوایا جو کہ یروشلم میں ہے۔ عبدالمالک بن مروان کے بعد اس کے چار بیٹوں نے حکومت کی۔ سب سے پہلے ولید بن

عبدالمالک705 ء تا715 ء تک حکومت کرتا ہے ۔ اس نے سینٹرل ایشیاء ، ساؤتھ ایشیاء اور سپین کو فتح کر لیا۔ اسی نے سندھ میں712 محمد بن قاسم کو لشکر دے کر بھیجا تھا اور محمد بن قاسم سندھ کو فتح کرتا ہوا ملتان تک پہنچ گیا تھاسینٹرل ایشیاء کو 711ء میں قطیبہ بن مسلم کو فتح کرنے بھیجااور 711 ء میں ہی اسپین میں موسی بن نصیر اور طارق بن زیاد کو بھیجا۔ امیہ حکومت کے ساتویں خلیفہ سلیمان بن عبدالملک 715 سے لے کر717 تک حکومت میں رہے۔ یہ ولید کے سوتیلے بھائی تھے اور حجاج اور اس کے خاندان سے نفرت کرتے تھے اسی وجہ سے انہوں نے بیرونی محاذوں پر بھیجے گئے وہ کمانڈر جو ان علاقوں کو فتح کر چکے تھے کو واپس بلوا کر اپنی مرضی کے لوگ وہاں تعینات کر دیے۔ واپس بلائے جانے والوں میں715 میں محمدبن قاسم کو قتل کردیا۔ موسی بن نصیر اور عقبہ بن نافع کو واپس بلا کر یہ حالت کر دی کہ وہ بھیک مانگنے پر مجبور ہوگئے۔ عبدالملک کی خواہش کے مطابق اب خلیفہ اس کے اگلے بیٹے یزید دوم کو بننا تھا۔ جیسا کہ ولی عہدی میں بہت مشکلات ہو رہی تھیں سلیمان بھی اپنے بیٹے کو بادشاہ بنانا چاہتا تھا مگر اس کے وزیر نے اس کو مشورہ دیا کہ اس کے برے وقت میں عبدالعزیز اور اس کے بیٹے مجدداول عمربن عبدالعزیز نے اس کے لیے جیل کاٹی تھی تو خلافت کا یہ مسئلہ حل کرنا اسی طرح سے ممکن ہوگا کہ اگر وہ اپنے بیٹے کی بجائے عمربن عبدالعزیز کو ولی عہد نامزد کر دے۔ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اس طرح بنوامیہ کے آٹھویں خلیفہ حضرت عمرفاروق کے ننھیالی خاندان کی نسل سے عمربن عبدالعزیز خلیفہ بنے اور انہوں نے717 ء سے720 ء (99 ھ سے 101 ھ) تک حکومت کی۔ اور خلافت راشدہ کی یاد تازہ کردی۔ آپ کو خلیفہ ء صالح بھی کہتے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام ام عاصم تھا جو عاصم بن خطاب کی صاحبزادی تھیں۔ آپ نے بنو امیہ کے سابقہ حکمرانوں کے غلط اقدامات درست کیے مثلاً حضرت علی اور آل رسول پر تبرا ، بند کروایا، باغ فدک آل رسول کے حوالے کیا، بنو امیہ کے خاندان کے تمام وظائف بند کردیے۔ بیت المال کو دوبارہ سے فعال کیا۔ نومسلموں سے جزیہ لینا بند کردیا۔ ذمی (مسلم سلطنت کا غیر مسلم باشندہ) کے خون کی قیمت مسلمان کے خون کے برابر کر دی۔ تدوین حدیث پر خصوصی توجہ تھی۔ وفات کے وقت کسی کو اگلا خلیفہ نامزد کیے بغیر جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

یزید ثانی نے 720 ء سے 724 ء تک حکومت کی ۔ انہوں نے شروع میں عمربن عبدالعزیز کی پالیسیوں پر عمل کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ یہ عبدالملک بن مروان کے تیسرے بیٹے ہیں۔ اس کے بعد ہشام بن عبدالملک دسویں خلیفہ بنے اور انہوں نے 724ء سے 743 ء تک سب سے زیادہ عرصہ تک حکومت کی اور یہ عبدالملک کے چوتھے اور آخری حکومت کرنے والے بیٹے تھے۔ اس کے بعد744 ء میں ایک ہی سال میں تین خلیفہ بدلے جن میں ولید ثانی، یزید سوئم ، اور ابراہیم شامل تھے۔ پھر امیہ حکومت کے آخری حکمران744 ء سے750 ء تک مروان دوئم نے حکومت کی۔ جنہیں جنگ زاب میں عباس السفاح نے شکست دے کر امیہ حکومت کا خاتمہ کردیا اور ایک نئی سلطنت عباسیہ کی بنیاد رکھی۔

IQRA BIL

ABBASID EMPIRE

عباسی حکومت کو سمجھنے سے پہلے ہمیں حضرت علی کے خاندان کے بارے میں جاننا ہوگا کیونکہ آپ جانتے ہیں61 ھ میں سانحہ کربلا ہوا تو حضرت حسین کے وارث اپنے آپ کو حکومت کا اصل حقدار سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے اس دور میں ان کے اور بنو عباس کے درمیان تنازعات ہوں گے اور حضرت علی کا خاندان اور ان کے ماننے والے آپس میں بھی تقسیم ہوں گے،

شیعہ کے 12 امام ہیں۔ کربلا میں حضرت زین العابدین زندہ بچے تھے ۔ تو ان کو توابین گروپ نے کہا کہ بدلہ لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تم تب کہاں تھے جب میرے پورے خاندان کو شہید کیا جارہا تھا ؟ پھر انہوں نے بدلہ لینے والی بات پر کوئی جواب نہ دیا تو وہ لوگ شرمندہ تھے۔

حضرت علی ؓ کی ایک دوسری بیوی تھی جس سے ایک بیٹے محمد بن حنیفہ ؓ تھے وہ اس توابین گروپ کے لیڈر بن گئے ۔ پھر اس سے آگے مختار ثقفی ان کا کمانڈر بن گیا۔ پھر اس نے آل رسول کا بدلہ لیا اور پھر کوفہ اور بصرہ میں جنگیں کی اور مختار ثقفی کو فتح ہوئی ، اس نے ابن زیاد جو کہ کوفہ کا گورنر تھا، اس کو شکست دی اور یہ آل رسول کا بدلہ لینے کی وجہ سے مشہور ہوا۔ اس کا ساتھ محمد بن حنیفہ نے دیا تھا۔

Nafas Zakia + Yahya امام حسن ؓ کی اولاد میں سے ہیں

☆ محمد بن حنیفہ کی نسل میں سے Hussain Bin Muhammad ہیں۔

☆ اب توابین کا گروپ موجود ہیں جنہوں نے (Haussain Bin Muhmmad) کو اپنا لیڈر مان لیا ۔ اور یعنی اب توابین کا گروپ (Hussain Bin Muhammad) کی سربراہی میں باتیں مان رہا ہے

☆ دوسری طرف Imam jaffar + Zain-ul-Abideen + Imam Bakir نے اپنے آپ کو سیاست سے الگ کر لیا۔

☆ جو زین العابدین کے بیٹے زید کو امام مانتے ہیں ان کو زیدی شیعہ کہتے ہیں

☆ ان سارے اماموں میں Ali Al- Rida سیاسی طور پر آگے آئے باقی امام سیاسی طرز عمل میں نہیں آئیں گے ۔ لیکن جو لوگ توابین جو کہ آل رسول کا بدلہ لینا چاہتے ہیں اور ان کے لیڈر جو کہ محمد بن حنیفہ تھے اور ان کی نسل نے آگے لیڈ کیا۔

☆امام جعفر کے کے بڑے بیٹے کا نام اسماعیل تھا اور ان کے ماننے والے اسماعیلی شیعہ کہلاتے ہیں اور یہ اپنے آپ کو Fatimeed بھی کہتے ہیں

☆اسماعلی شیعہ اپنی حکومتیں North Africa/Europ / Egypt میں قائم کریں گے اور اپنی Ismaeeliat قائم کر لیں گے ۔ امام جعفر کے بیٹے اسماعیل سے جو آگے نسل چلی ان کے موجودہ دور میں پرنس کریم آغا خان 49th امام ہیں ۔

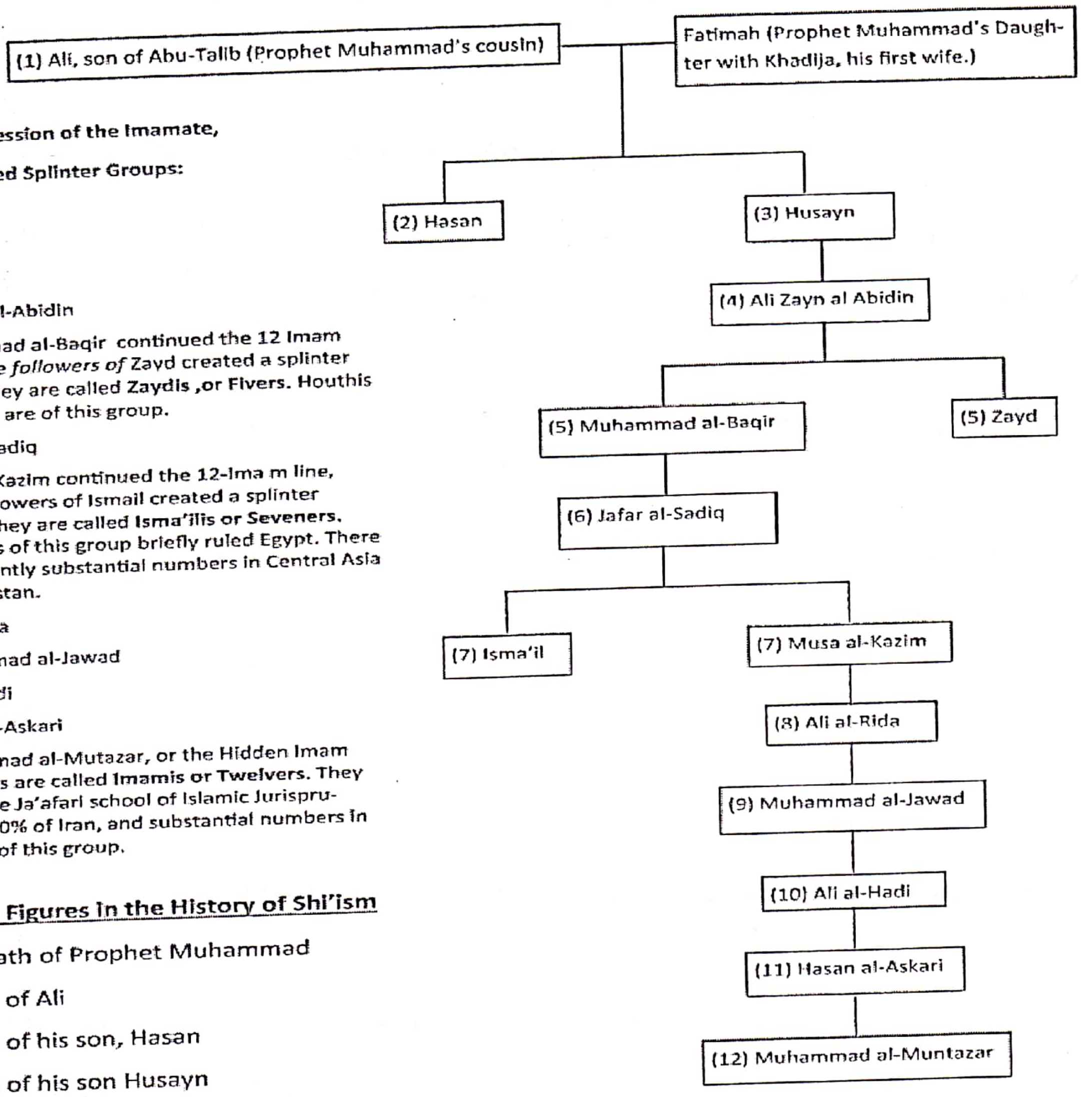
(1) Ali, son of Abu-Talib (Prophet Muhammad's cousin)
Fatimah (Prophet Muhammad's Daughter with Khadija, his first wife.)
(2) Hasan
(3) Husayn
(4) Ali Zayn al Abidin
(5) Muhammad al-Baqir
(5) Zayd
(6) Jafar al-Sadiq
(7) Isma'il
(7) Musa al-Kazim
(8) Ali al-Rida
(9) Muhammad al-Jawad
(10) Ali al-Hadi
(11) Hasan al-Askari
(12) Muhammad al-Muntazar

Order of Succession of the Imamate, and the Related Splinter Groups:

1. Ali
2. Hasan
3. Husayn
4. Ali Zayn al-Abidin
5. Muhammad al-Baqir continued the 12 Imam line, while *followers of* Zayd created a splinter group. They are called **Zaydis** ,or **Fivers**. Houthis in Yemen are of this group.
6. Jafar al-Sadiq
7. Musa al-Kazim continued the 12-Ima m line, while followers of Ismail created a splinter group. They are called **Isma'ilis or Seveners**. Members of this group briefly ruled Egypt. There are currently substantial numbers in Central Asia and Pakistan.
8. Ali al-Rida
9. Muhammad al-Jawad
10. Ali al-Hadi
11. Hasan al-Askari
12. Muhammad al-Mutazar, or the Hidden Imam Followers are called **Imamis or Twelvers**. They are of the Ja'afari school of Islamic Jurisprudence. 80% of Iran, and substantial numbers in Iraq are of this group.

Important Figures in the History of Shi'ism

632AD Death of Prophet Muhammad

661 Death of Ali

670 Death of his son, Hasan

680 Death of his son Husayn

765 Death of Ja'far al Sadiq

874 Disappearance of Imam Muntazar

☆ Qaramti فرقہ جو شیعہ ہی کی ایک قسم ہے نے اپنی حکومت بحرین میں قائم کر لیں گے۔ ☆ عبداللہ ابن عباس کے بیٹے جن کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔ ☆ حضور کے چچا حضرت عباس کے بیٹے عبداللہ ابن عباس نے تفسیر قرآن لکھی یہ اسی نسل کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ☆ محمد بن عبداللہ کے تین بیٹے تھے۔ عباس السفاح، ابراہیم، جعفر المنصور

☆ یعنی امام جعفر، موسی کاظم نے اپنے آپ کو سیاسی طور پر الگ کر لیا تھا۔ پھر ہوا یوں کہ محمد بن حنیفہ نے بدلے کے لیے جنگیں کر کے عبداللہ ابن زیاد کو شکست دی لیکن ان کے بعد ان کے بیٹے ہاشم بن محمد سیاسی طور پر کمزور تھے تو انہوں نے بدلہ لینے اور سیاست کو قائم رکھنے کے لئے سارے معاملات بنو عباس کے بندے محمد بن عبداللہ کے حوالے کر دیئے یعنی اب سارے سیاسی معاملات بنو عباس میں منتقل ہو گئے ۔ آگے چل کر عباسی خاندان کے عباس السفاح نے عباسی حکومت کی بنیاد رکھی۔

بنوعباس کی حکومت ء 1258-750 تک رہی اور اس کو چار ادواروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

دور عروج 10حکمران	750-754	Abbas As Saffa
دورزوال) : ایرانی اثرورسوخ 11 حکمران	775-754	Jaffar Al Mansoor
عہد محکومی : سلجوک) ترک اثر ورسوخ 9 حکمران	785-775	Al-Mahdi
عہداختیار : ترک + منگول کا اثر ورسوخ 7 حکمران	786-785	Al-Hadi
یعنی اس کے ٹوٹل حکمران37 گزرے تھے۔	809-786	Haroon - Ur - Rasheed
یہ آخری عرب سلطنت تھی۔	813-809	Al- Amin (Son of Haroo-ur-Rasheed
	833-813	Mamoon ur Rasheed (Son of Haroon ur Rasheed)

(750-751) ABBASID REVOLUTION

ابو مسلم خراسانی ایک نو مسلم شخص تھا اس نے ایران اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں عباسی حکومت قائم کرنے کے لیے6 لاکھ لوگوں کو قتل کیا۔

عباس السفاح نے عباسی حکومت کا آغاز کیا اور کوفہ کو اپنا دارالحکومت بنایا۔ عباس کو السفاح اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے امیہ کے بندوں کو چن چن کر مارا تھا۔ السفاح کا مطلب(قتل کرنے والا/ بڑا قاتل) ہے۔ اس کو اپنے بھائی جعفر المنصور کی سپورٹ تھی ۔ اس نے کوفہ میں خطبے کے دوران خلافت کا اعلان کر دیا۔ پھر دونوں نے مل کر 750 میں جنگ زاب لڑی۔ دریائے زاب جو کہ دریائے فرات سے نکلتا ہے۔ اس جنگ میں عباس السفاح جیت گیا اور بنو امیہ کے تمام شہزادوں کو قتل کر دیا گیا۔

صرف عبدالرحمان الداخل بچا اور جان بچا کر سپین / اندلس کی طرف آگیا۔ عبدالرحمن الداخل کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا تو دوسری طرف عباسیہ کا لشکر تھا انہوں نے کہا کہ آجاؤ ہم امان دیں گے ۔ تو عبدالرحمن الداخل کے بھائی نے واپسی کا راستہ لیا اور عبدالرحمن الداخل نے روکا کہ مت جاؤ یہ مار دیں گے لیکن وہ گیا واپس اور انہوں نے عبدالرحمن کے بھائی کو مار دیا۔ پھر بس یہی بچا اور عباس السفاح نے بنو امیہ کے بندوں کو قبروں سے نکال نکال کر جلایا ۔ کیونکہ انہوں نے آل رسول پر ظلم کیا تھا۔

اب عباس السفاح کی حکومت بن گئی اور عباسیہ سلطنت کے پہلے حکمران بن گئے اور مدینہ ،مکہ ،کوفہ سارے کے سارے امیہ سلطنت کے علاقوں میں (سپین کے علاوہ)اس کی حکومت بن گئی اسی کو Abbasid Revolution کہتے ہیں۔

چونکہ امیہ کی حکومت کوفہ، شام، دمشق ، بصرہ ،ایران، سندھ، خراسان اور سپین میں تھی۔ اب عباسہ حکومت نے مضبوط حکومت کے لیے سب کو کچلنا ہے اور سارا سسٹم ٹھیک کرنا ہو گا ۔ لیکن اس کے دوران ہی عباس السفاح فوت ہو گیا۔

جعفر المنصور 754-775 Real founder

المنصور نے 762 میں عراق میں بغداد اور اس کے جنوب میں سمارا شہر کی بنیاد رکھی اور دارالحکومت بغداد منتقل کر دیا۔ پھر 762-1258 تک دارالحکومت بغداد رہا۔ اس نے حکومت کو بارہ صوبوں میں تقسیم کیا۔ آل رسول پر دوبارہ ظلم شروع کر دیا۔ پھر مدینہ میں حضرت حسن کی اولاد، نفس زکیہ نے آواز بلند کی لیکن جعفر المنصور نے اپنے کمانڈر کو بھیج کر اس کا قتل کروادیا۔ پھر نفس زکیہ کے بھائی یحیی بن عبداللہ افریقہ کے اندر دوبارہ ابھرے۔ کیونکہ منصور عالم بھی تھے۔ اور الکندی کو جو کہ ایک Philosopher ہے اس کو اس نے House of wisdom کا انچارج بنایا۔ جعفر المنصور کی بیوی خزراں سیاسی طور پر تیز ہو گئی۔

ہارون الرشید 786-809

1st Golden period of Abbasid۔ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ تھی اس نے عراق سے مکہ تک روڈ بنوایا۔ ہارون الرشید Charles Magne کے ہم عصر تھے۔ اس وقت ہارون الرشید کافی مضبوطی اختیار کر گیا تھا اور Byzatine ایمپائر عباسیہ سلطنت کو Tax دیتی تھی۔ اس نے House of Wisdom کو وسیع کیا اور ساری حکومت مضبوط کر لی۔ اس وقت ساری بیوروکریسی منصور سے لیکر ہارون تک ایرانی تھی یعنی عباسیہ سلطنت کی بیوروکریسی ایرانی ہے۔ لیکن ہولڈ ہارون الرشید کا تھا۔

☆الامین کی والدہ زبیدہ تھی☆ مامون کی ماں ایرانی تھی۔ اس کو ایرانی سائڈ مل گئی تھی۔ ☆ الامین ہارون کا بڑا بیٹا تھا اس کو خلیفہ بنا دیا۔

الامین 809-813

الامین بڑا بیٹا تھا اس نے حکومت کی اور پھر اس کے بھائی مامون نے اپنے ہی بھائی الامین کو مار دیا اور پھر مامون حکومت میں آگیا۔

مامون الرشید : 813-833 اس کا وزیر اعظم ایرانی تھا لیکن سارا ہولڈ مامون الرشید کا ہی تھا۔ اس دور میں شیعہ کے اثرورسوخ میں اضافہ ہو گیا۔

☆ اس کے دور میں معتزلہ فلاسفی جاری کی گئی تھی اس کے مطابق اس نے کہا کہ قرآن ایک مخلوق ہے اور اس نے ختم ہو جانا ہے۔ اس کو Defend کرنے لے لئے امام احمد بن حنبل نے تکلیف اٹھائی تھی اور ان کو کوڑے مارے جاتے تھے۔ یعنی اس کے دور میں لوجک(منطق) کو مانا جاتا تھا اور قرآن اور حدیث کو پیچھے رکھا جاتا تھا۔

☆ اس نے آل رسول پر ہونے والے مظالم بند کر وائے اور بعدمیں امام علی الردا کو ولی عہد نامز کر وایا۔ پھر کہتے ہیں کہ اس نے امام علی الردا کو زہر دے کر مروادیا۔

پھر مامون الرشید کے بعد اس کا بیٹا آنا تھا وہ آگیا۔ چار امام جو گزرے ہیں ان عباسیہ سلطنت کے پہلے 100 سالوں میں ہی ملیں گے.

مامون کے دور میں ہی امام مالک پر ظلم ہوئے کیونکہ مامون کسی سے زبردستی طلاق دلاوانا چاہتے تھے مامون چاہتا تھا کہ امام مالک فتوی دیں کہ زبردستی طلاق دینا جائز ہے یہ وہی امام مالک ہیں جنہوں نے حدیث کی پہلی کتاب موطا امام مالک لکھی ہے۔☆ اسی دو ر میں امام شافی یمن کے قاضی بھی رہے ہیں۔ امام احمد بن حنبل بھی اسی دور میں کچھ عرصہ قاضی رہے۔

حدیث کے اوپر بھی روکاوٹ اسی دور میں ہوئی۔ یعنی اس دور میں علم کا بھی دور تھا اور سائنس بھی اسی دور میں شروع ہوئی۔ پھر ان کا بیٹا حکومت میں آگیا۔

LEC 120 ISL 25 ABBASID DECLINED AND INTRODUCTION OF MONGOL EMPIRE

(REVISION)

History of Mongol Empire

ایشیاء کی تاریخ میں اگر منگولوں کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ تاریخ نامکمل رہے گی۔ اس تاریخ کا اثر 1206ء سے لے کر 1638ء تک قائم رہا۔ اس کی شروعات خانہ بدوش قبیلے جو وسطی ایشیا اور اس کے آس پاس کے علاقہ میں رہنے والے تھے، کے ایک نوعمر سردار تیموجن نے کی جسے تاریخ آج چنگیز خان کے نام سے یاد کرتی ہے۔ اس تاریخ کو صحیح انداز میں سمجھنے کے لیے ہمیں کچھ اہم نام / کردار یاد رکھنا ہوں گے جس کے ذریعے سے یہ تاریخ ہمیں بآسانی سمجھ آجائے گی۔

منگول قوم مختلف قبائل میں منقسم تھی۔ منگول لوگ جنگی مہارتوں کے حامل ہونے کے باوجود خانہ بدوشی کی زندگی گزار رہے تھے اور ان کے پاس کوئی مستقل علاقہ نہ تھا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ کسی ایک سردار کی سربراہی میں منظم رہنے کے بجائے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں رہتے تھے۔ ایسے میں تیموجن نامی ایک نوجوان منگول کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ اس قوم کو ایک سردار کی سربراہی میں منظم کر کے اپنی قوم کو ایک عظیم قوم بنایا جائے اور اپنی سلطنت قائم کی جائے۔ آخر کار 1206 میں وہ گھڑی آگئی جب منگول قبائل کے جرگے جسے "کورلتائی" کہا جاتا تھا، میں اس کو سردار چن لیا گیا۔ یہاں سے تیموجن چنگیز خان کے روپ میں سامنے آیا اور اس نے اپنی کمان میں منگول فوج کو لے کر شروعات میں چین کے علاقوں پر لشکر کشی کی مگر اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر، 1218 میں خوارزم کی سلطنت جو اس وقت وسطی ایشیاء اور ایران پر مشتمل تھی، پر چنگیز خان نے حملہ کر کے تباہ و برباد کر دیا اور شاہ خوارزم جلال الدین جان بچا کر ہندوستان کی طرف بھاگ نکلا۔ منگولوں نے مفتوحہ علاقوں میں شہروں کے شہر جلا کر، انسانی کھوپڑیوں کے مینار بنا کر ہر طرف خوف اور وحشت سے اپنی دھاک بٹھا دی۔ 1225 آتے آتے چنگیز خان نے بحیرہ جاپان سے لے کر بحیرہ گیلان (کیسپیئن سمندر) تک اپنی سلطنت قائم کر لی تھی اور یہ سلطنت ایک متصل سلطنت تھی یعنی ایک کونے سے دوسرے کونے "تک One of the largest contagious empire in human history" تمام علاقوں پر اسی کا قبضہ تھا۔

چنگیز خان نے 1227 میں وفات پائی۔ چنگیز خان کے چار بیٹے تھے۔ اس نے مرنے سے پہلے اپنی سلطنت کے علاقے اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دیے تھے۔ چنگیز خان کی بیوی بورتے کو دشمن قبیلے کا سردار اغوا کر کے لے گیا تھا اور اس نے بورتے سے شادی کر لی تھی۔ جب چنگیز خان نے طاقت حاصل کی تو اس نے اپنی بیوی کو واپس حاصل کر لیا مگر اس سردار سے بورتے کو ایک بچہ ہونے والا تھا۔ بچے کی پیدائش چنگیز خان کے ہاں ہوئی۔ چنگیز خان نے اس بیٹے کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اسے سلطنت میں حصہ بھی دیا۔ اس بیٹے کا نام جوچی خان تھا۔ اور یہ سب سے بڑا بیٹا تھا۔ سلطنت کی تقسیم کچھ اس طرح سے کی گئی۔ جوچی خان اور اوگادئی خان کی آپس میں نہیں بنتی تھی تو چنگیز خان نے اوگادئی خان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جوچی خان کو مرکز سے دور

مشرقی یورپ کا علاقہ دے دیا۔ چنگیز خان نے ہندوستان پر بھی حملے کیے اور اس وقت ہندوستان پر شمس الدین التتمش کی حکومت تھی۔ التتمش نے اپنے آپ کو ان جنگوں سے دور رکھا اور اپنے علاقہ پر حکومت کرتا رہا۔

Chengez Khan Son's Name	Given Territory
Jochi khan	Eastern European Region (Golden Horde)-Jochi khan was the father of Batu Khan.
Ogadei Kahn	Succeeded Chengez khan and became "Khan".
Chaghtai Khan	Central Asian Region "Khanate"
Touli Khan	Western Asian Region "Ikhnate"

اوگادئی خان 1229ء سے 1241ء تک حکمران رہا۔ اس دور میں کوئی قابل ذکر فتوحات نہ ہوئیں مگر سلطنت کے انتظامی معاملات درست چلتے رہے۔ 1241 میں اوگادئی کی وفات کے بعد اس کا بڑا بیٹا گائیکو خان حکمران بنا اور اس نے دو سال (1246-1248) حکومت کی۔ اصل میں 1241 سے 1246 تک تورگین خاتون جو کہ اوگادئی کی بیوہ تھی اس نے اتالیق / نائب کے طور پر امور سلطنت چلائے۔ کیونکہ منگولوں میں رواج تھا کہ نیا خان کورلتائی کی منظوری کے بعد ہی بنے گا اور کورلتائی میں تمام سردار ہوتے ہیں تو ان کو اکٹھا ہونے کے لیے کئی سال لگ جاتے ہیں۔ اس لیے آگے بھی ایک خان کے مرنے کے بعد جو وقفہ آئے گا وہ اسی وجہ سے ہو گا۔ اب یہاں سے اگلی تاریخ کو سمجھنے کے لیے تولے خان اور اس کے چار بیٹوں کا نام یاد رکھنا ضروری ہے۔

Tauli Khan Son's Name	Given Area
Monke Khan	King (1251-1259)
Arik Boke	Fought civil war Qublai Khan
Qublai Khan	Victorious in Civil war and became King 1260-1294
Halaku Khan	Ikhnate (Western/Southern Asian Region)

مونکے خان مسلمانوں سے نفرت کرتا تھا۔ اس نے ظالم ہلاکو خان کو مسلمانوں کے علاقے بغداد اور دمشق پر حملے کے لیے بھیجا۔ ہلاکو خان نے 1258 میں بغداد کو تہہ و تیغ کر دیا۔ جس کی تفصیل آپ اسلامیات کے ابواب میں پڑھ چکے ہیں۔ ایرک بوکے اور کبلائی خان کی آپسی خانہ جنگی میں منگول حکومت بہت کمزور ہوئی جس کی وجہ سے 1266 میں مصر کی مملوک حکومت کے ہاتھوں عین جالوت میں انہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ہلاکو خان کو گولڈن ہورڈ کے اس وقت کے حکمران جو کہ جوچی خان کے پوتے اور باتو خان کے بیٹے برکے خان سے خطرہ تھا کہ کہیں وہ ایرک بوکے اور کبلائی خان کی جنگ میں ایرک بوکے کا ساتھ دینے کے لیے مرکز کی طرف نہ جاسکے۔ یہ وہی برکے خان ہیں جو مسلمان ہو چکے تھے اور بہت بڑی سلطنت پر حکومت کر رہے تھے۔

دوسری طرف کبلائی خان نے چین فتح کر کے وہاں یوآن سلطنت کی بنیاد رکھی۔ ان کے دور اقتدار میں منگول سلطنت اپنے نقطہ ء عروج پر پہنچی۔ اس کے بعد منگول سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ مگر وسطی ایشیاء میں خناطے کے علاقہ سمرقند میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام تاریخ میں امیر تیمور کے نام سے درج ہے۔ چنگیز خان نے نہ صرف منگولوں کو ایک سردار کی سربراہی میں اکٹھا کیا بلکہ ان کو قوانین بھی دیئے۔ جن کے مطابق خان یعنی بادشاہ چنگیز خان کی نسل میں سے ہو گا اور باقی خاندان کا کوئی بھی فرد امیر تو بن سکت اہے لیکن خان نہیں بن سکتا۔ اور چنگیز خان کے قوانین کو دو سو سال تک کوئی نہیں توڑ سکا۔ اسی لیے تیمور نے امیر کا لقب اختیار کیا اور کبھی اپنے نام کے ساتھ خان نہیں لگایا۔ اس نے خناطے کو مرکز بنایا اور وہاں چنگیز خان کی نسل سے کٹھ پتلی خان بنایا اور خود دنیا کو فتح کرنے کے ارادے سے 1398 میں ہندوستان پر حملہ کیا۔ اس وقت ہندوستان پر تغلق خاندان کے ناصر الدین تغلق کی حکومت تھی۔ تیمور نے دلی کو تباہ کر دیا اور کھوپڑیوں کے مینار بنائے مگر جاتے ہوئے حکومت ناصر الدین کو ہی دے گیا اور 1402 میں اس وقت کی عظیم عثمانیہ سلطنت کے بایزید یلدرم ناقابل شکست کو انقرہ کی جنگ میں ذلت آمیز شکست دیتے ہوئے قیدی بنالیا۔ مگر اتنے طویل سفر سے تیمور کا جسم زخموں سے چور ہو گیا اور 1405 میں وہ مر گیا۔ اس طرح منگول سلطنت کا خاتمہ ہوا۔

Egypt	Central Asia	Iran	Iraq	Anatolia	Syria	Palestine	Arabian Peninsula	Spain	North Africa	Sicily
Fatimid 909–1171	Mongol 1206–1370	Seljuk 1031–1256	Seljuk	Seljuk	Fatimid		Mamlook	Umayyad	Idreesi	Fatimid
Ayubid 1157–1250	Samanid 819–999		Fatimid		Mamlook			African Dynasty	Zaidi	
Mamlook 1250–1517	Khwarizmi 1077–1231				Ayubid 1171–1250		Karamati			
					Zangid					
					Seljuk					

ARL دریا (UK) کے درمیان ہے جن Uzbekistan اور Kazakastan*
کے درمیان ہے۔

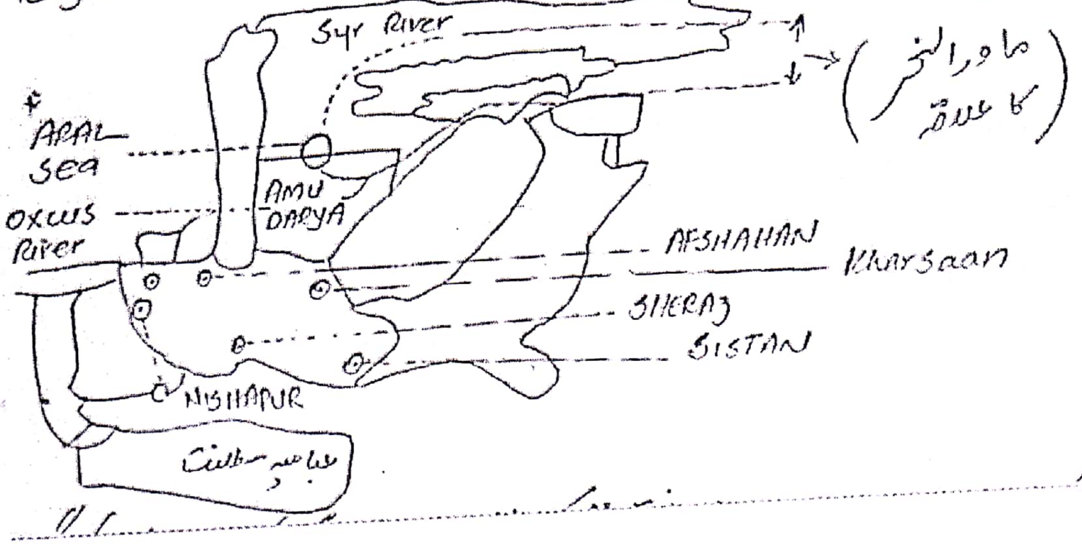
Syr River
ماوراالنہر کا علاقہ
*ARAL Sea
AMU DARYA
Oxus River
AFSHAHAN
Kharsaan
SHERAJ
SISTAN
NISHAPUR
عباسیہ سلطنت

- یعنی اب ان سب علاقوں کے اوپر عباسیوں کی حکومت تھی۔ سسلی کا جزیرہ جو کہ اٹلی کے پاس ہے یہ کبھی مسلمانوں کی حکومت رہا تھا۔

جب سینٹر ٹوٹ گیا تو یہاں کے لوکل لوگوں نے اپنی اپنی ایمپائر بنالیں۔ اور آپس میں لڑنے لگے ۔ اب ان علاقوں میں عباسیوں کی حکومت تو تھی کیونکہ عباسیوں کا نقطہ عروج تھا اب یہ سارے کے سارے علاقے آزاد ہونے ہیں۔

عباسیوں کے زوال کو سمجھنے کے لیے پوری توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ یہ تاریخ کا سب سے اہم اور پیچیدہ موضوع ہے۔ فاطمیوں نے تیونس کو سب سے پہلے اپنا دارالحکومت بنا یا اور اس طرح آگے بڑھتے ہوئے عباسیوں کے کنٹرول میں موجود مصر پر اپنی حکومت قائم کر لی اور بعد میں مصر کو دارالحکومت بنا لیا فاطمی جو اصل میں اسماعیلی شیعہ ہیں اورامام موسیٰ کاظم کے بجائے امام باقر کے بڑے بیٹےاسماعیل کو امام مانتے ہیں اور ان کی نسل سے ان کے امام چلتے ہیں – موجودہ دور میں پرنس آغا خان 49th امام ہیں اس کے علاوہ فاطمیوں نے اٹلی کے جزیرہ سسلی پر بھی اپنی حکومت قائم کر لی تھی -شیعوں میں ایک اور فرقہ جو تاریخ میں قرامطی فرقہ کے نام سے جانا جاتا ہے اور انہوں نے بحرین کے علاقے پر اپنی حکومت قائم کر لی تھی اور عباسیوں سے بغاوت کر دی تھی یہ لوگ عازمین حج پر حملے کرتے تھے اور 939 ء میں انہوں نے خانہ کعبہ پر حملہ کیا اور حجر اسود کو اپنے ساتھ لے گئے اور اس طرح سے 22 سال تک حج نہ ہو سکا اورانہیں تاوان دے کر 951 ء میں حجر اسود واپس لیا گیا۔ فاطمید اور قرامطیوں نے عرب اور شمالی افریقہ میں عباسیوں کا کنٹرول ختم کر کے اپنی حکومتیں قائم کر لی تھیں اگر مرکز کی بات کریں جو کہ عباسیوں کے دور میں عراق کا شہر بغداد تھا تو وہ بھی دسویں صدی عیسوی تک کمزور ہو چکا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ عباسیوں نے امور حکومت چلانے کے لیے ترک اور ایرانی وزیر رکھ لیے تھے جس کی وجہ سے حکمران کمزور ہو گئے اور ترک اور ایرانی وزیر طاقتور ہو گئے وہ اس قدر طاقتور ہو گئے کہ عباسی خلیفہ ان کی مرضی کا آنے لگا اگر کوئی خلیفہ ان کی مرضی کے فیصلے نہیں کرتا تھا تو وہ اس کو قتل کر دیتے تھے اس طرح ایران میں ایرانی وزیروں نے اپنی مرضی چلانا شروع کر دی اور جارجیار ، آرمینیا ء ، آذربائجان ، شام) جس میں اس وقت کا فلسطین ، اردن کا علاقہ شامل تھا (اناطولیہ کے علاقوں میں ترک طاقتور ہوگئے اب ایرانیوں اور ترکوں میں طاقتور لوگوں نے عباسیوں سے علیحدگی اور اپنی خود مختیار حکومتیں قائم کرنے کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ جس میں مختلف ادوار میں مختلف علاقوں میں انہوں نے اپنی حکومتیں قائم کر لیں جن میں سے کچھ اہم کی تفصیل درج ذیل ہے۔ سا مانی سلطنت 819 ء سے 999 ء تک قائم رہی انہوں سے سب سے پہلے عباسیوں سے آزادی کا اعلان کر دیا اور ایک خودمختار ریاست کے طور پر سینٹرل ایشیاء جسے اس وقت ترکستان یا ماورالنہر کہا جاتا ہے اپنی حکومت کرنے لگے ان میں سے آگے چل کر ایک غزنوی حکومت 977-1186 بنی جس نے اس سلطنت کے علاقوں کے علاوہ افغانستان اور ہندوستان پر بھی حکومت کی جس کے مشہور حکمران سبکتگین اور ان کے بیٹے محمود غزنوی ہیں۔ اس علاقہ میں خوارزم کی سلطنت 1077 ء سے 1231ء تک قائم رہی جس کی تفصیل منگول سلطنت کے لیکچر میں موجود ہے اس کے علاوہ اس علاقہ پر ایک اور مضبوط حکومت غوری سلطنت جسے دو بھائیوں غیاث الدین غوری اور شہاب الدین غوری نے قائم کیا جس کی تفصیل ہندوستان کی تاریخ میں بتائی جائے گی۔ اب تک ہم نے یہ سمجھا کہ عباسیوں کے دارالحکومت بغداد سے مشرق کی طرف کون کون سی حکومتیں یا سلطنتیں قائم ہوئیں۔ اب اگر بغداد سے مغرب کی طرف دیکھیں تو یہاں ایک سب سے بڑی طاقت جس نے اپنی حکومت قائم کی وہ سلجوک ترک ہیں اور ان کی ریاست کا نام سلجوک ایمپائر ہے جو کہ 1037 ء سے 1194 ء تک قائم رہی یہ سلطنت ملک شاہ اول جس کا وزیر اور درس نظامی کی بنیاد رکھنے والا نظام الملک تھا جس کے دور میں یہ عروج پر پہنچی اس سلطنت کا اناطولیہ میں قائم بازنطینی حکومت سے مقابلہ رہتا تھا مگر 1171 ء میں الپ ارسلان نے Battle of Manzikert میں بازنطینی حکومت کے بادشاہ رومانوس کو شکست دے کر گرفتار کر لیا اور پورے اناطولیہ کو اپنے قبضے میں لے لیا اور بازنطینی حکومت صرف قسطنطنیہ میں سمٹ کر رہ گئی ۔ جس کی

تفصیل سلطنت عثمانیہ کے لیکچر میں بتائی گئی ہے - یہاں پر بتاتے چلیں کہ سلجوک ریاست کے ماتحت ایک زنگی خاندان شام فلسطین اور یمن کے علاقوں میں حکومت کر رہا تھا اس کے مشہور حکمران نور الدین زنگی جنھوں نے خواب میں حضور کو دیکھا(واقعہ کے لیے لیکچر سنی)۔ دوسری صلیبی جنگ میں 1147 – 1150صلیبیوں کو شکست دی اور ان کی وفات کے بعد ان کے داماد صلاح الدین ایوبی نے مصر میں 1171 – 1260 تک حکومت کی فاطمیوں کی حکومت ختم کر کے اور ایوبی کا تعلق عراق کے علاقے تکریت سے تھا- انہوں نے تیسری صلیبی جنگ میں بیت المقدس کو فتح کیا جو پہلی صلیبی جنگ میں ان کے پاس چلا گیا تھا- اس طرح مسلمانوں کے ہیرو بنے اور شام میں دفن ہیں. سلجوک ریاست کے کمزور ہونے کے ساتھ ہی یہ دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ایک سلاجقہ روم دوسرا سلجوک سلطنت ۔سلاجقہ روم نے اناطولیہ کے حصہ پر حکومت کی باقی حصہ پر سلجوک حکومت قائم کی تھی یہ دونوں حصے بعد میں ختم ہو گئے اور ان کی جگہ عثمانیہ حکومت قائم ہو گئی جس کی تفصیل اس لیکچر کے نوٹس میں ہے .یہاں پر مملوک حکومت کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے مملوک حکومت مصر کے علاقہ میں قائم ہوئی کوئی اور یہ1260 سے لے کر کر1517 قائم رہی ہیں ان کا سب سے بڑا کارنامہ رکن الدین بر بر نے عین جالوت کے مقام پر پر ہلاکو خان کے لشکر کو شکست دے کر کیا مگر بعد میں سلیم اول میں نے 1517 میں ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔

سلطنت عثمانیہ

اب ہم تاریخ میں اس موڑ پر آچکے ہیں جہاں پر ایک 600 سالہ سلطنت جو1299 میں قائم ہو کر1922 میں اختتام پذیر ہوئی، اس کا ذکر کرنا ناگزیر ہے۔ اس پر ایک ڈرامہ "ارتغرل غازی"جو مہت بوزداغ نے لکھا ہے، آج کل مقبول عام ہے۔

یہ سلطنت جو کہ عثمان نے1299 میں قائم کی۔ یہ سلطنت محل وقوع کے اعتبار سے مشرق میں ایران، مغرب میں یورپ (ہنگری)، جنوب میں شام، اور اس کے علاقے کے علاوہ مصر اور مراکش تک پھیلی ہوئی تھی جبکہ شمال میں اس کی سرحدیں کیف (موجودہ یوکرین) تک پھیلی ہوئی تھیں۔ منگول سلطنت کی طرح یہ بھی ایک چھوٹے سے علاقہ سوغوت (موجودہ ترکی جسے اسوقت ایشیاء کوچک یا اناطولیہ بھی کہا جاتا تھا) میں قائم ہوئی اور عثمان کے بیٹے اورحان غازی نے1362 تک اسے بصرہ (ترکی) سے ایڈرن (موجودہ استنبول کا علاقہ) تک پھیلا دیا۔ مراد اول نے جانثاروں کی ایک فوج بنائی جسے جینیسریز بھی کہتے ہیں وہ اس سلطنت کو عروج پر لے گئے۔ مراد کے بعد اس کا بیٹا بایزید یلدرم یورپ کے محاذوں پر ناقابل شکست رہا اور بہت سی جنگیں جیتیں اور یورپ کے کئی علاقے اپنی سلطنت میں شامل کیے۔ مگر امیر تیمور سے ہار کر 1403 میں قید کی حالت میں وفات پائی۔ اس کے بعد اس سلطنت میں خانہ جنگی شروع ہو گئی اور 1413 میں اس کا اختتام ہوا۔ 1451 تک کئی حکمران آئے جنہوں نے سلطنت کو دوبارہ منظم کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ اس میں کامیاب رہے۔ 1451 میں 21 سالہ نوجوان محمد دوئم نے تخت سنبھالا جسے تاریخ سلطان محمد فاتح کے نام سے جانتی ہے۔ 29 مئی 1453 کو اس نے ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ اور سینکروں حملے ناکام بنانے والا بازنطینی سلطنت کا دارالحکومت قسطنطنیہ جس کے بارے میں وہاں کی عوام سمجھتی تھی کہ اس پر حملہ کرنے پر آسمانی مدد آئے گی، کو فتح کر لیا۔ اس طرح دو ہزار سال سے قائم سلطنت کا اب جو برائے نام اثر رہ گیا تھا، کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ اس جنگ کی وجہ سے یورپ میں آنے والے اثرات اچھی طرح سمجھ چکے ہیں۔ 1512 میں سلیم اول تخت نشین ہوا اور اس نے مصر میں موجود مملوک حکومت جو کہ 1250 میں قائم ہوئی تھی، 1517 میں ختم کر دی۔ اور اس کے زیر اثر علاقے مصر، خصوصاً مکہ اور مدینہ کا کنٹرول سنبھال لیا اور سلطنت کے علاوہ ایک نیا ادارہ خلافت کا بھی قائم کر دیا۔ اور سلیم اول نے خود خلیفہ کا لقب اختیار کیا۔ اب اس کے بعد آنے والا ہر سلطان سلطان ہونے کے ساتھ ساتھ خلیفہ بھی ہو گا۔ 1520 میں اس سلطنت کا سب سے عظیم سلطان اور خلیفہ سلیمان عالیشان (سلیمان دی میگنیفیسینٹ) تخت نشین ہوا۔ اس نے فتوحات کا سلسلہ بڑھاتے ہوئے 1521 میں سربیا اور 1529 میں آسٹریا کے دارالحکومت ویانا کا محاصرہ کیا۔ اس کے علاوہ مشرق میں اس وقت کی صفاوید حکومت کے ساتھ جنگ چلدرن کے نتیجے میں بہت سے مشرق وسطی اور بحری محاذ پر خیر الدین باربروسہ اور سراج الدین باربروسہ کی قابلیت کے بل بوتے پر نارتھ افریقن علاقوں پر بھی اپنا قبضہ کر لیا۔ اس دور میں سلطنت عثمانیہ بام عروج پر تھی۔ اس کے بعد مختلف حکمران آئے مگر جینیسریز بہت زیادہ طاقتور ہو چکے تھے اور وہ اصل میں سلطنت

چلا رہے تھے اور اب بادشاہ بھی انہیں کی مرضی کا آتا تھا اور اگر وہ انکی بات نہیں مانتا تھا تو یہ اس کو قتل کر دیتے تھے۔ 1853 میں الیگزینڈر دوئم جو کہ روسی ایمپائر کا بادشاہ تھا اور عبدالمجید اول کے درمیان کریمیئن وار ہوئی جس میں یورپ کی تمام قوتوں نے عثمانیوں کا ساتھ دیا مگر پھر بھی عثمانی اپنا کچھ علاقہ ہار گئے۔ اس جنگ کے بعد موجودہ ترکی کو یورپ کا مرد بیمار (سک مین آف یورپ) کہا جانے لگا۔ کیونکہ نہ یہ اپنے علاقوں کی حفاظت کر سکتا تھا اور نہ ہی اپنے قرضوں کی ادائیگی کر سکتا تھا۔ اور اسی طرح سے سلطنت عثمانیہ نے اپنے یورپ میں موجود بہت سے علاقوں سے ہاتھ دھو لیا۔ یونان نے 1830 میں عثمانیوں سے آزادی حاصل کر لی تھی۔ اس کے علاوہ عثمانیوں کے زوال کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی بایزید دوئم نے پرنٹنگ پریس کو حرام قرار دے کر اس پر پابندی لگا دی تھی۔ اسی طرح جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنے سے بھی کتراتے رہے اور یوں ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ گئے۔۔ جبکہ اسی دور میں پرنٹنگ پریس کی ایجاد سے لٹریچر کی دھڑا دھڑ چھپائی ہوئی اور یورپ بھر میں علم، آرٹ کے فروغ سے نشاط ثانیہ (رینائسینز) کا آغاز ہوا اور یورپ میں انڈسٹریل ریوولیوشن سے بے پناہ ترقی ہوئی۔ 1870 میں بلغاریہ اور رومانیہ کے علاقے بھی عثمانیوں کے ہاتھوں سے چلے گئے۔ البتہ عبدالمجید دوئم کے دور میں عثمانیوں نے جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کیا اور خاطر خواہ بہتری آئی۔ ریلوے لائینیں بچھائی گئیں اور یوں سلطنت کا رابطہ اپنے باقی ماندہ علاقوں سے مؤثر طور پر قائم رہا۔

1908 میں ینگ ترک انقلاب آیا جس کے نتیجہ میں وزیر اعظم کو زیادہ طاقت دی گئی اور سلطنت میں کافی اصلاحات کی گئیں۔ مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اتنی بڑی سلطنت کو کم وسائل، قرضے اور اندرونی اختلافات کے رہتے چلانا ناممکن ہوتا جا رہا تھا۔ اس پر یورپ میں رہ جانے والے علاقوں میں سے بوسنیا پر آسٹریو ہنگیرین ایمپائر نے قبضہ کر لیا اور یہ پہلی بلقان جنگ کا باعث بنا۔ یہ جنگ 1912 سے 1913 تک لڑی گئی۔ اس میں سلطنت اپنے سارے یورپی علاقے سوائے ایسٹرن تھریس اور ایڈرن کے ہار گئی۔ اور اس نتیجہ میں سربیا، مونٹینیگرو اور اس طرح کی کئی ریاستیں وجود میں آئیں۔ جنگ میں جیتے گئے علاقوں پر لڑنے والے چاروں فریق گریس، سربیا، مونٹینیگرو اور بلغاریہ زیادہ حصہ چاہتے تھے مگر بلغاریہ نے اپنے حصے سے زائد علاقہ پر قبضہ کر لیا جو پھر دوسری بلقان جنگ کی وجہ بنا۔ یہ جنگ 1913 میں بلغاریہ کے خلاف لڑی گئی جس میں باقی تمام فریقوں کے ساتھ ساتھ عثمانی سلطنت نے بھی حصہ لیا تاکہ بلغاریہ کو قائل کیا جا سکے کہ وہ زائد مقبوضہ علاقہ تمام فریقوں میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کر دے۔ ان دونوں جنگوں میں عثمانیہ سلطنت اپنے تقریباً تمام یورپی علاقے ہار بیٹھی۔ یہاں پر یہ بات یاد رکھیں کہ یہی بلقان جزیرہ نما اور اس میں نئے آزاد ہونے والے ممالک پہلی جنگ عظیم کی وجہ بنیں گے۔ پہلی جنگ عظیم میں عثمانی خلافت نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ جرمنی یہ جنگ ہار گیا جس کے نتیجے میں سلطنت عثمانیہ کو بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اس جنگ میں گیلی پولی کی مشہور لڑائی میں ترکوں کو کامیابی ملی مگر بعد میں بہت بھاری شکست ہوئی۔ یہاں پر یہ بات بتانا مناسب ہے کہ 1916 میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جسے سائیکسپائیکاٹ کے نام سے جانا جاتا ہے جس کے مطابق انہوں نے پہلے ہی سوچ رکھا تھا کہ خلافت عثمانیہ کی شکست کی صورت میں اس کے علاقوں کو کیسے تقسیم کیا جائے گا۔ اس کی تفصیل ورلڈ وار کے لیکچر میں بتائی جائے گی۔ 1920 میں معاہدہ سیوریز کے مطابق عثمانیہ سلطنت کو ختم کرنا تھا مگر مصطفی کمال اتاترک نے مزاحمت دکھائی اور اپنے کچھ علاقے واپس لینے میں کامیاب رہا مگر یکم نومبر 1922 میں سلطنت عثمانیہ کو ختم کر دیا گیا اور اس کے آخری سلطان محمد ششم کو جلاوطن کر دیا گیا اور 1923 میں جدید ترکی کی بنیاد رکھی گئی۔ اس کے پہلے صدر مصطفی کمال اتاترک بنے۔ ابھی تک صرف عثمانی سلطنت کا خاتمہ ہوا ہے مگر خلافت عثمانیہ جس کے لیے ہندوستان میں تحریک چلائی جا رہی تھی قائم تھی۔ مگر 3 مارچ 1924 کو مصطفی کمال اتاترک نے خلافت کو ختم کر دیا اور آخری خلیفہ عبدالمجید دوئم کو جلاوطن کر دیا گیا۔

ISLAMIC STUDIES

IBES

ONE LINER

علوم اڈیان

☆دنیامیں دین کی تین اقسام ہیں۔ ۱ سامی ۲ آریائی ۳ منگول

☆سامی دین الہامی کتابوں سے تعلق رکھنے والوں کا ہے۔ ☆سب سے پرانی الہامی کتاب توریت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ توریت (Old Testamont) زبور (New Testamont) انجیل (Gospel) عبرانی زبان میں نازل ہوئی. تمام الہامی کتابیں رمضان کے مہینے میں نازل ہوئی. زبور حضرت داود پر نازل ہوئی جنکو آواز کا معجزہ عطا کیا تھا. حضرت عیسیٰ پر انجیل نازل ہوئی۔ حضرت عیسی کے معجزات میں بیماروں کو شفایاب کرنا مردوں کو زندہ کرنا اور نابینا کو بینائی دینا۔

☆ آریائی مذہب ہندواور پارسی لوگوں کا ہے۔ ☆منگول، بدھ مت ، کنفیوازم اور شنتوازم مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔

﴿قصص الانبیاء﴾

☆مخلوقات میں سب سے پہلے اللہ تعالی نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا۔

☆4 مقربین فرشتے ہیں جن کے سردار حضرت جبرائیل جن کو روح الامین اور روح القدس بھی کہا جاتا ہے اور ان کے ذمے انبیاء کو وحی پہنچانا ہے ۔ حضرت میکائیل کے ذمے روزی اور بارش دینا ہے حضرت اسرافیل کے صور پھونکنے کا کام کرتے ہیں ☆دوسری مخلوق اللہ تعالیٰ نے جن پیدا کیے ہیں ۔جن کو بھڑکتی ہوئی آگ سے پیدا کیا ہے۔

☆جن زمین پر فساد پھیلانا شروع ہوگئے۔ عزازیل عبادت گزار تھا جسے ابلیس کیا جاتا ہے۔ ☆قصہ آدمؑ وابلیس کا ذکر سورۃ بقرہ میں ہے۔

☆ آدمؑ کو تراب (خشک مٹی) سے تخلیق کیا گیا ہے۔ ☆ مٹی کو پکانے پر روہ کالفخار (کھٹکنے والی ٹھیکر) جیسی ہوگئی۔ ☆عزازیل آدمؑ کے پتلے کے گرد چکر لگاتا ہے اور پیٹ کا مقام کمزر پاتا ہے۔

☆ اللہ تعالی نے فرشتوں کو آدمؑ کو سجدہ کا حکم دیا عزازیل نے انکار کیا اور مردود ہو گیا۔ ☆حضرت آدمؑ کا قد 60 ہاتھ لمبا اور 7 ہاتھ چوڑا تھا☆ اللہ تعالی نے حواؑ کو پیدا کیا۔

☆حضرت آدمؑ اور حواؑ کو گندم کھانے سے منع کیا۔ ☆ ابلیس نے انہیں ورغلایا اور دونوں نے پھل کھالیا اور اللہ تعالی نے دونوں کو زمین پر بھیج دیا۔

☆حضرت آدمؑ کو سری لنکا میں دس ہزار میں اترا اس وقت یہ علاقہ ہند کہلاتا تھا۔ ☆ صفی اللہ اور ابولبشر حضرت آدمؑ کو کہا جاتا ہے۔

☆حضرت حواؑ دنیا کی خوبصورت ترین عورت تھی۔ ☆حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ عرفات کے مقام پر دوبارہ ملے۔

☆سورۃ اعراف کی آیت نمبر 23 کی تلاوت کی اور معافی مانگی۔ جس پر اللہ تعالی نے معاف کر دیا۔ ☆حضرت آدم کے بیٹے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔

☆کوّے نے قابیل کو لاش دفن کرنے کا طریقہ سکھایا۔ ☆حضرت شیثؑ جو حضرت آدم کے چھوٹے بیٹے تھے ان کو نبوت ملی۔

☆حضرت آدمؑ کا ذکر قرآن میں 25 بار آیا ہے۔ ☆حضرت آدمؑ کی عمر 960 سال تھی۔ 40 سال حضرت داؤ کو دی تھی۔ ☆سب سے زیادہ صحیفے حضرت شیثؑ پر نازل ہوئے۔ 30 تھے

حضرت ادریسؑ تیسرے نبی تھے۔ ☆آپؑ نے ریاضی، علم فلکیات، درزی، وزن ماپنے کے آلات اور سوئی اایجاد کی۔ آپؑ نے 180 بستیاں بسائی۔ ☆آپؑ نے جہاد فی القتال شروع کیا۔

☆حضرت نوح کے القابات آدم ثانی، نجیب اللہ اور شیخ الانبیاء ہیں۔ ☆آپؑ کی قوم 5 بتوں کی پوجا کرتی تھی۔ ☆آپؑ کی قوم کے 80 لوگ ایمان لائے تھے۔

☆آپؑ کی قوم پر سیلاب اور بارش کا عذاب آیا تھا۔ آپ کی کشتی کا نام آرک تھا کشتی تین سو ہاتھ گز تھی۔ ☆آپ کا بیٹا کنعان بھی طوفان میں غرق ہوا۔

ـئے☆ کشتی کوہ جودی کے پہاڑ پر رکی جو آج ترکی میں ہے ☆حضرت نوحؑ کے بیٹے تھے، حام، سام اور یافث۔

☆قوم عاد حضرت ہودؑ کی قوم تھی۔ ☆آپؑ کی قوم کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اِرَمَ ذَاتِ العماد ترجمہ: ستونوں کے بڑے بڑے گھر بنانے والے۔

☆آپؑ کی قوم کا سردار— "شداد" جو کہ مشرک تھا زمین پر اپنی جنت بنانے کی کوشش کرتا رہا۔ لیکن اس کو جنت دیکھنا نصیب نہ ہوئی۔

☆آپؑ کی قوم پر 7 دن اور آٹھ راتین پتھروں کی طوفانی بارش ہوئی۔

☆حضرت صالح کی قوم ثمود تھی ☆آپؑ نے صابن ایجاد کیا۔ ☆قوم کے اسرار پر ایک پتھر سے اونٹنی پیدا کیا گیا۔

☆آپؑ کی قوم سے ایک شخص جس کا نام احمر تھا اس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دی۔ اس پاداش میں ان کی قوم پر چنگھاڑ کا عذاب آیا۔

☆ابو الانبیاء حضرت ابراہیم کو کہا جاتا ہے۔ ☆حضرت ابراہیمؑ کے لقب خلیل اللہ (اللہ کا دوست) اور بت شکن کہا جاتا ہے۔ ☆آپؑ عراق کے علاقے "اُر UR " میں پیدا ہوئے۔

☆حضرت ابراہیم کے والد کا نام آذر تھا۔ جو بت بناتا تھا۔ ☆حضرت حاجرہؑ، حضرت قطوراؑ اور حضرت سارہؑ حضرت ابرہیم کی بیگمات تھیں۔ ☆آپؑ کی قوم 360 بتوں کی پوجا کرتی تھی۔

آپؑ نے سارے بت توڑ دیے اس کی پاداش میں آپؑ کو 40 دن آگ میں ڈالا گیا۔ جب آپؑ آگ سے زندہ باہر نکلے تو لوطؑ ایمان لائے۔ نمرود بادشاہ اپ کے وقت تھا۔

☆حضرت ہاجرہ سے 86 سال کی عمر میں آپؑ کی پہلی اولاد حضرت اسماعیل پیدا ہوئے۔ ☆حضرت ہاجرہؓ نے کوہ صفا اور مروہ کے 7 چکر لگائے۔ زمزم کا مطلب ہے ٹھہر جا/رک جا To stop

زمزم کی گہرائی 98 فٹ ہے۔ ☆حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی پیش کی۔ ☆حضرت اسماعیلؑ کی شادی قبیلہ بنوجُرہم میں ہوئی۔

☆حضرت لوطؑ قوم عابورا اور صادوم کی طرف آئے۔ ان بستوں نے نافرمانی کی اور homosexuality جیسے گناہ میں مبتلا ہوئے۔

☆حضرت ابرہیمؑ کی عمر 100 اور حضرت سارہ کی عمر 91 سال تھی جب ان کے ہاں حضرت اسحاق پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم کی قوم پر مچھروں کا عذاب آیا۔

☆حضرت یعقوبؑ حضرت اسحاق کے بیٹے تھے آپؑ کا لقب اسرائیل (اللہ کا بندہ) تھا☆حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے۔ 10 بیٹے ایک بیوی سے اور 2 بیٹے ایک سے۔ بڑے بیٹے کا نام یہودہ تھا۔

☆آپؑ کی بیوی راحیلہ حضرت یوسفؑ اور حضرت بن یامین کی والدہ تھی۔ ☆حضرت یوسف کو بھائیوں نے حسد کی وجہ سے کنویں میں ڈالا اور آپؑ تین دن کنویں میں رہے۔

☆عزیر مصر کی بیوی کا نام زلیخا تھا۔ ☆آپؑ 7 سال جیل میں رہے۔ آپؑ خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتے تھے۔ حضرت یوسف نے برج بناتے تھے ۔☆ابوالعرب حضرت اسماعیلؑ کو کہا جاتا ہے۔

☆حضرت یونس کو یونس بن متی بھی کہا جاتا ہے۔ ☆آپؑ کو ذوالنون اور صاحب الحوت (مچھلی والے) بھی کہا جاتا ہے ☆آپؑ کو عراق میں نینوا کی بستی میں بھیجا گیا۔

☆حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں 40 دن تک رہے۔

☆حضرت موسیٰؑ کا لقب کلیم اللہ تھا۔ ☆آپؑ پر تورات نازہوئی۔ اس میں آپؑ کو دس احکامات ملے۔ ☆آپؑ کی شادی حضرت شعیبؑ کی بیٹی سے ہوئی جن کا نام صفورہ تھا۔

☆کوہ طور پر آپؑ اللہ سے ہم کلام ہوئے۔ ☆حضرت ہارون آپؑ کے بڑے بھائی تھے۔ ☆آپؑ کو 9 معجزات عطاء کیے گئے۔

☆موسیٰ اور ہارونؑ دونوں بھائی پیغمبر تھے۔ حضرت شعیبؑ کی قوم پر ناپ تول کی وجہ سے عذاب آیا۔ ☆حضرت شعیبؑ کا لقب خطیب الانبیا تھا۔

حضرت سلمانؑ حضرت داؤدؑ کے بیٹے تھے۔ حضرت سلمانؑ کو جنوں، ہواؤں اور جانوروں پر قدرت حاصل تھی۔ ☆حضرت سلمانؑ اور چیونٹی کا واقع سورہ نمل میں ہے۔

☆حضرت سلیمانؑ جانوروں کی بولیاں سمجھتے تھے۔ ☆حضرت سلمانؑ نے ہیکل سلیمانی تعمیر کرایا۔ ☆حضرت سلیمانؑ نے ملکہ سباء سے شادی کی۔ جو یمن سے تھی ☆حضرت سلمانؑ نے 957 میں بیت المقدس تعمیر کروایا جسے یہودی فرسٹ ٹیمپل کہتے ہیں۔ بعد میں بادشاہ بخت نصر نے پورا بیت المقدس زمین بوس کر دیا۔

☆حضرت عزیرؑ کو یہودی اللہ کا بیٹا مانتے تھے۔ ☆اللہ نے حضرت عزیرؑ کو 100 سال کے لیے سلا دیا۔

حضرت عیسی مریم کے بیٹے تھے ☆آپؑ کا لقب روح اللہ ہے جب کہ کلمۃ اللہ کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ☆سب سے کم عمر 33 سال پائی۔

☆رومی گورنر پولیٹس نے حضرت عیسیٰ کو مصلوبی کی سزا سنائی تھی۔ ☆حضرت عیسیٰ کے حواری جوداا یسکیریوٹ نے ان کی مخبری کر کے ان کو گرفتار کروایا۔

☆حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری تھے۔ ☆حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰ کے والد نہیں تھے۔ حضرت عیسی، حضرت یحیی اور حضرت زکریا پیشہ کے اعتبار سے بڑھئی تھے

☆اصحاب کہف حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے تھے۔ ☆اصحاب کہف میں 7 لوگ اور ایک کتا تھا۔ اصحاب کہف کا ذکر قرآن کی سورۃ کہف میں ہے جو کہ 18 وین نمبر کی سورۃ ہے۔

☆غار کہف آج کے اُردن میں واقع ہے۔ اصحاب کہف نے غار میں 309 سال گزارے۔

قرآن میں کل 26 انبیا کا ذکر ہے ☆6 سورتیں انبیا کے نام پر ہیں۔ معراج پر حضور ﷺ کی ملاقاتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلے پر حضرت آدمؑ سے دوسرے پر حضرت عیسی / یحیی تیسرے پر یوسفؑ اور یعقوبؑ سے چوتھے پر ادریسؑ سے پانچویں پر ہارونؑ سے چھٹے پر موسیٰؑ سے ساتویں پر ابراہیمؑ سے

☆حضرت ایوب صبر کی وجہ سے مشہور ہیں۔ آپؑ کو بارہ سال جلد کا مرض رہا۔ ☆حضرت زکریاؑ حضرت یحییٰؑ کے والد تھے

☆حضرت یحییٰؑ کو انگریزی میں (Jhon the Baptist) کہتے ہیں مطلب گناہوں سے پاک کرنے والا۔ صحائف موسیٰ کا قران میں دوبار ذکر ہے۔

☆رسول صاحب شریعت ہوتا ہے جب کہ نبی صاحب شریعت نہیں ہوتا۔

☆کوہ آدم سری لنکا میں ہے۔ ☆شمعونؑ بنی اسرائیل کے نبی بنے اور انہوں نے طالوتؑ کو بنی اسرائیل کا کمانڈر بنایا۔

☆موسیٰ کے معنی پانی سے نکلا ہو ہے۔ ☆حضرت نوحؑ 6 ماہ 8 دن طوفان میں رہے۔☆حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تھی۔ ☆صحائف سماوی کا نزول پہلے حضرت شیثؑ پر ہوا۔

☆فلسطین کو انبیاء کی سرزمیں کہا جاتا ہے۔وادی القری کہاں واقع ہے۔شام اور حجاز ☆حضرت موسیٰ کو حکومت کہاں عطاء ہوئی۔ میدان طوی

☆حضرت اسماعیلؑ کے بارہ بیٹے تھے۔☆مسجد الخیف منیٰ میں واقع ہے۔ ☆حضرت عیسیٰ حضور ﷺ سے قبل اسلام کی تبلیغ میں مصروف تھے۔

عرب کا محل وقوع

☆صحرائے عرب جزیرہ عرب کے 3/4 حصے پر پھیلا ہوا ہے۔ ☆عرب کا تین چوتھائی حصہ ریگستان پر مشتمل ہے۔☆عرب کے معنی ہیں صحرا وبے آب وگیاہ۔

☆خیبر مدینہ سے 200 میل یا 322 کلومیٹر دور ہے۔ ☆طائف مکہ کے جنوب میں 60 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔☆غار ثور مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے

☆غار حرا مکہ سے ۳ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔☆غار حرا 207 فرلانگ چار گز طول اور پونے دو گز عرض تھا

اسلام سے قبل عربوں کے حالات

☆عرب میں اسلام سے قبل پانچ مذاہب تھے۔ ☆عرب قبائل سامی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ ☆عرب جغرافیائی لحاظ سے تین طرف سے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔

☆عرب کا طویل پہاڑ جبل السراۃ ہے۔ ☆عربوں کی اقسام۔بائدہ، مستعربہ، عاربہ۔☆عرب بائدہ ہلاک شدہ قوم ہے۔☆

☆عرب کے سب سے قدیم بت کا نام منات تھا۔☆عرب میں بت پرستی کا بانی عمرو بن لحی تھا ☆عرب میں یہودیوں کے 12 قبائل آباد تھے۔☆سورج کی پرستش کونسا قبیلہ کرتا تھا۔کنانہ

☆بنو تمیم مجوسیت پر قائم تھا۔☆اصل عرب بوقت حج احرام باندھنے کے بعد دروازوں کی بجائے کھڑکی سے اندر داخل ہوتے تھے۔

☆ قریش کا خطاب فہر بن ملک کو ملا تھا۔☆عبد مناف کے بعد قریش کی قیادت ہاشم نے سنبھالی۔☆ہاشم کا اصل نام عمرو تھا۔ ☆امیہ عبد السمس کی اولاد تھے۔

☆ہاشم کے لفظی معنی ہیں روٹی کا چورا کرنے والا۔ ☆تولیت کعبہ قریش میں سب سے پہلے قصیٰ کو حاصل ہوئی۔ ☆حضرت ابراہیم تک آپؐ کا شجرہ 62 ویں پشت پر ملتا ہے۔

☆اسلام سے قبل عکاظ میں حرب فجار ہوئی اس وقت آپؐ کی عمر 15 سال تھی۔ ☆حلف الفضول کا پہلا معاہدہ آپؐ کی پیدائش سے قبل ہوا تھا۔

☆دوسرا معاہدہ حلف الفضول عبداللہ بن جدعان کے گھر ہوا۔ ☆ابراہہ یمن کا بادشاہ تھا۔ ☆570ء میں ابراہہ نے 40 ہزار کی فوج سے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تھا

☆کعبہ کی چھت پر ہبل نامی بت رکھا ہوا تھا۔ ☆فوجی قیادت اور فوجی نشان کی علمبرداری بنوامیہ کے پاس تھی۔ ☆اسلام سے قبل ترقی یافتہ علاقہ یمن تھا۔

☆عرب قبائل کے سردار شیخ کہلاتے تھے۔ ☆عرب کے صحراؤں میں رہنے والے بدوی کہلاتے تھے۔ ☆عربوں کی مرغوب غذا ستو تھی۔

☆اسلام سے قبل کونسی جنگ اونٹنی کی وجہ سے ہوئی؟ بسواس ☆حاجیوں کو کھانے پلانے کا انتظام بنو تمیم کے پاس تھا۔ ☆سفارت اور دوسرے قبیلوں سے معاملات بنوعدی کے ذمے تھے۔

☆حرب فجار کتنی لڑائیوں کا سلسلہ ہے؟ چار۔ ☆عرب محرم، رجب، ذیعقد اور ذی الحجہ کو حرمت والے مہینے سمجھتے تھے۔ ☆عکاظ مین دور جاہلیت کا سب سے بڑا میلا لگتا تھا۔

☆خانہ کعبہ کا نام کعبہ اس لئے ہے کہ یہ ایک مکعب نما عمارت ہے۔ ☆مکہ کو اُم القراىٰ، بلد الامین، بکہ اور بطحہ کے ناموں سے جانا جاتا تھا۔ ☆قصیٰ مکہ کا پہلا جمہوری حاکم تھا۔

☆حج کے موقع پر عباس بن عبدالمطلب پانی پلانے کا کام کرتے تھے۔ ☆حج کے موقع پر عرب کے لوگ زمزم کے پانی میں کھجوریں ڈال کر شیریں بناتے تھے۔

حضرت محمد ﷺ

☆آپؐ کا تعلق خاندان قریش کی شاخ بنوہاشم سے تھا۔ ☆بنی ہاشم کے ذمہ خانہ کعبہ کا انتظام کرنا، حاجیوں کے کھانے پینے کا انتظان کرنا، آب زمزم اور دیگر چشموں پر کنٹرول کرنا۔

☆آپؐ کے دادا کا نام عبدالمطلب تھا۔ ☆دادی فاطمہ ؓ ☆آپؐ کے نانا کا نام عبدلمناف تھا۔ ☆آپؐ کی نانی کا نام برہ بنت عبدالعزی تھا۔ ☆حضور ﷺ کے 10 چچا اور 6 پھوپھیاں تھی۔

حضور ﷺ کے چچا حضرت ابو طالب، حضرت زبیر، عباس، حضرت حمزہ، ابو لہب قابل ذکر ہیں

حضور ﷺ پھوپھیاں: ام حکیم (جو عبداللہ کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی تھی) اس کے عاتکہ اور صفیہ قابل ذکر ہیں

حضور ﷺ کے ہمسائے: ابو جہل (اصل نام عمرو بن ہشام) لقب ابو الحکم تھا۔ عتبہ، شیبہ اور ان کا بیٹا ولید حضور ﷺ کے ہمسائے تھے۔ ابو جہل کی بیوی کا نام بنت عمیر بن مصعب بن زرارہ تھا

شجرہ مبارک

محمدؐ بن عبداللہ۔ بن عبدالمطلب۔ بن ہاشم۔ بن عبد مناف۔ بن قصیٰ۔ بن کلاب۔ بن مرّہ۔ بن کعب۔ بن لوئی۔ بن فہر ☆ قصیٰ بن کلاب نے دارالندوہ بنایا۔

☆ فہر بن مالک سے قریش قبیلے کا آغاز ہوا۔ ☆ حضرت ابو بکرؓ کا شجرہ حضور ﷺ سے مرہ بن کعب کے ساتھ ملتا ہے۔ ☆ حضرت ابو بکرؓ کا تعلق قبیلہ بنو تمیم سے تھا۔

☆ حضرت عمر فاروقؓ کا تعلق قبیلہ بنو عدی سے تھا۔ بنو عدی سفارت کے معملات حل کرتے تھے۔

☆ قبیلہ عبد لشمس بنی امیہ کا قبیلہ تھا۔ بنو امیہ عقاب یعنی جنگ کے معاملات دیکھتا تھا۔ ☆ عتبہ، ربیعہ اور شیبہ کا تعلق بنو امّیہ سے تھا۔ ☆ قبیلہ بنو مخزوم آرمی کا سامان مہیا کرتا تھا۔

☆ ابو جہل حضرت خالد بن ولیدؓ اور امی سلمیٰ کا تعلق بنو مخزوم سے تھا۔ ☆ حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کا تعلق بنو اسد سے تھا۔

☆ حارثؓ عبد العزیٰ حضور ﷺ کے رضائی والد اور حضرت حلیمہ سعدیہ کے شوہر تھے۔ ان کا تعلق بنو سعد سے تھا۔ ☆ حضرت حلیمہؓ کا تعلق بنو ہوازن سے تھا۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آپؐ کے ماموں تھے ان کا تعلق بنو زہرہ سے تھا۔ ☆ حضرت عثمان بن طلحہؓ جو کہ کلید دار (بیت اللہ چابی رکھنے والے) تعلق قبیلہ عبد الدار ہے۔

☆ حضور ﷺ کا قبیلہ قریش ہے جس کا مطلب ہے بڑی مچھلی جو چھوٹی مچھلیوں کو کھا جائے۔ ☆ عرب کے بتوں کا نام لات، منات اور عزیٰ تھا

حضور ﷺ 22 اپریل 571ء بروز پیر صبح کے وقت 12 ربیع الاوّل عام لفیل کے ایک سال بعد پیدا ہوئے۔ ☆ آپؐ مکہ کے محلے سوق اللیل میں پیدا ہوئے۔

☆ آپؐ کی ولادت کے وقت دایا شفا (عبدلرحمن بن عوفؓ کی والدہ) تھی ☆ آپؐ کا نام احمد حضرت آمنہؓ نے رکھا۔ قرآن میں ایک مرتبہ آیا ہے۔ آمنہؓ کا تعلق قبیلہ بنوزہرہ سے تھا۔

☆ عبرانی میں آپؐ کا نام فارقلیط (سکون دینے والا) ہے۔ ☆ آپؐ کا نام احمد قرآن کی علاوہ انجیل میں بھی آیا ہے۔ ☆ آپؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

☆ آیا کا نام ام ایمنؓ۔ ام ایمنؓ نے ہی پیدائش کی خبر دی تھی۔ ام ایمن حضرت عبداللہ کی لونڈی تھی جو آپؐ ترکہ میں چھوڑ گئے تھے۔

☆ حضور ﷺ نے 7 دن اپنی والدہ حضرت آمنہؓ کا دودھ پیا۔ 7 دن بعد ابولہب کی لونڈی حضرت ثوبیہؓ نے آپؐ کو 3 سے 4 ماہ کے لیے دودھ پلایا۔۔ حضرت ثوبیہؓ کا دودھ حضور ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ نے بھی پیا۔ اسی نسبت سے وہ آپؐ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ ☆ پیدائش کے 7 ویں دن آپؐ کا عقیقہ ہوا۔

☆ حرب فجار لڑائی میں آپؐ نے ابتدائی ایام میں حصہ لیا ☆ حضرت محمدؐ کو چار ماہ کے بعد حضرت حلیمہؓ کے ساتھ بھیج دیا گیا۔

☆ حضرت عبداللہ حضرت حلیمہؓ سعدیہ کے بیٹے اور حضور ﷺ کے رضائی بھائی تھے ☆ امینہ، صدیقہ، شیما حضرت حلیمہؓ سعدیہ کی بیٹیاں جبکہ حضور ﷺ کی رضاعی بہنیں تھیں۔

☆ حضرت محمد ﷺ 5/4 سال تک حضرت حلیمہؓ کے پاس رہے۔ ☆ 5/4 سال تک عمر پہلا شق صدر (یعنی سینہ چاک) کیا۔

☆ 6 سال کی عمر میں حضرت آمنہؓ کا انتقال ہوا۔ حضرت آمنہ ابواء کے مقام پر وفات پائی۔

☆ اُم ایمن آپؐ کو ابو سے مکہ واپس لائی تھی۔ ابوا مدینہ سے 130 کلومیٹر یا 80 میل کے فاصلے پر ہے۔ ☆ حضرت عبداللہ کا انتقال ابوء کے مقام پر ہوا جو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔

☆ حضرت عبدالمطلب کا اصل نام عامر لقب شیبہ تھا (سفید بالوں والا) ☆ حضرت عبدالمطلب کا انتقال ہو 580ء میں ہوا۔

☆ حضرت ابوطالبؓ کے 10 بیٹے تھے۔ حضرت علیؓ، حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت عقیل قابل ذکر ہیں۔ اور بیٹیوں میں ام ہانی قابل ذکر ہیں۔

☆ آپؐ نے بارہ سال کی عمر میں پہلا شام کا سفر کیا۔ ☆ سفر شام کے دوران آپؐ کی ملاقات بحیرہ راہب سے ہوئی۔ ☆ آپ کی 15 سال کی عمر میں جنگ ہوئی جسے حرب فجار کہا جاتا ہے۔

25 سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ساتھ شام کا دوسرا سفر کیا۔ ☆ شام کے سفر کے دوران حضرت خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی ساتھ تھا۔

☆حضرت خدیجہؓ کی سہیلی نفیسہ پیغام نکاح لے کر آئی تھی۔ ☆شادی کے وقت آپؐ کی عمر 25 اور حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال تھی۔ ☆حضرت خدیجہؓ کا مہر 20 اونٹ اور 500 طلائی درہم تھا۔ ☆آپؐ کا نکاح حضرت ابو طالب نے پڑھوایا تھا۔ ☆حضور ﷺ کی چار صاحبزدیاں تھیں حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ، حضرت کلثومؓ، اور حضرت فاطمہ

☆بیٹے حضرت قاسمؓ (سب سے بڑے)، عبداللہ / طیبؓ، ابراھیمؓ۔ ☆آپؐ کو 35 سال کی عمر میں امین کا لقب ملا 33 میں صادق کا۔

☆بحیرہ فسطور اور بحیرہ راہب نے آپؐ کے نبی ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔ ☆جب آپؐ کی عمر 35 سال تھی تو حجرہ اسود کو نصب کرنے کا جھگڑا ہو تھا

۔

☆پہلی وحی 17 رمضان 610 عیسوی اگست کے مہینہ میں نازل ہوئی تو اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپؐ کو ورقہ بن نوافل کے پاس لے گئی جو کہ تورات اور انجیل کے ماہر تھے۔

☆پہلی وحی میں سورۃ علق ک ابتدائی 5 آیات نازل ہوئی۔

☆پہلی وحی کے 6 ماہ بعد سورۃ مدثر کی ابتدائی آیات ناز ہوئی۔ چھ ماہ کے عرصے کو فترۃ الوحی (وحی کا رک جانا) کہا جاتا ہے۔ ☆تیسری وحی میں سورۃ مزمل نازل ہوئی۔

☆۔ آپ کو نبوت 40 سال کی عمر میں 610 عیسوی میں ملی۔ ☆حضرت خدیجہؓ نے زید بن حارثہ کو غلام کے طور پر تحفے میں دیا۔

☆غلاموں میں حضرت حارثؓ، بچوں میں حضرت علیؓ، مردوں میں حضرت ابو بکرؓ اور عوتوں میں حضرت خدیجہؓ نے اسلام قبول کیا۔ ☆تین سال خفیہ تبلیغ کی۔ 40 لوگ مسلمان ہوئے۔

☆خفیہ تبلیغ کا مرکز کوہِ صفاء پر ارقم مخزومیؓ کا گھر تھا۔ ☆حضرت زبیر بن العوام، طلحہؓ، عثمانؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔

☆غیر عربوں میں صہیب رومی نے اسلام قبول کیا۔ حضرت فاطمہؓ اور حضرت زید کو سابقون الاوّلون (یعنی دین میں سبقت لے جانے والے) کہا جاتا ہے

☆حضرت بلالؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ ان کو ابو بکر نے امیہ بن خلف سے خرید لیا۔ ☆حضرت سمیعہؓ اسلام میں پہلی شہید خاتون ہیں، وہ ابو جہل کی غلام تھیں۔

☆۔ حارث بن ابی ہالہؓ جو کہ خدیجہؓ کے پہلے خاوند سے بیٹے تھے اسلام کی راہ میں پہلے شہید تھے ☆7 نبوی میں بنی ہاشم کا معاشی مقاطعہ کر دیا گیا۔ 7 نبوی سے 10 نبوی تک محصور رہے۔

☆واقعہ معراج 27 رجب 10 نبوی، 620 عیسوی۔ ☆معاہدہ کو دیمک چاٹ گئی اللہ کا نام باقی رہا۔ معطم بن عدی نے معاہدہ پھاڑا۔

☆10 نبوی کو خدیجہؓ اور ابو طالبؓ کا انتقال ہو گیا۔ اس لیے اس سال کو آپؐ نے عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔ ☆ابو طالب کی وفات کے بعد ابو لہب قبیلہ بنو ہاشم کا سردار بن گیا۔

☆حضرت سودہ بنت زمعہ سے شادی 10 نبوی کو حضرت خدیجہؓ کے وصال کے بعد ہوئی۔

☆رجب 10 نبوی کو معراج کا واقعہ پیش آیا تو اسے سب سے پہلے ابو بکر صدیقؓ نے تصدیق کیا۔

☆حضرت عمرؓ اور عمرو بن ہشام کے لیے آپؐ نے دعا کی کے اللہ ان کو مسلمان کر دیں۔

☆حضرت عمرؓ (سورۃ طحہ کی ابتدائی آیات سن کر) اور حضرت حمزہؓ نے 616ء اور 6 نبوی کو ایمان لائے۔

☆ابو لہب کی بیوی کا نام ام جمیل تھا۔ ☆3 سال بعد سورۃ اشعراء کی آیت نمبر 214 میں اسلام کی اعلانیہ تبلیغ کا حکم آیا۔

☆ابو لہب نے دعوت کو رد کیا جس پر سورۃ لہب میں ابو لہب کی بربادی کا بتایا۔ ☆شق قمر کا (چاند دو ٹکڑے ہوا) واقع 5 نبوی میں پیش آیا۔

☆پہلی ہجرت حبشہ کی طرف 5 نبوی 615 میں ہوئی جس میں 11 مرد اور 4 عورتیں شامل تھیں ٹوٹل 15 لوگ نجاشی کے پاس گئے۔ عثمانؓ اور آپ کی بیوی رقیہؓ بھی ساتھ تھے۔

☆حبشہ میں قریش کی نمائندگی عمرو بن عاص نے کی تھی۔ ☆حبشہ کا حکمران اسماہا تھا جسکا لقب نجاشی تھا۔

☆دوسری ہجرت بھی حبشہ کی طرف 616 عیسوی 6 نبوی کو ہوئی، جس میں 83 مرد اور 18 عورتیں شامل تھی۔ ☆حضرت جعفر طیارؓ نے نجاشی کے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت کی تھی۔

☆10 نبوی 620 کو طائف میں بنو ثقیف کے لوگوں کے پاس تبلیغ کے لئے گئے زید بن حارثؓ ہمراہ تھے۔

☆طائف سے واپسی پر آپؐ نے عتبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی تھی معتم بن عدی نے آپؐ کو پناہ دی۔

☆سب سے پہلے مکہ کی طرف ہجرت ابو سلمیٰؓ نے کی۔ ☆14 نبوی صفر کے مہینہ میں کو آپؐ کو ہجرت مدینہ کا حکم ملا اور یہ ہجرت فرض تھی۔

☆عامر بن فعیرہ (ابو بکرؓ کے غلام تھے) اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ ہجرت مدینہ کی۔ ☆ہجرت کے وقت سورۃ یٰسین کی تلاوت کی۔

☆حضرت ابو بکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہؓ غار ثور میں دودھ پہنچاتا تھا۔ ☆مکہ سے مدینہ 300 میل ہے۔

☆آپؐ حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹا کر تمام امانتیں اُن کے سپرد کر کے ہجرت کے لئے روانہ ہوئے۔

☆دارالندوۃ کے مقام پر 11 قبائل کے سردار ابو لہب کی قیادت میں آپؐ سے نبٹنے کے لیے مشورہ کر رہے تھے

☆آپؐ نے ابو بکرؓ کے ساتھ غارِ ثور میں پناہ لی جو کہ مکہ سے ساؤتھ کی طرف ہے جب کے کفار آپؐ کو نارتھ کی طرف ڈھونڈ رہے۔

☆ہجرت کے وقت اونٹنی پر سوار تھے اس کا نام قصویٰ تھا اور تلور کا نام ذوالفقار تھا۔ ☆سوید بن صامتؓ نے مدینہ میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ ☆ابو جہل نے آپؐ کے قتل (نعوذ باللہ) کا انعام 100 اونٹ رکھا☆سراقہ بن جعشم نے آپؐ کا پیچھا 100 سرخ اونٹوں کے لالچ میں کیا۔

☆ہجرت کے وقت آپؐ نے سراقہ کو قصریٰ کنگن کی بشارت دی ☆حضرت صہیب رومیؓ نے ہجرت کے وقت اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دے دیا جس پر آپؐ نے فرمایا کہ "صہیب نے بڑے فائدے کا سودا کیا ہے۔ ☆اُم معبد نے آپؐ کی ضیافت بکری کے دودھ سے فرمائی۔

☆مدینہ سے پانچ کلومیٹر کے مقام پر کلثوم بن ہدمؓ کی رہائش گاہ پر آپؐ نے آرام فرمایا اور مسجدِ قباء (اسلام کی پہلی مسجد) تعمیر فرمائی۔

☆قباء میں تین دن یعنی جمعہ ہفتہ اور اتوار کو قیام۔ پہلا جمعہ بنی سالم کی بستی میں پڑھا گیا۔ ☆مسجد قبا کس کی زمین پر بنائی گئی۔ حضرت کلثومؓ بن ہدم کی

☆مصعب بن عمیر (غزوہ احد میں شہید ہوئے) کو بنو اوس کے اسد بن ضرارہ نے ایک سال اپنے پاس رہائش دی تھی۔

☆۔ مصعب بن عمیرؓ اسلام کے پہلے سفیر ہیں اور ان کی شکل بھی آپؐ سے ملتی تھی۔ ☆قرآن میں 3 مسجدوں کا نام آیا ہے 2 مسجدوں کا اشارہ آیا ہے

☆دو یتیموں سہل اور سہیل کی جگہ تھی جس کی قیمت ابو ایوب انصاریؓ نے ادا کی اسی مقام پر 1 ہجری میں مسجدِ نبوی تعمیر ہوئی۔

☆آپؐ مدینہ 622 کو پہنچے اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے گھر 6 ماہ قیام کیا۔ ☆اُس وقت مدینہ میں دو بڑے قبائل بنو خزرج اور بنو اوس رہائش پذیر تھے

☆خزرج کے سردار عبداللہ بن ابی سلول تھا جس کو رئیس المنافقین بھی کہا جاتا ہے

☆یہودی قبیلوں اور مسلمانوں کے درمیان چارٹر آف مدینہ (میثاقِ مدینہ) 1 ہجری میں ہوا۔ جس کے 47 آرٹیکلز تھے یہ دنیا کا پہلا چارٹر تھا۔

☆1 ہجری میں مواخاتِ مدینہ ہوا جس میں ٹوٹل 90 لوگ شامل تھے 45 مہاجر اور 45 انصاری۔

☆سریہ وہ جنگ جس میں آپؐ نے شرکت نہ فرمائی ہو۔ ☆پہلا سریا سیف البحر ہے جس کے لیڈر حمزہؓ تھے۔ اسلامی جھنڈا سفید رنگ کا بنایا گیا۔

☆دوسرا سریہ رابک جسے عبیدہ بن حارث نے لیڈ کیا اور تیسرا سریا خرار ہے جسے سعد بن معاذؓ نے لیڈ کیا۔ ☆چوتھا سریہ نخلہ تھا جو عبداللہ جحش کی قیادت مین ہوا۔ 30 رجب کو ہوا

☆غزوہ جس میں آپؐ نے شرکت کی ہو۔ ☆غزوہ ابواء کو غزوہ ویدان بھی کہتے ہیں اسلام کا پہلا غزوہ ہے۔ دوسرا غزوہ بواط ہے تیسرا غزوہ صفوان اور چوتھا غزوہ عشیرہ ہے۔

☆غزوہ بدر: 02 ہجری 17 رمضان، ٹوٹل 313 مسلمان جس میں 82 مہاجر 170 خزرج 61 اوس اور 231 انصار کے لوگ شامل تھے

☆بدر کے وقت 70 اونٹ، 02 گھوڑے، آٹھ تلواریں، 06 زرہیں مسلمانوں کے پاس تھیں۔ ☆مہاجرین کی قیادت مصعب بن عمیرؓ اور انصار کی قیادت سعد بن معاذؓ کر رہے تھے۔

☆کفار کے لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا جس کی تعداد 1000 تھی۔ ☆700 اونٹ، 300 گھوڑے ان کے پاس تھے جس میں عتبہ بن ربیعہ جس کا بیٹا ولید اور بیٹی ہندہ بھی شامل تھی

☆جنگ بدر میں عتبہ اور شیبہ کو حمزہؓ جہنم واصل کیا۔ ☆معاذؓ اور معوذؓ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے ابو جہل کا پتہ پوچھتے ہیں اور ابو جہل کو قتل کرتے ہیں۔

☆کفار کے 24 کے 24 سردار مارے گئے اور اُن کو بدر میں موجود کنویں پھینک دیا گیا، 70 کفار قتل اور 70 کو قیدی بنایا گیا۔ حضرت علی نے 14 سرداروں کو قتل کیا۔

اور اللہ نے 1000 فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کی۔ ☆مسلمانوں کے 14 شہید ہوئے 13 غزوہ بدر میں جبکہ ایک زخمی عبیدہ بن حارثؓ اگلے دن شہید ہو جاتے ہیں۔

☆سورۃ انفال میں اس غزوہ کا ذکر آیا ہے اللہ نے اس دن کو یوم الفرقان کہا ہے ☆آپ نے بدر میں 03 دن قیام کیا۔ سورۃ انفال کی آیت نمبر 75 جنگ کا پورا نقشہ بیان کرتی ہے۔

☆۔27 غزوات ہیں اور 12 کا قرآن میں ذکر آیا ہے۔ ☆حذیفہؓ بن عتبہ جو کہ ہندہ کا بھائی تھا اس نے اسلام قبول کر لیا۔

☆غزوہ اُحد: شوال 03 ہجری کو غزوہ اُحد ہوا۔ ☆بوسفیان کی قیادت میں 3000 کا لشکر غزوہ بدر کا بدلہ لینے کے لئے آیا۔ ☆مسلمانوں کی تعداد 1000 تھی۔

☆عبد اللہ بن جبیر کو 50 تیر اندازوں کے دستے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ عبد اللہ بن ابی اپنے 300 لوگ لے کر واپس چلا جاتا ہے ☆جھنڈا مصعب بن عمیرؓ کے پاس تھا۔

☆وحشی بن حرب حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیتا ہے۔ اور ہندہ آپؓ کا کلیجہ چباتی ہے، آپؓ کو سید الشہدا بھی کہتے ہیں

☆مصعب بن عمیرؓ بھی شہید ہو جاتے ہیں۔

☆اس غزوہ کے بعد حضور نے حمراۃ الاسد پر تین دن کے لیے قیام کیا۔ ☆احد میں 70 مسلمان شہید جب کہ 140 زخمی ہوئے۔ سورۃ آل عمران میں غزوہ اُحد کا ذکر آیا ہے۔

☆نماز کا باقائدہ طریقہ 02 ہجری میں ہوا۔ اذان 1 ہجری میں فرض ہوئی۔ ☆اذان کا مشورہ عمرؓ نے دیا مؤذن رسول بلالؓ ہیں

☆02 ہجری میں عید الفطر، عید الضحیٰ، زکوٰۃ، روزہ اور واجب نمازوں کا حکم ہوا اور جہاد بھی 02 ہجری میں فرض ہوا۔

☆نماز کسوف (سورج گرہن کے وقت) اور نمازِ خسوف (چاند گرہن کے وقت) بھی 02 ہجری میں پڑھی گئیں۔ ☆یتیموں کے بارے میں احکامات 03 ہجری میں نازل ہوئے۔

☆03 ہجری کو وراثت کے قوانین نازل ہوئے۔ ☆04 ہجری میں پردہ فرض ہوا

☆05 ہجری میں شراب غزوہ بنو نضیر کے وقت۔، زنا، تہمت حدِ قذف کے بارے میں احکامات نازل ہوئے۔

☆وضو 05 ہجری میں فرض ہوا، 05 ہجری میں ہی غزوہ بنی مستعلیق ہوا اور اس مین تیمم کے احکامات سورۃ النساء میں نازل ہوئے۔

وضو کے بھی سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ میں احکامات نازل ہوئے۔ ☆صلوٰۃ الخوف 06 ہجری میں پہلی بار پڑھی گئی۔ ☆حضرت خالد بن ولیدؓ نے 7 ہجری میں اسلام قبول کیا۔

☆زکوٰۃ مکمل نافذ محرم 09 ہجری کو ہوئی۔ ☆۔ حج 09 ہجری میں فرض ہوا۔

☆ٹوٹل 5 مسجدوں میں سے 03 کا ذکر قرآن میں آیا ہے جب کے دو کا اشارہ آیا ہے۔ مسجد حرام، اقصیٰ، اور مسجد ضرار کا نام جب کہ مسجد قباء اور مسجد نبوی کا اشارہ ہے۔

☆غزوہ خندق تین قبیلوں کے کی وجہ سے ہوئی۔ 04 ہزار قریش کے لوگ، 06 ہزار بنو عطفان (جو کہ لڑنے میں بہت آگے تھے) اور 02 ہزار یہودی ٹوٹل 12000 کا لشکر لے کر غزوہ خندق کے لئے آ گئے۔ ☆حضرت سلمان فارسیؓ نے 1 ہجری میں اسلام قبول کیا فارس کے رہنے والے تھے انہوں نے خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ جس کی لمبائی 5 کلو میٹر اور گہرائی اور چوڑائی 2.5 میٹر تھی ☆غزوہ خندق میں 06 مسلمان شہید، 10 کفار قتل ہوئے

☆ صلح حدیبیہ: آپؐ 06 ہجری ذیقعد کے مہینے میں مکہ میں عمرہ کی غرض سے گئے اُس وقت آپ کے ساتھ 1400 صحابہ تھے۔ آپؐ اور صحابہ حدیبیہ نامی کنویں کے پاس درخت کے نیچے چھاؤں میں بیٹھ گئے۔ ☆حضرت عثمانؓ کو نمائندہ بنا کر بھیجا۔ ☆تمام صحابہ نے اسی کیکیر کے درخت کے نیچے بعیت

کی۔ اس بعیت کو بعیت رضوان کہتے ہیں۔ اور اس کا ذکر سورۃ الفتح میں آیا ہے جسے فتح مبین کہا گیا ہے☆ سہیل بن عمرو کفار کی طرف سے صلح کے لئے آئے ابو جندل سہیل بن عمرو کا بیٹا تھا☆ حضرت علیؓ نے کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر معاہدہ تحریر کیا۔

☆آپ ؐ نے 07 ہجری میں 08 حکمرانوں کو خط لکھے۔

☆ایران کے بادشاہ خسرو پرویز کے پاس خط عبد اللہؓ بن حزافہ خط لے کر گئے تو اس نے خط مبارک پھاڑ دیا۔ اس وقت کا یمن کا بادشاہ / گورنر بازان تھا، خسرو پرویز کے اٹھارہ بیٹے تھے بڑے بیٹے نے سب کو قتل کر دیا۔ ☆حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے پاس امر بن امیہؓ خط لے کر گئے تو اس نے دعوت اسلام قبول کر لی اور مسلمان ہو گیا۔ اور موزوں کا تحفہ دیا۔ ☆غسان (شام کا علاقہ) کا بادشاہ شر ابیل: حضرت شجاع بن وہبؓ اس کے پاس خط لے کر گئے تو اس نے آپکو قتل کر دیا اور یہی وجہ بعد میں غزوہ موتہ کی بنتی ہے۔

☆مصر کے بادشاہ مقوقس: کے پاس خط حاتم بن ابی بلتہ لے کر گئے۔ اس نے دو لونڈیا ماریہ قبطیہ، سیرین اور ایک خچر جس کا نام دُلدل آپؐ کے لئے تحفہ بھیجا۔

☆جنت معلی مکہ اور جنت البقیع مدینہ میں ہے۔ ☆قباء کا دوسرا نام تقویٰ ہے۔

☆بحیرین: منذر بن ساوی بحرین کا بادشاہ تھا علاء بن حضرمی ان کے پاس خط لے کر گئے تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔

☆عمان کے دو حکمران تھے عبد اور جعفر ان کے پاس عمرو بن العاص کو بھیجا گیا اور اس نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

☆شام: کا حاکم شمر غسانی تھا، غسان شام کا علاقہ ہے ☆روم: بادشاہ ہر کولیس اور خط لے کر دحیہ بن قلبی گئے ☆اومان کا معوذ بن عالی بادشاہ تھا۔ سفیر، سلیط بن عمرو۔ کوئی خاص جواب نہ دیا۔

☆حضور ﷺ کی مہر یعلی بن امیہ نے بنائی تھی۔ ☆جنگ خیبر میں قلعہ قموص بھی حضرت علی نے فتح کیا۔

☆۔ میمونہ بنت حارث سے بھی 7 ہجری میں آخری شادی ہوئی جو کہ آپؐ کی 11 ویں شادی تھی۔ ☆حضرت جویریہؓ سے آپ ﷺ نے 5 ہجری میں غزوہ بنی مستعلیق کے بعد شادی کی

☆7 ہجری میں ذیقعد کے مہینے میں حضورؐ نے عمرہ کیا۔ ☆20 رمضان 8 ہجری کو مکہ فتح ہو گیا حضورؐ نے 19 دن مکہ میں گزارے فتح مکہ کے فوراً بعد 8 ہجری میں غزوہ حنین ہوا۔

☆حضورؐ فتح مکہ کے موقع پر سورۃ فتح تلاوت فرما رہے تھے۔ ☆8 ہجری میں غزوہ موتہ ہوا۔ ☆شام کے علاقے غسان کے گورنر نے 7 ہجری حضورؐ کے سفیر حارث کو شہید کر دیا

☆حضورؐ نے زید بن حارث کی قیادت میں لشکر بھیجا آپؐ نے فرمایا کہ جب وہ شہید ہوں تو حضرت جعفر اور ان کے بعد حضر عبد اللہ بن رواحہ جھنڈا اٹھائیں گے۔ اس کے بعد کمانڈ خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ میں آئی۔ ☆9ہجری میں زکوٰۃ کے باقاعدہ احکامات نازل ہوئے۔ 8 مصارفِ زکوٰۃ کا ذکر سورۃ توبہ میں آیا ہے۔

☆9ہجری میں غزوہ تبوک ہوا۔ ☆یہ غزوہ روم کے خلاف تھا۔ اس غزوہ میں ٹوٹل پچاس دن لگے بیس دن تبوک میں قیام کیا اور 30 دن آنے جانے میں لگے۔ لشکر میں 30 ہزار صحابہ تھے

☆9ہجری میں طائف کے بنو ثقیف قبیلے کو بھی فتح کر لیا۔ ☆منیٰ مزدلفہ سے 16 کلومیٹر دور ہے۔

1. حضرت خدیجہ بنت خویلد بنت اسد۔ قبیلہ بنو اسد۔ نکاح خوان، حضرت ابو طالب۔ وفات 10 نبوی رمضان میں ہوئی۔ آپؓ جنت معلہ میں دفن ہیں۔

2. حضرت سودہ بن ذمعہ ؓ حضور ﷺ کی ہم عمر بیوی تھی۔ عمر 50 سال تھی

3. حضرت عائشہ حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی تھی۔ نکاح کے وقت عمر 6 سال تھی اور رخصتی 1 ہجری میں ہوئی۔۔ آپؓ 58 سال کی عمر میں 678 میں وفات پائی۔

.4 حضرت حفصہ ؓ حضرت عمرؓ کی بیٹی تھی۔ حافظ قرآن تھی۔ حضور ﷺ نے تربیت کا الگ انتظام بھی کیا 3 ہجری میں شادی ہوئی۔

5 زینب بنت خزیمہ ؓ پہلے شوہر، عبد اللہ بن جحش تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہو گئے تھے ان سے شادی 4 ہجری میں ہوئی اور شادی کے چھ ماہ بعد آپؓ وفات پا گئی۔ حضور ﷺ نے خود جنازہ پڑھایا۔ ان کا ٹائٹل ام المساکین ہے۔

6 ام سلمی حضرت خلد بن ولید کی خالہ تھی۔ قبیلہ بنو مخزوم سے تھی اور اسی قبیلہ سے ابو جہل تھا۔ ان کا شوہر عبد اللہ بن اسدؓ تھے اور احد میں شہید ہوئے اور 4 ہجری میں حضور ﷺ سے نکاح ہوا۔ اصل نام ہند بنت امیہ تھا 7

زینب بنت جحش 5 ہجری میں شادی ہوئی۔ یہ حضور ﷺ کی پھوپی حضرت امیمہ کی بیٹی تھی۔ زینب بن جحش کی زید بن حارث سے پہلے شادی ہوئی اور رہ نہ سکی پھر حضور ﷺ سے ہوئی۔ یہ نکاح آسمان پر ہوا۔ بعد میں زید کا نکاح ام ایمن سے ہوا

8 حضرت جویریہ بنت حارث ان کی شادی غزوہ بنی مصطلق / غزوہ مریسع کے بعد ہوئی۔ اسی غزوہ میں واقع افق پیش آیا حضرت عائشہ یہ پر تہمت لگی۔ ۔ حضور ﷺ نے سونا دے کر ان رہائی کے بعد نکاح کر لیا۔ بعد میں ان کے والد بھی مسلمان ہو گئے۔

9ام حبیبہ ؓ ہندہ اور ابوسفیان کی بیٹی تھی۔ بنو امیہ سے تھی شوہر عبیدہ بن جحش تھا۔ 5ہجری میں میاں بیوی نے حبشہ ہجرت کی میاں فوت ہو گیا اور عیسائی بھی ہو گیا۔ لیکن آپؓ ثابت قدم رہی 7ہجری میں نکاح ہوا۔

10 صفیہ بنت حیی والد کا نام حیی بن اخطب اور یہ بنو نضیر کا سردار تھا اور اس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا تھا۔ صفیہ بنت حیی لونڈیا بن کر دحیہ کلبی کے حصے میں آئی اور بعد میں حضرت محمد ﷺ سے شادی ہوئی 7ہجری میں۔

11حضرت میمونہ بنت حارث یہ رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے ہی تھی کیونکہ احکامات آگئے تھے کہ خاندان ہی میں شادی کرنی ہے۔

دو لونڈیوں کے نام : حضرت ریحانہ اور حضرت ماریہ قبطیہ (حضرت ابرہیم ان کے بطن سے پیدا ہوئے۔) حضور ﷺ کی وفات کے وقت 9بیویاں حیات تھی۔

☆مسجد غبیب کو مسجد جمعہ بھی کہتے ہیں۔ ☆فتح مکہ 20رمضان 8ہجری بمطابق 10 جنوری 630ء جس میں 22 کفار قتل ہوئے۔

☆سات ہجری میں حضور ﷺ نے دعوت و تبلیغ کے لیے عرب سے باہر نمائندے بھیجے۔ ☆خیبر 628ء 7ہجری میں فتح ہوا۔

☆مسجد ذو قبلتین مدینہ میں ہے۔ ☆ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد قبلہ 2ہجری میں تبدیل ہوا۔

☆اصحاب صفہ وہ مہاجرین تھے جو مسجد نبوی کے قریب چبوترے پر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ☆بیعت رضوان کا دوسرا نام بیعت الشجر (ببول کے درخت کے نیچے ہوئی)۔

☆فتح مبین صلح حدیبیہ کو کہتے ہیں۔ ☆کعبہ میں 360بت تھے۔ ☆خیبر میں آٹھ قلعے تھے سب سے بڑا قلعہ قموص تھا اور سب سے پہلے قلعہ ناعم فتح ہوا۔

☆حضورؐ کی وفات 12ربیع الاول 11 ہجری، سوموار کے دن بمطابق 28جون 632ء۔ فجر کے وقت۔ حضرت عائشہ کے حجرے میں۔

خلفائے راشدین

☆۔ حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ اور عبیدہ بن جراح (عشرہ مبشرہ) حضرت طلحہؓ نے حضورؐ کی قبر مبارک کے لیے زمین کھودی، حضرت علیؓ، فضل بن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ نے غسل دیا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ ☆قبیلہ بنو تمیم والد عثمان ابو قحافہ (مسلمان) والدہ سلمہ بنت صخر (ام الخیر)

☆ آپ نے چار نکاح کئے (۱) قتیلہ (مسلمان نہ ہوئی تھی ان کے بطن سے اسماء بنت ابی بکر، عبداللہ بن ابی بکر پیدا ہوئے) (۲) ام رومان (آپ کے بطن سے حضرت عائشہؓ اور عبدالرحمن بن ابی بکر) (۳) ام عمیس (بطن سے محمد بن ابی بکر بکر پیدا ہوئے آپ جعفر طیارؓ کی بیوی تھیں اور ان کی شہادت کے بعد حضرت علی کے نکاح میں آئیں۔) (۴) حبیبہؓ بنت خارجہ

☆ 13 ربیع الاول 11 ہجری سے 15 جمادالثانی 13 ہجری (2 سال 03 ماہ خلافت کا دورانیہ)، 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔

☆ آپؐ کے دور میں چار لوگوں نے نبی ہونے کا دعوٰی کیا۔ ا۔ اسود عنسی (ب) مسلیمہ کذاب (ج) سجاح بنت حارث (د) طلیحہ بن اسدی

☆ مسلمہ کذب کو وحشی بن حرب نے قتل کیا۔ جو کہ جبیر بن معطم کا غلام تھا۔ ☆ جنگ یمامہ میں 700 حفاظ کرام شہید ہوئے۔ 500 لوگ بھی شہید ہوئے یعنی ٹوٹل 1200 لوگ شہید ہوئے۔ ☆ تدوین قرآن کا مشورہ حضرت عمرؓ نے دیا۔ ☆ دو آیات کا مسئلہ رہا: سورۃ احزاب کی آیت نمبر 23 اور سورۃ توبہ کی آخری دو آیات 128 / 129 بعد میں حل ہو گیا۔

☆ حضرت زید بن ثابت کی سربراہی میں 7 رکنی کمیٹی بنائی۔ ☆ 11 ہجری 13 ربیع الاول تا 15 جمادی الآخر 13 ہجری 2 سال 3 ماہ حکومت کی۔

حضرت عمرؓ: (583ء تا 644ء) ☆ چھ نبوی میں حضرت حمزہ کے قبول اسلام کے تین دن بعد ذوالحج میں اسلام قبول کیا۔ ☆ تعلق قبیلہ بنو عدی سے تھا۔۔ والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام حنتمہ بنت ہشام تھا۔ ☆ خلافت کا دورانیہ جمادی الآخر 13 ہجری سے محرم 24 ہجری (10 سال 6 ماہ) وفات 1 محرم 24 ہجری ہے۔

☆ حضرت عمر کی فتوحات: ساسانی سلطنت پور ختم کر دی تھی، عراق، ایران، شام، آرمینیا، لیبیا، مشرقی اناطولیہ، مصر اور خراسان یہ سب علاقے فتح ہوئے۔

☆ جنگ یرموک: یہ جنگ رومن امپائر کی طرف بھیجے ہوئے چاروں کمانڈرز نے 636ء میں لڑی۔ ☆ جنگ قادسیہ: یرموک کے بعد 636ء ہی میں جنگ قادسہ ساسانی ایمپائر کے خلاف لڑی گئی۔ ☆ فلسطین 16 ہجری، 637ء میں فتح ہو گیا۔ ☆ خالد بن ولید کی وفات 642ء میں ہوئی۔ ☆ 639ء میں عمرو ابن العاص نے مصر بھی فتح کر لیا اس وقت مقوقس کی حکومت تھی آپ کو فاتح مصر بھی کہا جاتا ہے۔ لیبیا بھی آپؓ نے فتح کیا۔ ☆ امیر المومنین کا خطاب سے پہلے آپؓ کے لئے استعمال ہوا۔ مردم شماری، دریا فرات کے کنارے 2 شہر آباد کئے کوفہ اور بصرہ میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ St ry کا محکمہ بنایا، بیت المال کا قیام، مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں لائے۔ ☆۔ جیل کا نظام، ہجری کیلنڈر کا اجراء 16 ہجری میں کیا، جلاوطنی کی سزا متعارف کروائی، پولیس کا محکمہ قائم کیا، فجر کی آذان میں الصلوۃ خیر من النوم کا اضافہ کروایا، گھوڑوں پر زکوۃ عائد کی جسے بعد میں علیؓ نے ختم کر دیا تھا۔ ☆۔ عدالتی نظام اور نہر امیر المومنین کی کھدوائی کروائی۔ جو کہ عراق کے اندر دریائے فرات سے نکالی گئی۔ ☆ حکومت کو 8 صوبوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ ☆ محکمہ ڈاک حکومتی سطح پر آپ نے کیا۔ خبر رسانی اور جاسوسی کا محکمہ بھی آپ نے متعارف کروایا۔ ☆ مردم شماری حضرت عمر کے دور میں شروع ہوئی۔ ☆ بیت المال کا قیام۔ مجلس شورا قیام، ترویج، جیل خانہ کا انتظام، ہجری کلینڈ کا آغاز باضابطہ طور پر 16 ہجری میں ہوا۔۔ گھوڑوں پر زکواۃ،

عدالتی نظام متعارف کروایا۔ ☆ابولولو فیروز ایران سے تعلق رکھنے والا تھا جس نے 27 ذوالحج کو نماز فجر کی امامت کے دوران آپؓ پر اپنے زہر آلود خنجر سے 6 وار کیئے اور محرم کو ذخم کی تاب نہ لاتے ہوئے آپ کو شہید ہو گئے۔ ☆حضرت عمرؓ کا جنازہ: حضرت عبدلرحمن بن عوف نے پڑھایا۔

عثمانِ غنی (محرم 24ھ تا 35ھ۔ نومبر 644 تا 656) ☆آپؓ کا نام عثمان اور کنیت ابو عبد اللہ تھی، قبیلہ بنو امیہ تھا، والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروٰی تھا، پیشہ تجارت تھا۔

☆خلافت کا دورانیہ: 11 سال 11 ماہ 18 دن ☆شہادت کے وقت آپ کی عمر 82 سال تھی۔ خلافت کے وقت عمر 70 سال تھی۔ ☆کابل اور سندھ فتح ہوئے، امیر معاویہ نے پہلا اسلامی بحری بیڑا قبرص پر حملے کے لئے بھی تیار گیا۔ ☆طرابلس اور مرکش بھی آپ کے دور میں فتح ہوئے Tus بھی فتح کیا۔ ☆حضرت عثمانؓ نے یہودی سے کنواں بیئر رومہ 20 ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کیلیئے وقف کر دیا۔، ☆حضرت عثمان کو جامع القرآن کیا جاتا ہے۔

حضرت علیؓ کی خلافت (35ھ تا 40ھ۔ 656ء تا 661ء) ☆والد کا نام ابو طالب، قبیلہ بنو ہاشم ابو تراب اور ابوالحسن حضرت علیؓ کی کنیت تھی۔ والدہ کا نما فاطمہ بنت اسد ہے

☆حضرت علیؓ کی پیدائش بیت اللہ میں 13 رجب ہجرت سے 24 سال قبل ہوئی، عقیل اور جعفر طیار ان کے بھائی تھے۔ بہنوں میں جمانہ اور ام ہانی تھیں جن کے گھر سے حضورؐ معراج پر تشریف لے گئے تھے۔ ☆ذوالحج 35ھ کو خلافت کا پہلا دن تھا۔ ☆حضرت علیؓ نے 9 سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ ☆نہج البلاغہ آپ کے خطبات کی کتاب ہے، نہج البلاغہ کا مطلب۔

☆حضرت عائشہ، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت بھی نہ کی۔ ☆جنگ جمل 36ھ 656 میں ہوئی۔ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے درمیان ہوئی۔

☆جنگ صفین: 37ھ بمطابق 657ء کو ہوئی۔ حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کے درمیان ہوئی۔ ☆حضرت علیؓ کے ساتھ 90 ہزار کی فوج تھی جب کہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ 80 ہزار کی فوج تھی عمرو ابن العاص بھی امیر معاویہ کی فوج میں شامل تھے۔ ☆جنگ نہروان 38ھ نہروان جو کہ عراق میں ہے کے مقام پر ہوئی۔ یہ جنگ خارجیوں کے خلاف ہوئی۔

☆عبدالرحمن ابن ملجم کوفہ کی مسجد میں بیٹھ گیا تھا اور 19 رمضان کو حضرت علی کوؓ زخمی کر دیا اور 21 رمضان 40ھ کو آپؓ کی شہادت ہو گئی۔

☆: آپ نے کل 10 شادیاں کیں، پہلی شادی حضرت فاطمہؓ سے کی جو کہ 2 ہجری میں ہوئی، باقی تمام شادیاں آپ نے حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد کیں، حضرت فاطمہ حضورؐ کے وصال کے چھ ماہ بعد وفات پا گئی تھیں 11ھ میں۔ ☆کل 22 بیٹے اور بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں میں سب سے بڑے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور محمد بن حنیفہ (حضرت فاطمہؓ کے بطن سے ہیں) اور بیٹیاں کلثوم اور حضرت زینبؓ تھیں۔ ☆اسد اللہ بھی آپؓ کا لقب

ہے۔ ☆حضرے علی نے قرآن پر اعراب ابولاسود دولی کے ذریعے لگوائے۔ ☆حضرت علیؓ کے بعد تمام لوگوں نے حضرت حسنؓ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ آپؓ 40 ہجری سے 41 ہجری تک خلیفہ رہے۔ اور 41ھ ربیع الاول میں دور خلافت ختم ہو گیا۔

QURANIC INFORMATION

☆لفظ قرآن کا مطلب ہے بار بار پڑھی جانے والی چیز۔ ☆قرآن میں 114 سورتیں ہیں۔ 86 مکی 28 مدنی۔ ☆قرآن میں 558 یا 544 رکوع ہیں

☆قرآن مجید میں بسم اللہ 114 بار آئی ہے۔ 113 سورتوں کے شروع میں بسم اللہ ہے ☆سورۃ توبہ کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے

☆سوۃ نمل (چیونٹی) میں میں دو بار بسم اللہ آئی ہے۔ ایک بار شروع میں اور دوسری بار تب جب حضرت سلمان کے واقعہ میں انہوں نے ملکہ بلقیس کو خط لکھا تھا (جو کہ یمن کی ملکہ تھی) اس کے شروع میں بسم اللہ تھی۔ سورۃ الفاتحہ کو باب القرآن بھی کہتے ہیں اور القران بھی کہتے ہیں۔ ☆جو سورتیں مکہ میں نازل ہوئی ان کو مکی سورتیں کہا جاتا ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی ان کو مدنی۔ مکی سورتین چھوٹی ہیں اور ان میں تبلیغ کا بتایا گیا ہے۔ مدنی سورتیں لمبی ہیں ان میں معاشرتی معاملات اور احکامات کے مطلق بتایا گیا ہے۔

2 سورۃ البقرہ ☆مطلب گائے یہ قرآن کی سب سے لمبی سورت ہے جو کہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس میں 286 آیات ہیں ☆احکام کا ذکر سورۃ البقرہ میں آیا ہے، سود کی حرمت، نماز کا حکم، قصہ ابلیس و آدم اور حج کا ذکر ☆قرآن آیت الکرسی بھی سورۃ البقرہ میں ہے۔ آیت نمبر 255 ☆سورۃ البقرہ کا اختتام دعا پر ہوتا ہے۔ ☆قرآن میں سات منزلیں ہیں

1 پہلی منزل میں 4 سورتیں ہیں دوسری میں پانچ سورتیں تیسری منزل میں سورتیں 7 چوتھی منزل میں 9 سورتیں پانچویں میں 11 سورتیں چھٹی منزل میں 13 سورتیں ساتویں میں 65 سورتیں ہیں۔ آیات قرآن مجید میں کل آیات کی تعداد 6666 ہے۔ سورۃ ال عمران میں 276 آیات ہیں۔ عزوہ احد کا ذکر اس میں ہے۔

☆قرآن کی سب سے لمبی آیت سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 282 ہے۔

قرآن کی 6 سورتیں انبیاء کے نام پر ہیں: ☆سورۃ یوسف ☆سورۃ ابرہیم ☆سورۃ یونس ☆سورۃ محمد ☆سورۃ ھود ☆سورۃ نوح

☆عورتوں کے نام پر سورۃ مریم ہے یہ 19 پارے میں ہے

سورۃ النساء (عورت) وراثت کے قانون بھی اسی سورۃ میں مذکور ہیں۔ سورۃ النساء میں حرمت والے رشتوں کا ذکر ہے، عورتوں کے بارے میں احکام بھی اسی میں نازل ہوئے۔

5سورۃ المائدہ(المائدہ مطلب دستر خوان)سورۃ الانعام مطلب مویشی سورۃ الاعراف۔ اعراف کا مطلب ہے ستوں۔ پہلا سجدہ سورۃ الاعراف میں 9ویں پارے میں ہے

الانفال9سورۃ توبہ10سورۃ یونس11:سوۃ ہود12:سورۃ یوسف13:الرعد 14سورۃ ابرہیم15سورۃ الحجر16:سورۃ النحل17:سورۃ اسرائیل18: سورۃ الکہف

19سورۃ مریم20:سورۃ طہ21:سورۃ انبیاء22سورۃ الحج23:سورۃ المومنون24:سورۃ النور33 سورۃ الاحزاب36سورۃ یسین55:سورۃ الرحمن(زینت القران)

☆سورۃ الاحزاب میں حضرت زید کا ذکر ہے۔ یہ واحد صحابی ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ ☆خاتمہ النبیین کا ذکر سورۃ الاحزاب میں ہے۔ پردہ کا حکم بھی اسی سورۃ میں نازل ہوا۔

☆زنا کی سزا کے بارے میں احکام سورۃ النور میں ہے۔ حد قذف یعنی کسی پر زنا کا جھوٹا الزام لگانے کی سزا80 کوڑے۔ کاذکر اور حضرت عائشہ کی برات کا ذکر بھی سورۃ نور میں ہے۔

☆سورۃ الکہف میں حضرت ذولقرنین کا ذکر ہے۔

جانوروں کے نام پر6 سورتیں ہیں۔ سورۃ العنکبوت (مکڑی)سورۃ نمل (چیونٹی)سورۃ النحل (شہد کی مکھی)سورۃ البقرہ(گائے)سورۃ الفیل (ہاتھی) سورۃ الانعام(مویشی)

☆قرآن میں ان درختوں کا ذکر ہے۔ کھجور، زیتون اور بیری۔۔ ☆6شہروں کا ذکر ہے مکہ2:مدینہ3:مصر4:حنین5:بابل6:ایکاء ☆4سبزیوں کا ذکر ہے۔ پیاز، لہسن، ککڑی۔

☆7پہاڑوں کا ذکر ہے۔ 1:طور، 2:، عرفات، 3:صفا، 4:مروہ5. نور6. جودی7. احد☆5پرندوں کا ذکر ہے۔ 1:ابابیل، 2:تیتر، 3:ہدہد، 4:کوا، 5:ٹڈی دل

☆4دھاتوں کا ذکر ہے۔ 1:سونا، 2:چاندی، 3:لوہا، 4:تانبا۔ ☆6پھلوں کا ذکر ہے،۔ 1:انجیر2:زیتون3:کیلا4:انار5:انگور6:کھجور

☆3مساجد کا ذکر ہے۔ 1:الحرام، 2:اقصی، 3۔ ضرار☆جنت کا ذکر150 بار ہے۔ ☆نماز اور زکوۃ کا ذکر ایک ساتھ32 بار ہے☆اکیلے زکوۃ کا ذکر 82بار ہے۔

☆اکیلے نماز کا ذکر700 بار ہے۔ ☆قل سے پانچ سورتیں شروع ہوتی ہیں۔ آخری چار اور ایک سورۃ جن ہے۔ ☆26انبیاء کا ذکر آیا ہے۔

سب سے زیادہ مرتبہ حضرت موسیٰ کا ذکر ہوا۔ 136 مرتبہ۔ ☆محمد نام 4 بار آیا ہے اور احمد نام ایک بار آیا ہے۔ سورۃ صف میں۔

☆حضرت آدم کا ذکر 25 بار آیا ہے۔ ☆حضرت یعقوب کا ذکر 16 بار آیا ہے۔ ☆ قل لفظ 432 بار آیا ہے۔ ☆سورۃ الفاتحہ مکمل نازل ہونے والی پہلی سورۃ ہے۔

☆ آخری مکمل نازل ہونے والی سورۃ سورۃ النصر اتری ہے۔ ☆سورۃ العلق اور الناس اکٹھی اتری ہیں ان کو معوذ تین بھی کہتے ہیں۔ ☆حضرت عمرؓ سورۃ طہٰ کو سن کر مسلمان ہوئے تھے۔

☆سورۃ مجادلہ میں آداب مجلس کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس سورۃ کی ہر آیت میں اللہ کا نام ہے۔ ☆ 5 سورتیں الحمد اللہ سے شروع ہوتی ہیں۔

☆اسلام میں 6 حدود ہیں جن کی سزائیں متعین ہیں۔ ☆سورۃ الانفال میں جنگ بدر کا ذکر ہے۔ ☆ آخری سجدہ سورۃ العلق میں ہے۔ ☆معراج کا وقعہ سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔

☆ قرآن مجید کے آخری وحی کے کاتب حضرت ابی بن کعبؓ تھے۔ ☆حضرت زید بن حارثؓ نے قرآن پاک کو لکھا۔

☆ قرآن مجید میں کل 323671 الفاظ ہیں ☆سب سے پہلے قرآن مجید کی تدوین حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں ہوئی۔

قرآن مجید کے پہلے حافظ کا نام حضرت عثمان غنیؓ ہیں۔ ان کو جامع القرآن بھی کہا جاتا ہے ☆سورۃ توبہ کو سورۃ براۃ بھی کہتے ہیں۔ اس میں تین صحابہ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن الربیع کی معافی کا ذکر ہے۔ جو انہیں جنگ تبوک میں عدم شرکت پر پچاس دن بعد ملی۔ ☆عہد نبوی میں لعان کا معاملہ دو مرتبہ پیش آیا۔ پہلی بار عویمر عجلانی اور دوسری بار ہلال بن امیہ کے ساتھ پیش آیا۔ لعان اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے شوہر کا دیکھ لینا اور قاضی کے سامنے چار بار اس بات کو بتانا تو یہ چار بار بتانا چار گواہیاں تسلیم ہوں گی اور پانچویں بار کہے گا اگر میں نے یہ جھوٹ بولا ہے تو اللہ کا عذاب مجھ پر نازل ہو۔ اس کے بعد اگر بیوی بھی چار بار کہہ دے کہ اس نے زنا نہیں کیا اور اگر وہ جھوٹ بولے تو اس پر اللہ کا غضب نازل ہو۔ تو اس صورت میں بیوی پر حد جاری نہیں ہو گی مگر لعان کی صورت میں میاں بیوی ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ ☆سورۃ الفاتحہ دو دفعہ نازل ہوئی۔ مکہ اور مدینہ دونوں میں۔ یہ سورۃ مکی بھی ہے اور مدنی بھی۔

☆ آخری وحی کون سی سورۃ میں ہے۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر تین۔ ☆ قرآن مجید میں تین ایسے اشخاص کا نام ہے جو پیغمبر نہیں تھے۔ حکیم لقمان، عزیز مصر اور حضرت خضر

☆ قرآن مجید کا پہلا لفظی ترجمہ 1786 میں شاہ رفیع الدین، اور پہلا با محاورہ ترجمہ 1790 شاہ عبد لقادر نے کیا۔ دونوں شاہ ولی اللہ کے بیٹے ہیں۔

☆پہلی وحی حضرت خالد بن سعید ابی العاصؓ نے لکھی جب کہ کل 42 صحابہ اکرام اس کام پر مامور تھے۔ ☆ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب توقیفی ہے۔

☆ترتیب نزولی جس ترتیب میں قرآن نازل ہوا۔ ☆ آپ کے وصال کے وقت 40 حفاظ اکرام تھے۔ ☆29 سورتوں کے آغاز میں مقطعات استعمال ہوئے ہیں۔

☆30ویں پارے میں سب سے زیادہ سورتیں 37 ہیں۔ ☆القرآن سورۃ البقرہ کو فسطاط القران بھی کہتے ہیں۔ ☆28ویں پارے کی تمام مدنی سورتیں ہیں۔

☆19ویں پارے کی تمام سورتین مکی ہیں۔ ☆سورۃ الاسراء سورۃ بنی اسرائیل کا نام ہے۔ ☆سورۃ الغنی، سورۃ واقعہ کا دوسرا نام ہے۔ ☆واقع معراج بنی اسرائیل میں ہے۔ ☆انگریزی زبان میں ترجمہ 1648 سے 1688ء تک کے دور میں جارج سیل نے کیا۔ ☆ قرآن مجید کا پہلا با محاورہ اردو ترجمہ مولانا عبد الحق حقانی نے کیا۔

☆مفتاح القرآن سورۃ روم کو کہا جاتا ہے۔ ☆ قرآن مجید میں 86 ہجری میں نقطے لگائے گئے تھے۔ ☆نزول کے اعتبار سے سورۃ توبہ کا آخری نمبر ہے۔

☆ قرآن پاک میں لفظ اللہ 2697 بار آیا ہے۔ ☆ قرآن مجید میں حضرت جبرائیل کا نام 4 مرتبہ آیا ہے۔ ان کو روح القدس اور روح الامین بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت جبرائیل ایک صحابی دحیہ کلبی کی شکل میں حضور کے پاس آیا کرتے تھے۔ ☆القرآن لفظ سورۃ واقعہ میں آیا ہے۔

بنواُمیہ (661 تا 750)

☆خاندان بنواُمیہ کی حکومت کا بانی حضرت امیر معاویہؓ تھا۔ ☆حضرت امیر معاویہ نے حکومت کی باگ ڈور 661ء میں سنبھالی، بنوامیہ کا دور 90 سال پر محیط ہے۔ والد کا نام ابوسفیان تھا۔

☆حضور ﷺ کے چچا عبدالشمس کی نسل بنوامیہ کہلاتی ہے ☆حضرت امیر معاویہؓ نے 19 سال تک حکومت کی۔ حضرت عثمان کی حکومت کے دوران حضرت امیر معاویہؓ نے بحری بیڑے تیار کئے۔ ☆۔60 ہجری 680ء میں امیر معاویہ وفات پا چکے تھے اور یزید خلیفہ بن جاتا ہے ☆کوفہ والوں نے حضرت حسینؓ کو 18000 خط بھیجے۔

☆61 ہجری میں سانحہ ء کربلا ہو گیا۔ ☆علی اکبر اور علی اصغر (شہادت کے وقت عمر 6 ماہ) حضرت حسینؓ کے بیٹے ہیں۔ ☆، قاسم حضرت حسنؓ کے بیٹے ہیں۔

☆یزید 683 میں مرا۔ ☆معاویہ دوئم کا دور حکومت 683ء تا 684ء ہے۔ ☆مروان بن حکم جو کہ حضرت عثمانؓ کے داماد تھے وہ خلیفہ بنے جو کہ 684ء تا 686ء تک خلیفہ رہتے ہیں۔

☆ منجنیق حجاج بن یوسف نے متعارف کروائی۔

☆692ء میں حجاز بن یوسف نے مکہ اور مدینہ پر حملہ کر دیا اور عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا۔ اس نے عبداللہ بن زبیر کا سر کعبہ کے دروزے پر لٹکوا دیا اور جو کہ سات دن تک لٹکتا رہا۔

☆عبداللہ بن زبیر حضور ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے تھے آپؓ مدینہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے اور ان کو گھٹی بھی حضور ﷺ نے دی تھی۔

☆۔ عبدالمالک بن مروان کے بعد اس کے چار بیٹوں نے تک بعد دیگرے حکومت کی۔

☆سب سے پہلے ولید بن عبدالمالک 705ء تا 715ء تک حکومت کرتا ہے۔ اس نے سینٹرل ایشیاء اور سپین کو فتح کر لیا۔ اسی نے سندھ میں محمد بن قاسم کو لشکر دے کر بھیجا تھا اور محمد بن قاسم سندھ کو فتح کرتا ہوا ملتان تک پہنچ گیا تھا سینٹرل ایشیاء میں قطبیہ بن مسلم کو فتح کرنے بھیجا اور اسپین میں طارق بن زیاد کو بھیجا۔ ☆ Dome of Rock عبدالملک نے بنوایا جو کہ یروشلم میں ہے۔

☆ولید اوّل خلیفہ کے دور میں سپین فتح ہوا۔ ☆عمر ثانی حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کہتے ہیں۔ مجدد اوّل بھی کہتے ہیں۔ ☆جزیہ عمر بن عبدالعزیر نے ختم کیا۔

☆امیر بحر حضرت امیر معاویہ کو کہا جاتا ہے۔ ☆اموی حکومت کا دارالحکومت دمشق تھا۔ ☆جنگ ژاب 750ء میں لڑی گئی۔ اس کے نتیجے میں امیہ خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔

☆حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ 61ھ 681ء میں پیدا ہوئے۔ ☆دنیا کا پہلا اقامتی ہسپتال دمشق میں حضرت امیر معاویہؓ نے بنوایا۔

یزید بن معاویہ 26ھ کو پیدا ہوا جبکہ 64ھ میں مرا۔ ☆عہد اموی میں محکمہ ڈاک کو دیوان البرید کہتے تھے۔ ☆دیوان الجند فوج کے محکمے کو کہتے ہیں

☆دمشق کی جامع مسجد ولید اول نے بنائی۔ اس وقت دمشق کے گورنر حضرت عمر بن عبد لعزیز تھے۔ ☆فاتح مراکش عقبہ بن نافع ہیں جو کہ عمرو ابن العاص فاتح مصر کے بھتیجے ہیں۔

بنو عباسیہ

☆بنو عباس حضرت عباسؓ کی نسل سے تھے۔۔ ☆بنو عباس کے پہلے خلیفہ عباس السفاح تھے۔ ☆ابو لعباس السفاح نے اپنا جانشین ابو جعفر منصور کو مقرر کیا۔ جو کہ ان کا بھائی تھا۔

☆بغداد کا سنگ بنیاد 762ء میں ابو جعفر منصور نے رکھا تھا۔

☆نفیس، ذکیہ امام جعفر صادقؒ کا لقب ہے۔ ☆علم کلام کی بنیاد مہدی نے رکھی تھی۔ ہارون الرشید 786ء بمطابق 170ھ میں خلیفہ بنے۔ ☆ہارون الرشید نے 193ھ میں وفات پائی۔

☆مامون نے کابل فتح کیا۔ اسلام کی پہلی درس گاہ عباسی خلیفہ مامون کے دور میں قائم ہوئی۔ ☆ہلاکو خان نے بغداد کو 1258ء میں تباہ کیا۔

بیت الحکمۃ مامون کے دور میں بنا۔ اس میں کتابوں کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا تھا۔

☆زبیدہ ہارون الرشید کی بیوی تھی۔ جس نے حجاج کرام کے لیے عراق سے لے کر مکہ تک سڑک بنوائی تھی۔ اور اسی راستے میں ایک نہر بھی کھدوائی تھی جسے۔ نہر زبیدہ کہتے ہیں۔

حدیث کی اقسام

☆**قولی:** ایسا کام جسے کرنے کا حکم خود حضور نے دیا ہو۔ فعلی: ایسا کام جو حضور نے خود کر کے دکھایا ہو۔ تقریری: ایسا کام جس کو حضور نے کسی صحابی کو کرتے دیکھا اور منع نہ فرمایا۔

☆حدیث کے دو حصے ہوتے ہیں۔ **سند:** اس حصہ میں راویان کے نام ہوتے ہیں۔ 2: **متن:** حدیث کی اصل عبارت کو متن کہتے ہیں۔

☆**موضوع:** من گھڑت حدیث کو کہتے ہیں۔ ☆حدیث قدسی: جس میں حضور ﷺ کہیں اللہ نے یہ فرمایا۔ حدیث جبرئل بھی کہتے ہیں۔

☆حدیث کی اقسام:۔ صحیح۔ سنن۔ جامع۔ مسند۔ معجم۔ مستدرک۔ مرسل۔ ☆متن کے اعتبار سے حدیث کی اقسام: مرفوع اور مقطوع۔

☆سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام: متصل اور مرسل۔ ☆حدیث کی اقسام بلحاظ مرتبہ و علم: صحیح، حسن اور ضعیف۔ متواتر، مشہور اور غریب۔

☆ وحی کی دو اقسام ہیں 1. متلو جو قرآن کی صورت میں ہمارے پاس ہے 2. وحی غیر متلو جو حدیث کی صورت میں ہمارے پاس ہے۔

احادیث کا پہلا دور (صحابہ کا دور)

☆حضور ﷺ اور صحابہ اکرام کا دور حضرت ابوہریرہؓ عبدالرحمان بن صخر۔ ابوہریرہ کا معنی بلی پالنے والے۔ 7 ہجری میں اسلام قبول کیا۔

صحیفہ صادقہ (عبداللہ بن عمرو بن العاص کے فرمودات پر مشتمل کتاب ہے) ہمام ابن منبہ حضرت ابوہریرہ کے شاگرد تھے۔ انہوں نے ایک صحیفہ تیار کیا تھا۔

احادیث کا دوسرا دور 111 ہجری سے 170 تک تھا۔ ☆عمر بن عبدالعزیز کا دور 99ھ 102ھ ☆ابن شہاب زہری (سند کے بانی)

تیسرا دور آئمہ کا دور 171 ہجری تا 230 ہجری تک ہے۔ ☆علم اسماء الرجال راویان کی حالات زندگی کا علم۔

☆صحہ ستہ کی آخری چار کتابوں کو سنن اربعہ کہتے ہیں

Name of Narrator	Number of Hadith
حضرت ابوہریرہؓ	5374
حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب	2630
حضرت انس بن مالک	2286
حضرت عائشہؓ صدیقہ	2210
حضرت عبداللہ بن عباس	1660
حضرت جابر بن عبداللہ	1660
حضرت ابوسعید خدری	1170
حضرت عبداللہ بن مسعود	848
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص	700
حضرت عمرؓ بن الخطاب	537
حضرت علی بن ابی طالب	500

سلسلہ صوفی بزاگ

☆عبدالقادر جیلانی (قادریہ) ☆علی بن عثمان ہجویری (داتا گنج بخش ہجویری لاہور) کتاب: کشف المحجوب ☆بابا فرید گنج شکر (پیدائش ملتان، دفن پاکپتن)۔ سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب میں ان کا کلام موجود ہے۔ ☆معین الدین چشتی اجمیری المعروف خواجہ غریب نواز۔ چشتی سلسلہ ☆قطب الدین بختیار کاکی (درگاہ دلی،) ☆نظام الدین اولیا (درگاہ دلی) ☆بہاؤالدین زکریا ملتانی (شاہ رکن عالم ان کا پوتا ہے) ☆لال شہباز قلندر (مزار: سیہون شریف سندھ) جلال الدین رومی کا مزار قونیہ (ترکی)۔ عبداللہ شاہ غازی کا مزار کراچی کلفٹن میں ہے۔ ☆جلال الدین سرخ پوش بخاری اور بی بی جوندی کا مزار اوچ شریف میں ہے ☆خواجہ باقی باللہ / سر احمد بندی (نقشبندی) سرہند پنجاب حضرت علی کی قدم گاہ حیدرہ باد سندھ پاکستان۔ بی بی پاک دامن لاہور۔

شریعت وفقہ اسلام

اسلام کے بنیادی ماخد

1. قرآن 2. سنت نبوی/ حدیث 3. اجماع 4. قیاس 5. اجتہاد

مشہور فقی امام

Imam Name	Birth Year /AD/Hijiri Place	Death year /AD/Hijiri Place	Books	Additional Information
Imam Abu Hanifa	699/80 Kufa	767 /150 Baghdad	Kitab ul Asar	Imam of fiqh also called imam Azam
Imam Malik	711/93 Medina	795 / 179Medina	Mauta Imam Malik	انہوں نے حدیث کا ایک مجموعہ تالیف کیا جس کا نام موطا امام مالک تھا
Imam Shafi	767/150 Gaza	820/150 Cairo	Al Risala	Student of imam Malik
Imam Ahmad bin Hanbal	780/164 Baghdad	855/241 Baghdad	Al Masnad (Hadees)	
Imam Jaffar	712/80 Medina	765/148 Medina		
Muhammad ibn Ya'qub al-Kulayni	250 AH /864 CE	329 AH /941 CE	Kitab Ul Kafi (3Sections)	
Imam Ibne Kasir (Imad Ud Deen)	700 hijri Basra	774 Hijri Damascus	Tafsir Ibne Kasir The البدایہ والنہایہ Beginning and the end)	
امام جلال الدین سیوطی	ھ849 Egypt	ھ 911 Egypt	الاتقان فی علوم القرآن، طب النبوی	تاریخ الخلفاء، الدر المنثور فی تفسیر بالمأثور
أبو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری	ء 838/ ھ 224 Iran	ء 923/ ھ310	جامع البیان فی تفسیر القرآن	

	(تاریخ الطبری)تاریخ الرسل والملوک			
	فتح الباری، بلوغ المرام , تہذیب التہذیب	852ھ/1449 مصر	773ھ/1372 مصر	**ابن حجر عسقلانی**
	احیاء علوم الدین , کیمیائے سعادت ،میزان العمل	505ھ/1111ء Tous Iran	450ھ/1058ء Tous Iran	Imam Ghazali

امام ابوحنیفہ کے مشہور شاگردوں (قاضی ابو یوسف اور امام محمد (نے امام ابوحنیفہ کے حدیث اور فقہ کے دروس کو کتابی شکل میں مرتب کر دیا تھا قاضی ابو یوسف اور امام محمد کو صاحبین بھی کہتے ہیں۔ قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج بھی لکھی۔

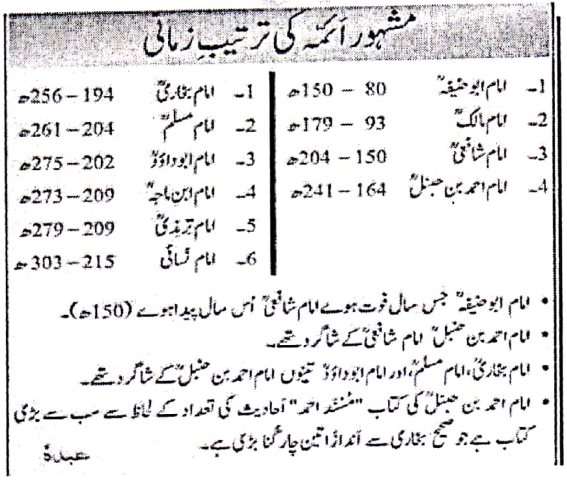

مشہور ائمہ کی ترتیبِ زمانی

-1	امام ابوحنیفہؒ	80 - 150ھ
-2	امام مالکؒ	93 - 179ھ
-3	امام شافعیؒ	150 - 204ھ
-4	امام احمد بن حنبلؒ	164 - 241ھ

-1	امام بخاریؒ	194 - 256ھ
-2	امام مسلمؒ	204 - 261ھ
-3	امام ابوداؤدؒ	202 - 275ھ
-4	امام ابن ماجہؒ	209 - 273ھ
-5	امام ترمذیؒ	209 - 279ھ
-6	امام نسائیؒ	215 - 303ھ

- امام ابوحنیفہؒ جس سال فوت ہوئے امام شافعیؒ اس سال پیدا ہوئے (150ھ)۔
- امام احمد بن حنبلؒ امام شافعیؒ کے شاگرد تھے۔
- امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، اور امام ابوداؤدؒ تینوں امام احمد بن حنبلؒ کے شاگرد تھے۔
- امام احمد بن حنبلؒ کی کتاب "مسند احمد" احادیث کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی کتاب ہے جو صحیح بخاری سے اندازاً تین چار گنا بڑی ہے۔

عبدہٗ

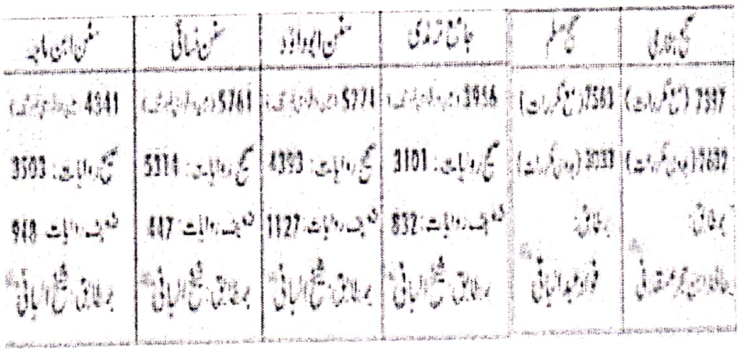

صحیح بخاری	صحیح مسلم	جامع ترمذی	سنن ابوداؤد	سنن نسائی	سنن ابن ماجہ
7397 (مع مکررات)	7563 (مع مکررات)	3956 [illegible]	5274 [illegible]	5761 [illegible]	4341 [illegible]
2602 (بغیر مکررات)	3033 (بغیر مکررات)	صحیح روایات: 3101	صحیح روایات: 4393	صحیح روایات: 5314	صحیح روایات: 3503
بمطابق	بمطابق	ضعیف روایات: 832	ضعیف روایات: 1127	ضعیف روایات: 447	ضعیف روایات: 948
حافظ ابن حجر عسقلانی	فواد عبدالباقی	بمطابق شیخ البانی	بمطابق شیخ البانی	بمطابق شیخ البانی	بمطابق شیخ البانی

Imam Name	Real name	Birth / Death Place
Imam Bukhari	Muhammad Bin Ismael	Bukhara / Uzbekistan
Imam Muslim	Muslin bin Hajjaj	Nishapur Iran
Imam Abu dawood	Abu-Dawud Sulaiman bin Al-Aash'ath	Iraq
Ibne Majah	Muḥammad bin Yazīd	Iran
Trimzi	Muhammad ibn 'Isa bin Musa	Uzbekistan
Nasaee	Aḥmad ibn Shu`ayb	Turkmenistan

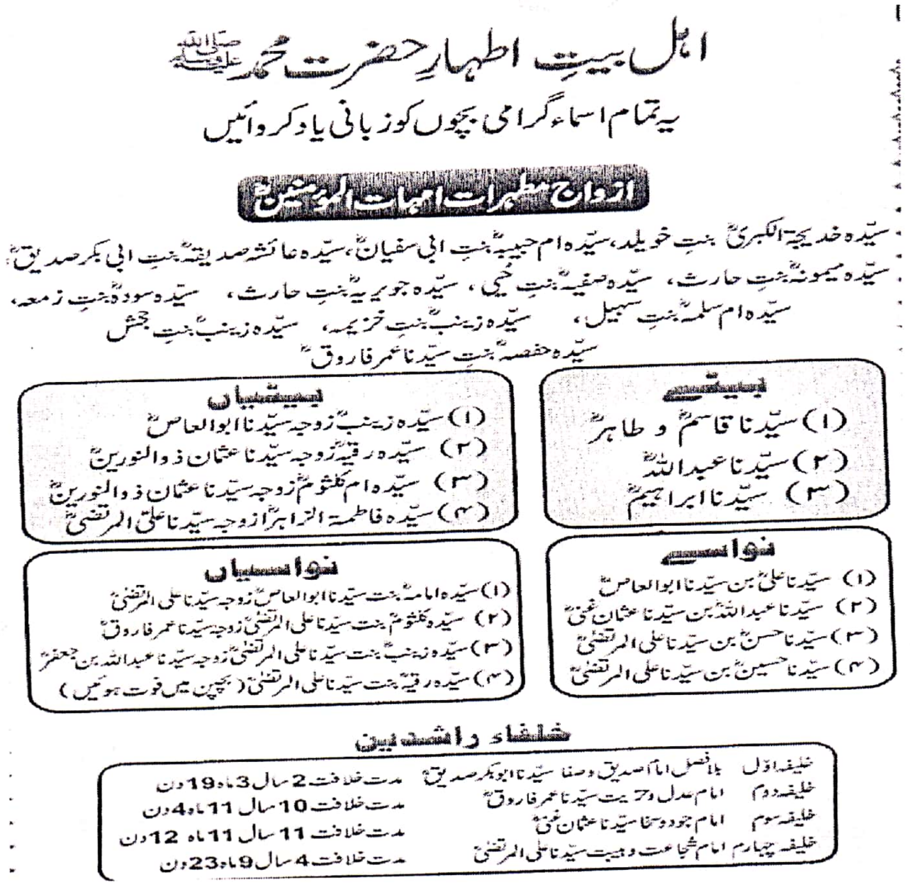

اہل بیت اطہارِ حضرت محمد ﷺ

یہ تمام اسماء گرامی بچوں کو زبانی یاد کروائیں

ازواج مطہرات امہات المومنینؓ

سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ بنتِ خویلد، سیدہ ام حبیبہؓ بنتِ ابی سفیانؓ، سیدہ عائشہ صدیقہؓ بنتِ ابی بکر صدیقؓ
سیدہ میمونہؓ بنتِ حارث، سیدہ صفیہؓ بنتِ حیی، سیدہ جویریہؓ بنتِ حارث، سیدہ سودہؓ بنتِ زمعہ،
سیدہ ام سلمہؓ بنتِ سہیل، سیدہ زینبؓ بنتِ خزیمہ، سیدہ زینبؓ بنتِ جحش
سیدہ حفصہؓ بنتِ سیدنا عمر فاروقؓ

بیٹے

(۱) سیدنا قاسمؓ و طاہرؓ
(۲) سیدنا عبداللہؓ
(۳) سیدنا ابراہیمؓ

بیٹیاں

(۱) سیدہ زینبؓ زوجہ سیدنا ابوالعاصؓ
(۲) سیدہ رقیہؓ زوجہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ
(۳) سیدہ ام کلثومؓ زوجہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ
(۴) سیدہ فاطمۃ الزاہرۃؓ زوجہ سیدنا علی المرتضیٰؓ

نواسے

(۱) سیدنا علیؓ بن سیدنا ابوالعاصؓ
(۲) سیدنا عبداللہؓ بن سیدنا عثمان غنیؓ
(۳) سیدنا حسنؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ
(۴) سیدنا حسینؓ بن سیدنا علی المرتضیٰؓ

نواسیاں

(۱) سیدہ امامہؓ بنت سیدنا ابوالعاصؓ زوجہ سیدنا علی المرتضیٰؓ
(۲) سیدہ کلثومؓ بنت سیدنا علی المرتضیٰؓ زوجہ سیدنا عمر فاروقؓ
(۳) سیدہ زینبؓ بنت سیدنا علی المرتضیٰؓ زوجہ سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ
(۴) سیدہ رقیہؓ بنت سیدنا علی المرتضیٰؓ (بچپن میں فوت ہوئیں)

خلفاء راشدین

خلیفہ اول	بالفضل امام صدیق وصفا سیدنا ابوبکر صدیقؓ	مدت خلافت 2 سال 3 ماہ 19 دن
خلیفہ دوم	امام عدل وحریت سیدنا عمر فاروقؓ	مدت خلافت 10 سال 11 ماہ 4 دن
خلیفہ سوم	امام جود وسخا سیدنا عثمان غنیؓ	مدت خلافت 11 سال 11 ماہ 12 دن
خلیفہ چہارم	امام شجاعت وہیبت سیدنا علی المرتضیٰؓ	مدت خلافت 4 سال 9 ماہ 23 دن

قیاس کے 3 ارکان ہیں فرع، حکم، علت،	رمضان کا پہلا عشرہ رحمت دوسرا مغفرت اور تیسر آگ سے نجات ہے
غزوہ بنی مصطلق 5 ہجری شعبان 27 دسمبر 626 عیسوی میں ہوا	غیر مسلموں کو مسلم حکومت میں زمی کہا جاتا ہے
توریت کے معنی شریعت انجیل کے معنی خوش خبری اور زبور کے معنی ٹکڑا کے ہیں	غسل کے تین اور وضو کے چار فرائض ہیں
بیت الحکمت ہارون نے قائم کیا	ہجرت کے وقت حضور 27 صفر 14 نبوی کو غار ثور پہنچے
فردوس الحکمۃ الکیمیا کتاب خالد بن یزید نے لکھی	بو علی سینا کی کتاب القانون فی الطب ستارویں صدی میں یورپ میں پڑھائی جاتی تھی
ہجرت کے وقت حضور قبا آٹھ ربیع الاول 1 ہجری بمطابق 20 ستمبر 622 کو پہنچے اور 14 دن قیام کیا	ابن یونس نے پنڈولم اور لاگر تھم دریافت کیا
سلفیورک ایسڈ نائٹرک ایسڈ اور ہائڈروکلورک ایسڈ جابر بن حیان کی دریافت ہیں	مجلس شوریٰ کو دوبارہ بحال عمر بن عبد العزیز نے کیا
مسلمانوں میں ریاضی کے اوپر کام عمر خیام موسی خوازم اور ابن یونس نے کیا	اصحاب الایکہ کا مذہب بت پرستی تھا
حضور کو امین کا لقب پینتیس اور صادق کا لقب بائیس سال کی عمر میں ملا	الیاس الیسع یوشع اور شایل پیغمبر گزرے ہیں
حضور نے حضرت ایوب انصاری کے گھر آٹھ ماہ قیام کیا	سب سے پہلے حج حضرت ابراہیم نے کیا
حضرت مصعب بن عمیر مواخات میں ابو ایوب انصاری کے بھائی بنے اور حضرت علی کے بھائی ابوذر غفاری بنے	ود، سواع، یغوث، یعوت اور نصر حضرت نوح کی قوم کے بت تھے
حضرت حسن 3 ہجری اور حضرت امام حسین چار ہجری میں پیدا ہوئے	مسجد خیف منیٰ میں واقع ہے جس میں ستر انبیاء دفن ہیں
ٹوٹل چار بادشاہ نے اسلام قبول کیا	اخنوع حضرت ادریس کا نام ہے
خیبر مدینہ سے 96 کلومیٹر دور ہے	حضرموت یمن میں ہے
عشرہ مبشرہ میں آخر میں حضرت سعد بن ابی وقاص نے وفات پائی	حضور نے پہلی بار کوہ صفا پر چڑھ کر عام تبلیغ کا اعلان کیا
حضرت ام سلمہ میں آخر میں وفات پانے والی ام المومنین ہیں	قلعہ قموص کا محاصرہ بیس دن تک ہوا
ام سلمہ کا انتقال 63 ہجری میں ہوا	الجبرا موسی الخوارزمی نے دیا
حضرت ابو بکر صدیق کا لقب عتیق بھی تھا اور یہ پہلے امیر حج جنہوں نے 9 ہجری میں قیادت کی	جنگ صفین 13 دن جاری رہی
عربی زبان میں پارہ کے لیے جزو کا لفظ استعمال کیا گیا ہے	معتزلہ فرقہ کا بانی سفیان ثوری ہے

انیسواں اور تیسواں پارہ میں سب سے زیادہ سجدے کی تعداد ہیں	حروف مقطعات سے شروع ہونے والی سورتوں کی تعداد پانچ ہے
قرآن مجید نے سورہ یوسف کو احسن القصص کا نام دیا ہے	مال غنیمت کے احکامات سورۃ الانفال میں نازل ہوئے ہیں
غار کہف کے معنی وسیع غار کے ہیں	غزوہ خیبر کی اطلاع سورہ فتح میں دی گئی
سورۃ طلاق کا دوسرا نام سورۃ النساء ہے	سفر طائف سے واپسی پر حضور جن اور سورۃ الکافرون کی تلاوت فرما رہے تھے
قرآن کا پہلا ترجمہ لاطینی زبان میں فرانس کے ایک راہب پتر اس بٹ کیوں نے کیا	صحابہ میں حضرت سلیمان فارسی نے قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ کا سب سے پہلے ترجمہ کیا
حضرت سلمان فارسی کے بعد فارسی میں قران مجید کا ترجمہ سعدی شیرازی نے کیا	پاکستان میں پہلا ترجمہ صوبہ سندھ سندھ سے ہوا

حج کی فرضیت کے احکام سورۃ آل عمران میں ہیں	حضور کے خطوط جو آپ نے سات ہجری میں لکھے استنبول اور برٹش میوزیم میں موجود ہیں
صحیفہ علی جو کہ چند تحریروں پر مشتمل تھا آپ انہیں اپنی تلوار کی نیام میں رکھتے تھے اور یہ حدود اور قصاص کے بارے میں تھا	اجماع کے چار ارکان ہیں
سب سے پہلے جمعہ کی نماز مصعب بن عمیر نے ادا کی نماز جمعہ جو مکہ میں فرض ہوئی اور مدینہ میں سب سے پہلے ادا کی گئی اس میں چالیس نمازیں تھے	تیمم کا حکم 5 ہجری میں غزوہ بنی مصطلق کے درمیان جاری ہوا تیمم کے تین فرائض ہیں

سوئی چھید کیمرہ ابن الہاشم نے جہاد کیا	سب سے پہلے انعقاس کے دو قوانین ابن الہاشم نے دیے
البیرونی نے کتاب الاسطرلاب لکھیں جس میں زمین کا محیط نکالنے اور دریا کی گہرائی معلوم کرنے کا طریقہ بیان کیا اور یہ انہوں نے برصغیر کی صحاحت کے دوران پاکستان کے علاقے پنڈ دادنخان میں سرانجام دیا	البیرونی نے ثابت کیا سب سے پہلے کہ روشنی کی ولاسٹی آواز کی ولاسٹی سے زیادہ ہے
نصیر الدین طوسی نے بطور وزیر اور مشیر کے ہلاکو خان کے دور میں کام کیا	گن پاؤڈر عربوں نے ایجاد کیا اور اس کا ایجاد کرنے والے کا نام میر فتح اللہ تھا

GENERAL KNOWLEDGE

IBES

HISTORICAL ERAS

LIST OF MAJOR TIME PERIODS IN HISTORY

تاریخ دان انسانی تاریخ کے بارے میں مزید سمجھنے کے لیے تحریری ریکارڈ اور آثار قدیمہ کے شواہد پر انحصار کرتے ہیں۔ وہ انسانی تاریخ کو سات اہم ادوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

1. Pre-History	2.5 Million BC -600 BC (Stone Ages and Bronze Ages)
2. Ancient History	600 BC - 476 AD (Aryans to Fall of Roman Empire)
3. Pre-Medieval History	476 AD - 1215 AD (Fall of Roman Empire to Magna Carta)
4. Medieval History	1215 AD-1453 AD (Magna Carta to Fall of Byzantine Empire)
5. Pre-Modern History	1453AD-1750AD (Fall of Byzantine Empire to Industrial Revolution)
6. Modern History	1750AD-Present (Post Industrial Revolution)
7. Contemporary	1945 AD-Present (Post WW-II)

انسانی تاریخ میں Pre - History کرہ ارض پر انسانوں کی ظاہری شکل (تقریباً 2.5 ملین سال پہلے) اور 600 قبل مسیح کے درمیانی دور کی عکاسی کرتا ہے۔ خطے کے لحاظ سے اس میں تھوڑی بہت تبدیلی ہو سکتی ہے۔ یہ زمین پر اس دور کی نشاندہی کرتا ہے جس میں انسانی سرگرمیاں تھیں، لیکن انسانی تاریخ کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ اس دور کو بنیادی دور کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کیونکہ اس دورانیے میں انسانی تہذیب و تمدن میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔

MAJOR PERIODS OF THE PREHISTORIC ERA

The Prehistoric era can be divided into 3 shorter eras based on the advancements that occurred in those time periods. They include:

The Stone Age (2.5 million B.C. to 3000 B.C.) – It documents the human migration from Africa and first use of tools.

The Bronze Age (3000 B.C. to 1300 B.C.) – Humans settle in Mesopotamia, the Indus Valley and ancient Egypt; invention of the wheel and metalworking

The Iron Age (1300 B.C. to 600 B.C.) – formation of planned cities, introduction of ironworks, steel, and writing systems.

Ancient Period / Classical Period (600 B.C- 476 AD)

The ancient time period started in 600BC. This era is also called a classical period or antiquity because in this era great philosophers appeared on Greek soil, and it ended with the fall of the Western Roman Empire in 476AD. It marked the beginning of a philosophical period in world history as well as the first recorded sources of human history (3300BC). Politically, the ancient era saw the rise – and fall – of many world empires.

CLASSICAL CIVILIZATIONS AND EMPIRES

The Classical era was mainly centred around the civilizations on the Mediterranean Sea and their contributions to world culture. These empires included:

Ancient Greece (600 B.C. to AD600) – foundation of democracy, philosophy, mathematics, drama, and poetry.

Ancient Rome (753 B.C. to 476 AD) – Political power that developed the legal system, irrigation, architecture, city roads, and Christianity.

Persian Empire (550 B.C. to 330 B.C.) – Middle Eastern empire that practiced Zoroastrianism before Islam and fell to Alexander the Great in 330 B.C.

Byzantine Empire (285 AD to 1453 AD) – Mediterranean culture that incorporated practices and beliefs from ancient Greece and Rome; the only major power not to fall until after the Renaissance.

The Middle Ages (476 AD – 1450 AD): Divided into two

The Middle Ages is also known as the Medieval or Post-Classical era. Historians refer to the early part of this period as the Dark Ages due to the loss of recorded history after the fall of the Roman Empire in 476 AD.

SIGNIFICANT PERIODS OF THE MIDDLE AGES

The Middle Ages was an unstable period that lasted for nearly a millennium.

Pre-Medieval Ages (476 AD to 1215 AD) Also known as Late Antiquity; this period shows most powers rebuilding after the collapse of the Roman Empire and the beginning of Islam in the Middle East.

Medieval Ages (1215 AD to 1453 AD) : 250-year period that saw the height of the Catholic Church's power in the Crusades a period that saw the Black Plague, is the beginning of European exploration and the invention of the printing press. However, in Subcontinent medieval period ended after the Mughals or Battle of Plassey in 1757.

Early Modern Era (AD1453-AD1750)

The Early Modern Era, which immediately followed the Middle Ages, saw a resurgence of the values and philosophies from the Classical era. When you think of Leonardo da Vinci, William Shakespeare, Johann Sebastian Bach, and Christopher Columbus, you are thinking of the Early Modern Era. However, in Subcontinent Early Modern period started when Britain took control of the Subcontinent in 1757AD.

MOVEMENTS OF THE EARLY MODERN ERA

The major movements in politics, religion, and geography helped to guide human civilization into the Modern era. These movements include:

Renaissance Humanism (1400 AD-1500 AD) – break from medieval scholasticism that incorporated Classical thought into Early Modern ideas.
Protestant Reformation (1517 AD -1648 AD) religious movement in which Lutheranism (started by Martin Luther) broke with the Catholic church and redefined Christianity.
The European Renaissance (1450 AD -1600 AD) known as a cultural "rebirth" in art, music, literature, society, and philosophy.
The Enlightenment (1650 AD -1800 AD) an intellectual movement that is also called the
Age of Reason; saw the re-examination of politics, economics and science before giving way to Romanticism in the 19th century
The European Renaissance, or "rebirth," occurred during this period, as well as the discovery and colonization of the Americas and the Age of Enlightenment.
Modern Era (AD1750-Present) The influences of both the Renaissance and the Enlightenment led to a technological boom in the Modern era, also known as the Late Modern era. Wars, revolution and the end of the monarchy in many countries rocked the world of politics. The Modern era is truly a commutation of millions of years of human development.
Major Periods of the Modern Era
Because our history of the last three centuries is well documented, it is possible to examine each period of the Modern era on its own. These eras include:
First Industrial Revolution (AD1760 to AD1840) – beginning of the modern era that saw several technological innovations, including the invention of the cotton gin, the increase of city factories and mills and the completion of the Erie Canal.
Revolutionary Period (AD1764 to AD1848) – period of revolutions around the world, including the American Revolution, French Revolution, Spanish-American Wars for Independence, Italian Revolutions, Greek War of Independence, and the Spring of Nations.
Age of Imperialism (AD1800 to AD1914) – century of time in which France, Britain, Spain, the Netherlands, and the United States colonized in other nations around the world
Victorian Era (AD1837 to AD1901) – reign of Queen Victoria I that saw increased urbanization, the American Civil War and the end of African slavery
Second Industrial Revolution (AD1869 to AD1914) – often referred to as the Technological Revolution; period in which the light bulb, the telephone, the airplane, and the Modern automobile were invented
World War I (AD1914 to AD1918) – worldwide conflict centred in Europe; also known as the Great War.
Great Depression (AD1929 to AD1939) – extended period of worldwide economic hardship that started with the stock market crash in 1929.
World War II (AD1939 to AD1945) – wartime period that began with Germany's invasion of Poland and ends with the surrender of Japan, the last standing Axis power.
Contemporary Period (AD1945 to current) – also known as the Information Age; the period in which technological advances define social, economic and political life

LEC 81 GK 7 CALENDAR OF THE WORLD REVISION

GREGORIAN CALENDAR

Introduced in 1582 (BCمیں سال پیچھے کی طرف آتے ہیں جبکہ ADمیں سال آگے کی طرف جاتے ہیں). This calendar gave the concept of leap year.

➔ 01 BCE Common era ➔ till 2021
➔ 01 AD to ➔ B Present.

HIJRI CALENDAR

Hijri Calendar that is also called Lunar Calendar.Hazoorﷺ Calendar born in 570 AD on Monday 22 April 571 AD. It was **Am-ul-Fel** (Year of Elephant) (60,000)

جب یمن کا بادشاہ ابراہ لشکر کے ساتھ بیت اللہ پر حملہ کرنے آیا

ISLAMIC DATES

- Hazoorﷺ born on 12th Rabi ul Awal
- الرحیق المختوم میں عبدالرحمٰن مبارک پوری انڈیا کے ہیں انہوں نے 09 ربیع الاول لکھا ہے
- پہلی وحی ← غار حرا ← جبل نور ← مکہ سے 3 کلو میٹر پے ہے
- الرحیق المختوم 610 AD – August – وحی کا سال
- وحی کا اسلامی سال بریلوی کے مطابق 17 رمضان 610 اور اہلحدیث کے مطابق 21 رمضان 610 ہے
- اور پہلی نبوی 10 August-یعنی 610 AD ہے

THE AGE OF PROPHET IN LUNAR AND SOLAR CALENDAR

Lunar calendar have 354 days in a year ➔ 40Years-06Months-12Days

Solar calendar have 365.25 days ➔ 39Years-03Months-22Days

HIJRAT CONCEPT

12 Rabi ul Awal, 19th July 622 AD and it was 14th Nabvi

1st Nabvi started, 17th Ramzan = 10 August 610 AD

1ST NABVI: 10 August➔610 AD

MISCELLANEOUS QUESTIONS

Holy Prophet born in 09- Rabi ul Awal→570 AD → 22 April 571 AD

- اور ہجری کے مطابق ہمارے ہر سال میں 11.25 دن زیادہ زیادہ آرہے ہیں اس لیے یہ 7000 دن ہو گئے اور 7000/354 تو یہ 20 سال کم ہو جائیں گے۔

LUNAR CALENDAR

A calendar, which is based on the synodic month.

SYNODIC MONTH: The period of the Moon revolution around the Earth between the two new moons. Duration of the synodical month - 29.53059 days During the synodical month, there is a complete change of phases of the moon. The well-known Gregorian calendar is solar, but the Muslim calendar is lunar.A year in the Muslim calendar consists of 12 months, which alternate between 29 and 30 days.

Thus, the average length of the lunar year will be approximately equal to 354.366 days, and the month will be equal to 29.5305 days, which is much closer to the length of the synodic month. The average length of the solar year will be approximately equal to 365.25 days in a solar calendar and the month will be equal to 30.437.

HOW TO CONVERT SOLAR YEAR TO HIJRI YEAR AND VICE VERSA

1. Multiply the Hijri Year with 0.97 and add it to 622 (622 AD was the year when Hijrat e Madina took place). Islamic calendar starts from here. 1st Hijri year completed in 623AD, and 2nd Hijri started in 624AD in which Ghazwa e Badar took place in the month of Ramadan.

Year Gregorian ≈ Year Hijri × 0.97 + 622

Example:
Imam Abu Hanifah date of birth:699AD Now convert into a Hijri Year by applying above formula.

80 X 0.97 = 77 + 622 = 699AD

2. If you want to convert a Gregorian date to a Muslim date, you have to subtract 622 from the year and multiply it by 1.03.

Year Hijri ≈ (Year Gregorian– 622) × 1.03

699 – 622 = 77 X 1.03 = 80 Hijri

HOW WE ARE DOING ABOVE CALCULATIONS NOW LOOK IT MANUALLY IF YOU FORGET THE FORMULA IN PAPER

1. Imam Abu Hanifa birth year is 699AD. Now, subtract 622 from it because Islamic calendar starts from here. Answer is 77 years. These 77 years are the solar years and we know in solar year there are 365 days and in lunar year there are 354 days. We have to convert it in lunar

years. For that, multiply 77 with 365.25 = 28124.25 days, now we have to divide these days with 354.366 and the answer is 80 which is Hijri year.

2. By above calculation we know that the birth year of Imam Abu Hanifa is 80AH. Now convert it into solar year. First, multiply 80 by 354.366, the answer is 28349.28 days. These are lunar days. Now divided this with 365.25, the answer will be 77. Now add this 77 with 622AD, the answer will be 699AD which is the birth year (in solar calendar) of Imam Abu Hanifa.

Note: After every 30 solar years, 1 year added into lunar years. This is general rule.

English Month	Days	Islamic Month	Days (year 1442 AH)	Bakarmi (Punjabi) Month	Days
January	31	محرم	29	چیت	30
February	28	صفر	30	بیساکھ	31
March	31	ربیع الاول	29	جیٹھ	31
April	30	ربیع الثانی	30	اساڑھ	32
May	31	جمادی الاول	29	ساون	32
June	30	جمادی الثانی	30	بھادوں	31
July	31	رجب	29	اسوج	30
August	31	شعبان	30	کاتک	30
September	30	رمضان	30	مگھر	29
October	31	شوال	29	پوہ	29
November	30	ذو القعدہ	30	ماگھ	30
December	31	ذو الحجہ	29	پھاگن	30
Total	365		354		365

Points to Remember

1. In Gregorian calendar, February consists of 28 Days. In leap year (The year which is divisible by 4), it becomes a month of 29 days.
2. The number of days in a lunar month may varies from 29 to 30 depending on the phases of moon.
3. There are four sacred months in Islamic calendar in which fight/war is prohibited. These months are Rajab, Zul Qadah, Zul Hajj and Muharram.
4. Desi Calendar also known as Bakarmi or Nanak Shahi Calendar/Punjabi Calendar starts from 13 March. For instance, the Sikhs celebrate "**Besakhi Mela**" in April.

NAME OF DAYS OF WEEK

English	اردو	فارسی	عربی
Monday	سوموار/پیر	دوشنبہ	یوم الاثنین
Tuesday	منگل	سہ شنبہ	یوم الثلاثہ
Wednesday	بدھ	چہار شنبہ	یوم الاربعہ
Thursday	جمعرات	پنج شنبہ	یوم الخمیس
Friday	جمعہ	جمعہ/آدینہ	یوم الجمعتہ
Saturday	ہفتہ	شنبہ	یوم السبت
Sunday	اتوار	یک شنبہ	یوم الاحد

Note:

1. Persian week starts from Saturday (Shanbah).
2. Arabic week starts from Sunday (Sunday)

LEC 83 GK 9 Origin and Evolution of Life Part 2 (MAIN)

- **13.8 billion** years ago, there was a singularity
- **12.8 billion** years ago universe was look like today
- When Singularity expanded, it was converted to **Nebula**
- Nebula is Gas giant and Galaxy originates from Nebula
- Galaxy is revolving around singularity
- Giga is a American Unit and is equal to 10^9
- Our Galaxy is Milky Way and star is sun
- Black Hole occurred in two places.

  1. In Core of Galaxy
  2. In massive star (After specific age)

- BLACK HOLE سپیڈ آف لاءٹ سے جو چیزیں جا رہی ہیں ان کو اپنے اندر لے لیتا ہے
- The age of our Solar System is **4.6 billion** years.
- The age of our Earth is **4.6 billion years.**
- Interstellar (inner 4) planets are rocky. These are also called terrestrial (earth like) planets
- Mars have 95% and Venus have 96.5% of carbon dioxide, that's why heat increased so no life
- Outer planets are gaseous planets. They have Hydrogen and helium and these all planets have rings (Jupiter, Saturn, Uranus, Neptune), Saturn has visible rings.
- Uranus and Neptune are **ice giants** due to no availability of sun light`
- Biggest interstellar planet is Earth
- CERES and PLUTO are dwarf planets.
- Planets names are similar to Roman kings / Queen, but Earth is a **Germanic world** mean **GROUND.**
- Earth maybe elliptical, maybe sphere, so no word would fulfill the idea of the shape of earth so a world **GEOID** define the shape of earth.

GEOID SHAPE

- Life on earth is possible due to water.
- Water on the earth formed by Asteroid rain (Large Stones rain) and Asteroid take one drop water and then water cycle starts, the earth's deep holes fulfill with water, these deep holes are now oceans. However, this is merely an assumption yet to be proved.
- 3.5 billion years ago life begun in the oceans.
- 2.4 billion years ago Earth was filled with Oxygen. It is called first ice age.
- 02 billion years ago eukaryotic cell (with Nucleus) originated.
- 540 million years ago different organism developed and first vertebrate (which has backbone) developed.
- 390 million years ago animal with four legs were found.
- 250 million years ago with fossil age/dinosaur age started.
- 200 million years ago first mammal was found. (which feed their babies with milk).
- 150 million years ago bird originated.
- 130 million years ago flowering plants were created.
- 60 million years ago primate (ancestors of modern human) developed
- 6.5 million years ago there were animals with 04 legs , they are also called **HOMONYM.**
- 300000, (03-Lac) years ago 1st human was found in Africa , modern shape of human "Homo sapiens".
- Fire invented by Homo Eructus about 7.9 million years ago by friction of two stones.
- These all things come through a term *"survival of the fittest"* and the Darwin noted in his book *"origin of species"*. Darwin also proposed a theory of "*natural selection*".

  >>**Term = Survival of fittest by Herbert Spencer**

  >>**Theory= Origin of species by Charles Darwin and he belongs to UK**

- 50000 years ago, human developed language.
- 30000 years ago human start hunting of **Reindeer**
- 24000 years ago, fiber (thread) was first time used by humans.
- 21000 years ago agriculture was started.
- 5500 years ago writing was discovered by Sumerian civilization.
- Human was still living in caves and agriculture started near banks of rivers.

TIMELINE OF HISTORY

Year	Development
13.86 billion years ago	Big Bang
4.6 billion years ago	Solar System
4.6 billion B.C	Earth
3 billion B.C	Primeval life
170000 B.C	Clothing
100000 B.C	Homo Sapiens
70000 B.C	Invention of fire
50000 B.C	Invention of sewing needle
40000-30000 B.C	First human settlement
10000-4000 B.C	Settlement, Agriculture, Wheel, Pottery
5500-3000 B.C	Civilization in Sumeria
3200 B.C	Sumerian cuneiform writing
3150 B.C	First dynasty of Egypt
3000-1500 B.C	Indus civilization

LEC 84 GK 10 Civilization and local people of the world (MAIN)

Civilization of Fertile Crescent (Middle east) and Levant (Syria) Region:

- MB → Mosul + Baghdad (Iraq) are located on the bank of Tigris River.

Civilization Name	Area	River	Age	Era	Additional Info
Mesopotamian	Iraq(Ur)	فرات Euphrates دجلہ Tigris	Neolithic	8000BC	Cradle of Civilization Local People called Yazidi
Sumerian	Iraq Urk	On above rivers banks	Bronze	3100	Oldest written record found here
Akkadian	Iraq	Same as above	Bronze	2500	Sargon was the great King

- KB → Karbala + Basra (Iraq) are located on the bank of the Euphrates River.
- The place where both these rivers meet is called "Shat UL Arab".
- Zab river is a tributary of the Euphrates river where a famous battle was fought between Abbasid & Ummayad. On the Euphrates river two cities were established, Samar and Fujala.
- Kirkuk is the largest oil field Iraq in Kirkuk city.
- Mosul Dam in Mosul city of Iraq It's the most dangerous dam in the world.

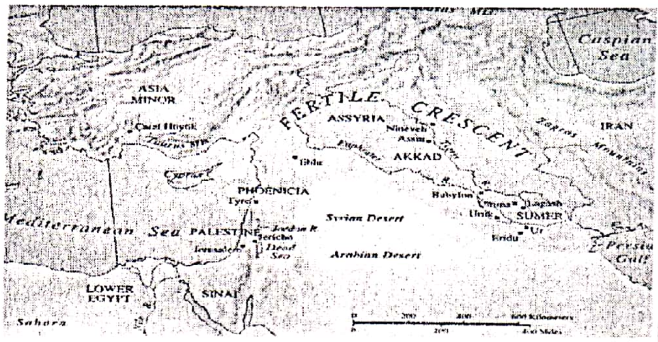
Caspian Sea
ASIA MINOR
FERTILE CRESCENT
ASSYRIA
Nineveh
AKKAD
IRAN
Zagros Mountains
Cyprus
PHOENICIA
Tyre
Babylon
Lagash
Uruk
SUMER
Ur
Eridu
Syrian Desert
Mediterranean Sea
PALESTINE
Jericho
Jerusalem
Dead Sea
Arabian Desert
Persian Gulf
LOWER EGYPT
SINAI
Sahara

African Continent Civilization:

Nile Valley Civilization	Africa and Sinai	On the bank of the Nile river There are two Nile White Nile: Originate from Lake Victoria (Tanzania) Blue Nile: Originate from Lake Tana (Ethiopia) Both white and Blue Nile meet at Khartoum(Sudan) In this civilization, we find ancient wonders of the world Pyramid of Giza (اہرام مصر) and the Great Sphinx of Giza (Which head is like a human and the body like a Cat) Giza is the second largest city in Egypt. The Pyramid of Giza is 3000BC old. North African local people are called Berber. South African local people are called Zulu and Bantu.

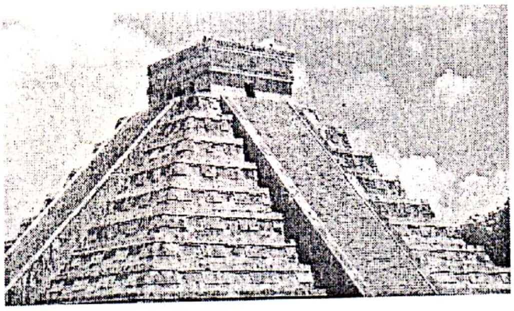

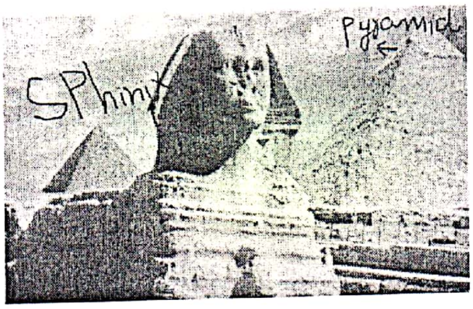

Civilization Name	Area	Local People	Additional Info
Aztec	USA	Red Indian, Eskimos, Inuit	In Canada, Horseshoe Bay Community live.
Mayan	Mexico		Chechen Itza Famous Site
Incan	South America	Inca	Machu Picchu is a famous town in the mountainous region and is also included in the 7 Modern wonders of the World.

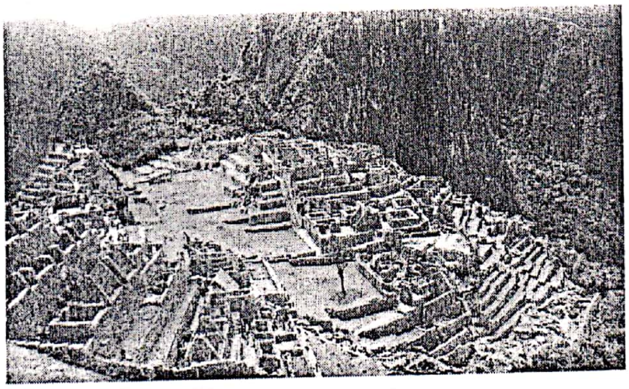

Australian Continent	Main Areas	Discoverer	Local People
Between New Guinea and Australia	Torres Strait	Dutch navigator William Janszoon first arrived on the Australian continent in 1605.	Australian local people are called Aborigines. Modern called Aussie Kangaroos.
New Zealand	South Island	Dutch navigator who first arrived at New Zealand in 1642. The English navigator Lieutenant James Cook sighted New Zealand on 6 October 1769 and landed at Poverty Bay two days later. He drew detailed and accurate maps of the country and wrote about the Māori people.	New Zealand local people are called Morris whose famous dance is Hakka. Modern people are called Kiwis. Kiwi bird has weak eyesight.

IMPORTANT POINTS ARE HIGHLIGHTED IN THE BELOW MAP

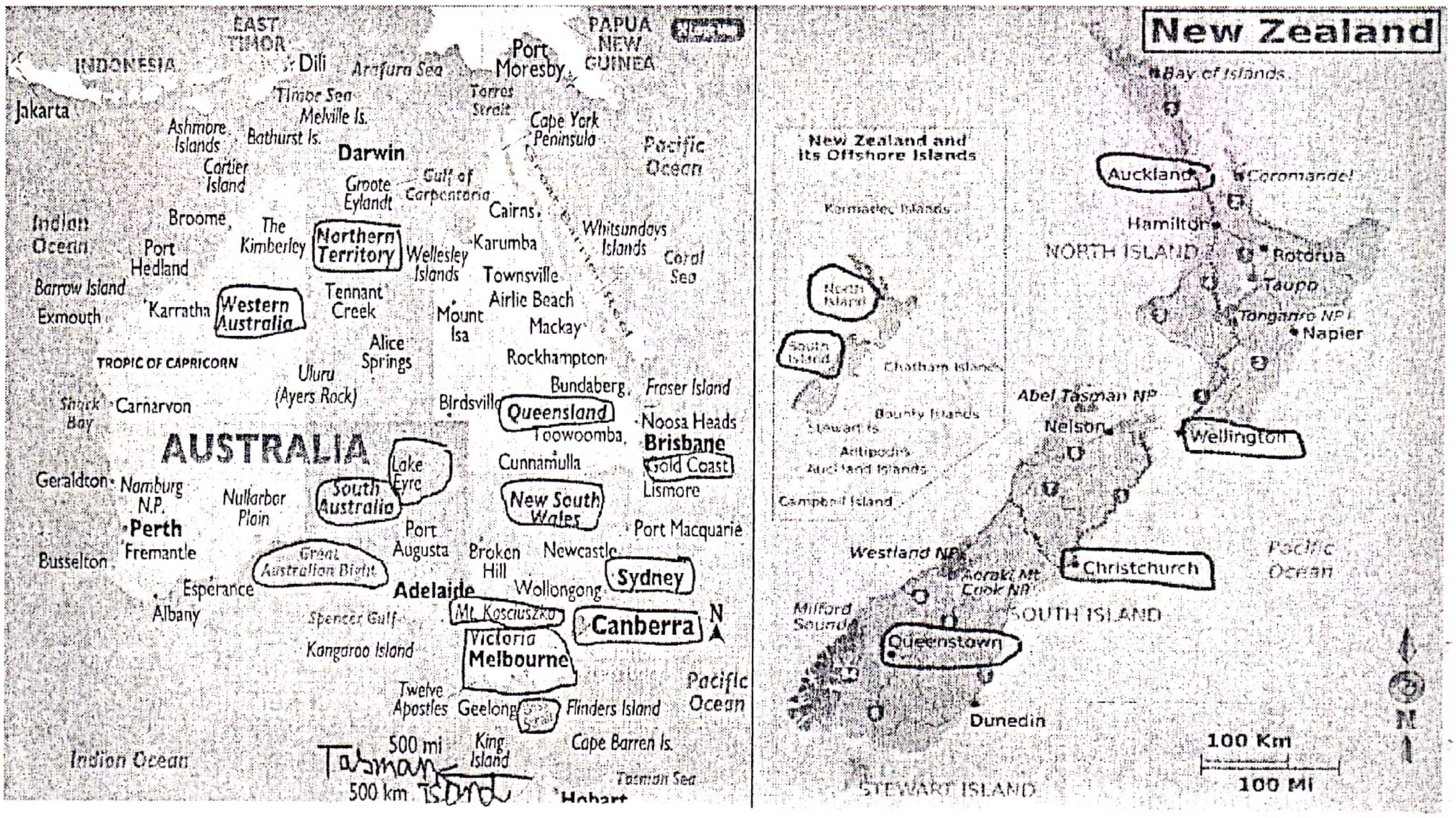
EAST TIMOR
INDONESIA
Dili
Arafura Sea
Port Moresby
PAPUA NEW GUINEA
Jakarta
Timor Sea
Torres Strait
Melville Is.
Ashmore Islands
Bathurst Is.
Cape York Peninsula
Darwin
Pacific Ocean
Cartier Island
Groote Eylandt
Gulf of Carpentaria
Cairns
Indian Ocean
Broome
The Kimberley
Northern Territory
Wellesley Islands
Karumba
Whitsundays Islands
Coral Sea
Port Hedland
Townsville
Barrow Island
Exmouth
Karratha
Western Australia
Tennant Creek
Mount Isa
Airlie Beach
Mackay
Alice Springs
TROPIC OF CAPRICORN
Uluru (Ayers Rock)
Rockhampton
Bundaberg
Fraser Island
Shark Bay
Carnarvon
Birdsville
Queensland
Noosa Heads
AUSTRALIA
Toowoomba
Brisbane
Gold Coast
Lake Eyre
Cunnamulla
Lismore
Geraldton
Nambung N.P.
Nullarbor Plain
South Australia
New South Wales
Perth
Port Augusta
Port Macquarie
Fremantle
Busselton
Great Australian Bight
Broken Hill
Newcastle
Esperance
Adelaide
Wollongong
Sydney
Albany
Spencer Gulf
Mt. Kosciuszko
Canberra
N
Kangaroo Island
Victoria
Melbourne
Twelve Apostles
Geelong
Bass Strait
Flinders Island
Pacific Ocean
Indian Ocean
500 mi
500 km
King Island
Cape Barren Is.
Tasman Island
Tasman Sea
Hobart
New Zealand
Bay of Islands
New Zealand and its Offshore Islands
Kermadec Islands
North Island
South Island
Chatham Islands
Bounty Islands
Stewart Is.
Antipodes
Auckland Islands
Campbell Island
Auckland
Coromandel
Hamilton
NORTH ISLAND
Rotorua
Taupo
Tongariro NP
Napier
Abel Tasman NP
Nelson
Wellington
Westland NP
Christchurch
Aoraki Mt Cook NP
Pacific Ocean
Milford Sound
SOUTH ISLAND
Queenstown
N
Dunedin
100 Km
100 Mi
STEWART ISLAND

Race Name	Area
Caucasoid (White)	Europe, North Africa, Horn of Africa, western Asia, and South Asia.
Negroid (Black)	African Black People
Capoid	
Mongoloid	Chinese and Japanese Yellowish Skin/Black Hair
Australoid	

European Civilization

1. Roman Civilization 2. Greek Civilization 3. Aegean Civilization

There were three main Civilizations in Europe. Details will be shared in next Lectures.

South Asian Civilization

Civilization Name	Area	River	Age	Era	Discovery
Mehargarh	Baluchistan	Bolan	Neolithic	7000BC	Discovered by Francois Jarige in 1974.
Harappa	Sahiwal	Ravi	Bronze	2600BC	Discovered by John Marshal in 1921.
Mohenjo-Daro	Larkana Sindh	Indus	Chalcolithic	1900BC	Discovered by John Marshal and R.D Banner in 1922
Kot Diji	Khairpur Sindh	Ghaghara	Bronze	3300BC	Discovered in 1955 by Gurye and Dr.FA Khan
Gandhara	Taxila Punjab	Kabul/Swat	Iron	500BC	Discovered by John Marshal.

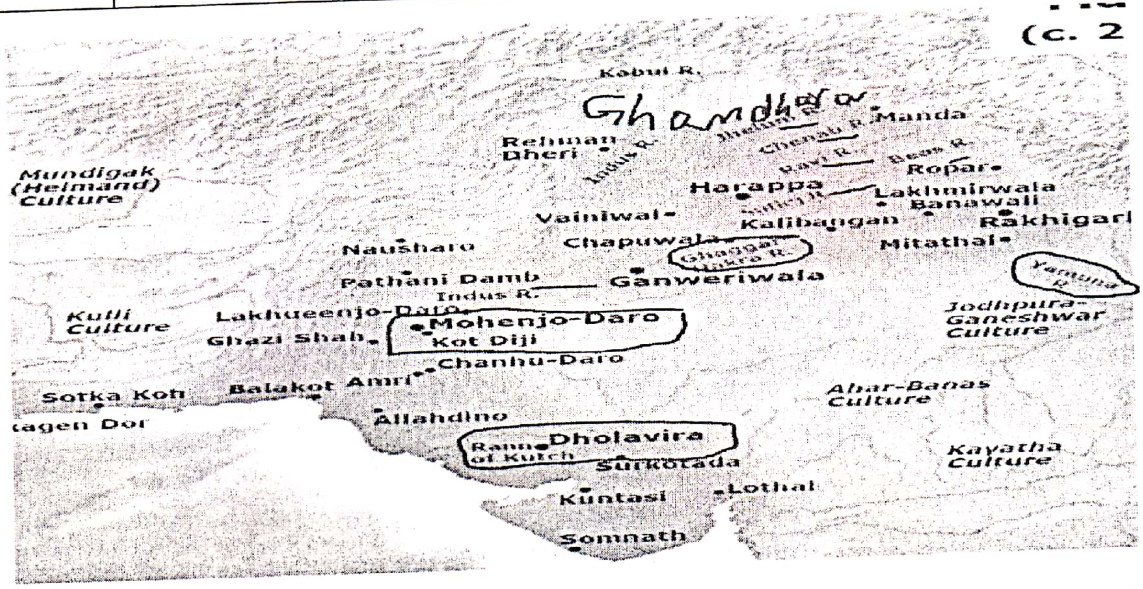
(c. 2
Kabul R.
Ghandhara
Manda
Rehman Dheri
Indus R.
Jhelum R.
Chenab R.
Ravi R.
Beas R.
Ropar
Mundigak (Helmand) Culture
Harappa
Sutlej R.
Lakhmirwala
Banawali
Vainiwal
Kalibangan
Rakhigarl
Chapuwala
Ghaggar Hakra R.
Mitathal
Naushard
Pathani Damb
Ganweriwala
Yamuna R.
Indus R.
Kulli Culture
Lakhueenjo-Daro
Mohenjo-Daro
Kot Diji
Jodhpura-Ganeshwar Culture
Ghazi Shah
Chanhu-Daro
Amri
Sotka Koh
Balakot
Ahar-Banas Culture
agen Dor
Allahdino
Rann of Kutch
Dholavira
Surkotada
Kayatha Culture
Kuntasi
Lothal
Somnath

The Indus Valley Civilization is divided into three phases, namely:
1.Early Harappan Phase (3300 to 2600 BCE)
2. Mature Harappan Phase (2600 to 1900 BCE)
3. Late Harappan Phase (1900 to 1300 BCE) Mehargarh is not part of the Indus Valley Civilization. Mohenjo-Daro is also called Mound of Dead. Great Bath of the Indus Valley Civilization is located in Mohenjo-Daro Larkana. The Indus Valley Civilization people was master of pottery and also have trading relations with Egyptian and Sumerian Civilization.Ghandara was centre of Bhudhism.

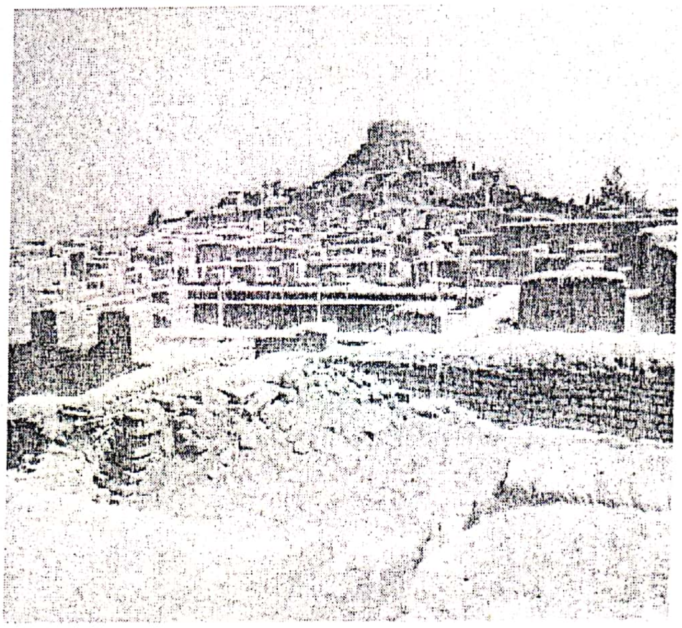

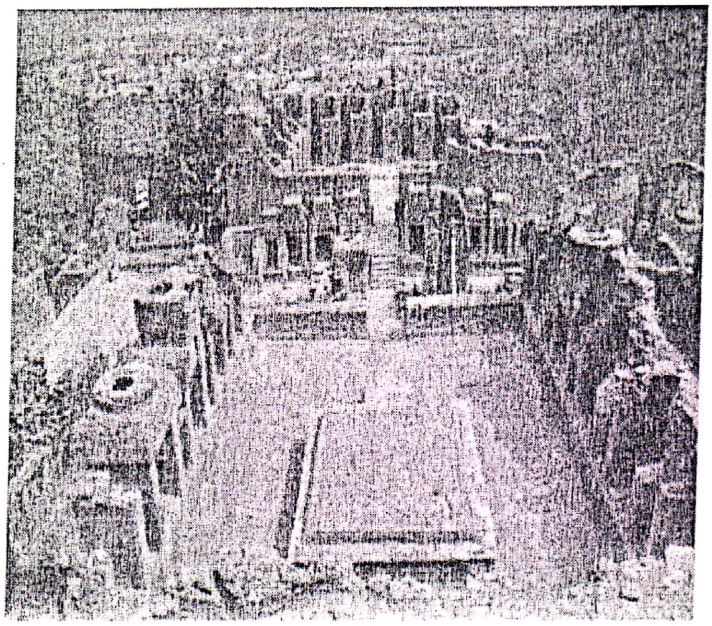

LEC 86 GK 12 Babylonian, Assyrian, Egyptian and Roman Kingdom Part 2 (MAIN)

SEVEN ANCIENT WONDERS OF THE WORLD	SEVEN MODERN WONDERS OF THE WORLD
Pyramids of Giza.	Machu Picchu (Peru)
Light house of Alexandria	Petra (Jordan)
Hanging garden of Babylon	Taj Mahal (India)
Colossus of Rhodes	The Colosseum of Rome (Amphitheatre)
Mausoleums at Halicarnassus	Chechen Itza (Mexico)
Statue of Zeus at Olympia	Great wall of China (China)
Temple of Artemis at Ephesus.	Christ the Redeemer (Brazil)

Kingdoms in the Mesopotamian/Sumerian Civilization/Levant: Eras are not important written down for understanding of chronology if era will be important it will be Bold.

Kingdom/Empire Name	**Era**
Akkadian	2400BC – 2100BC
Old Babylonian	1900BC -1600BC
Kassite	1600BC – 1100BC
Neo Assyrian	1000BC – 609BC
Neo Babylonian	609BC – 539BC
Achaemenid	539BC – 331BC
Greek	331BC – 312BC
Seleucid	312BC – 247BC
Parthian	247BC – 224AD
Sassanid	224AD – 651AD
Islamic	651AD – 1258AD

Tigris River
Euphrates River
The Babylonian Empire
606-636 BC

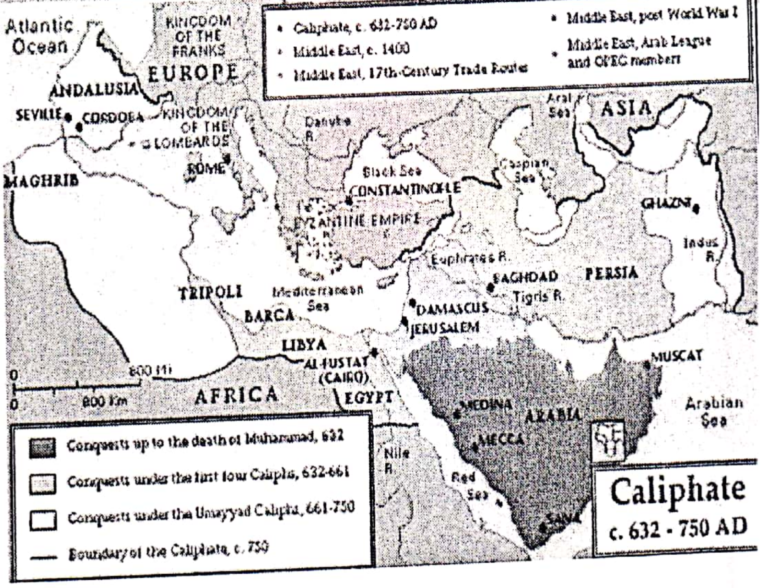
Atlantic Ocean
KINGDOM OF THE FRANKS
EUROPE
Caliphate, c. 632-750 AD
Middle East, c. 1400
Middle East, 17th-Century Trade Routes
Middle East, post World War I
Middle East, Arab League and OPEC members
ANDALUSIA
SEVILLE
CORDOBA
KINGDOM OF THE LOMBARDS
ROME
MAGHRIB
Danube R.
Black Sea
CONSTANTINOPLE
BYZANTINE EMPIRE
Aral Sea
ASIA
Caspian Sea
GHAZNI
Indus R.
Euphrates R.
BAGHDAD
PERSIA
Tigris R.
TRIPOLI
Mediterranean Sea
BARCA
DAMASCUS
JERUSALEM
LIBYA
AL-FUSTAT (CAIRO)
MUSCAT
0 800 Mi
0 800 Km
AFRICA
EGYPT
MEDINA
ARABIA
MECCA
Arabian Sea
Nile R.
Red Sea
SANA
Conquests up to the death of Muhammad, 632
Conquests under the first four Caliphs, 632-661
Conquests under the Umayyad Caliphs, 661-750
Boundary of the Caliphate, c. 750
Caliphate
c. 632 - 750 AD

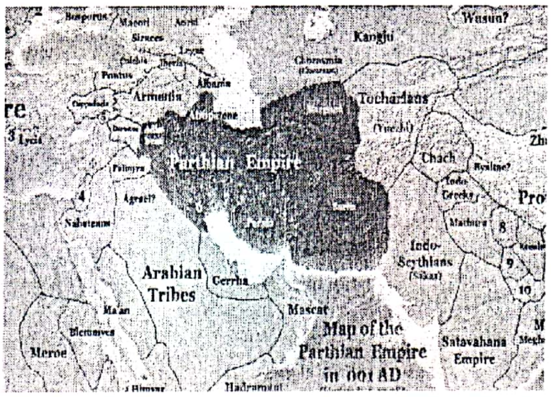
Bosporus
Kangju
Wusun?
Armenia
Albania
Chorasmia
Tocharians
(Yuezhi)
Parthian Empire
Chach
Palmyra
Nabateans
Arabian
Tribes
Gerrha
Indo-
Scythians
(Sakas)
Mascat
Map of the
Parthian Empire
in 001 AD
Satavahana
Empire
Meroe
Hadramaut

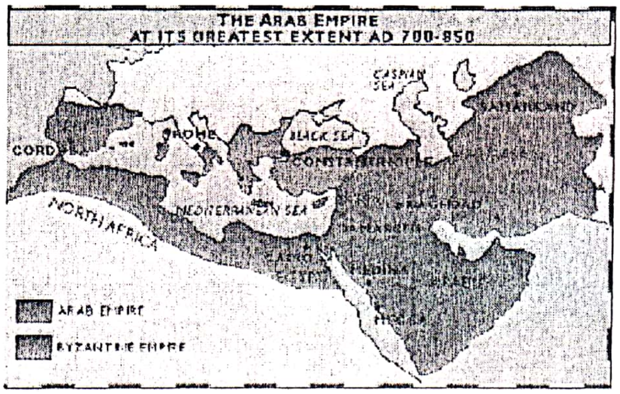
THE ARAB EMPIRE
AT ITS GREATEST EXTENT AD 700-850
CASPIAN SEA
SAMARKAND
ROME
BLACK SEA
CONSTANTINOPLE
CORDOBA
MEDITERRANEAN SEA
BAGHDAD
NORTH AFRICA
ALEXANDRIA
CAIRO
EGYPT
ARABIA
MEDINA
MECCA
ARAB EMPIRE
BYZANTINE EMPIRE

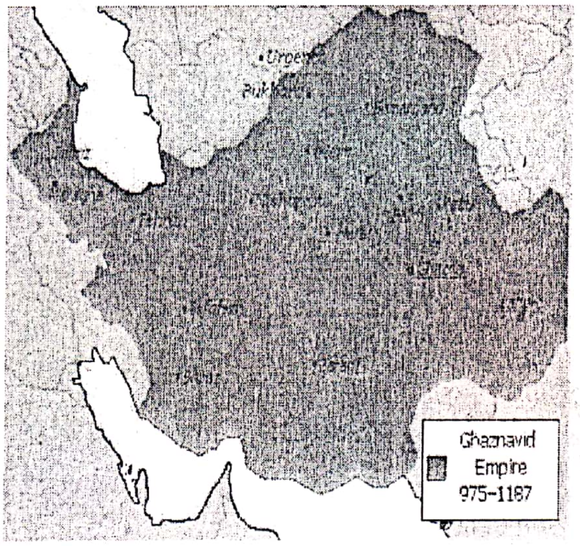
Urgench
Bukhara
Ghaznavid
Empire
975–1187

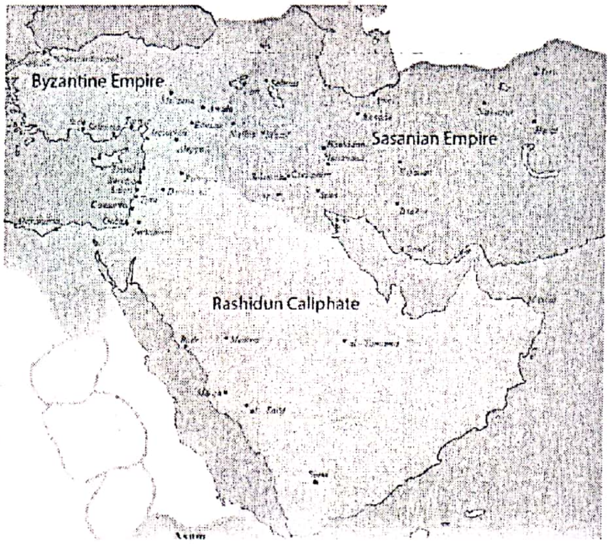
Byzantine Empire
Sasanian Empire
Rashidun Caliphate
Medina
Mecca
Axum

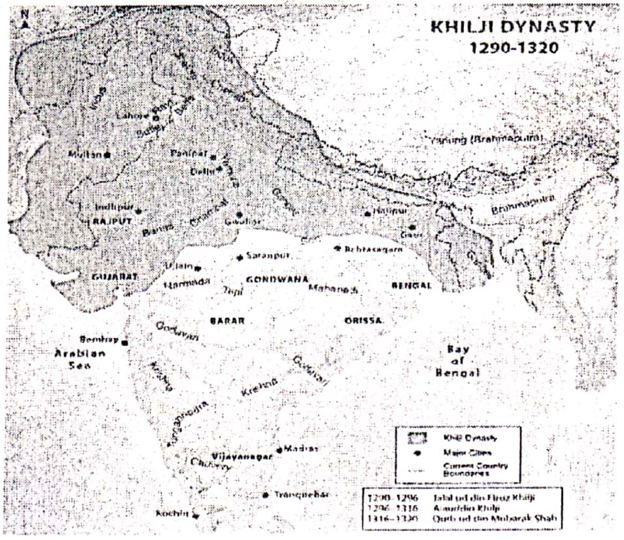
KHILJI DYNASTY
1290-1320
Lahore
Multan
Delhi
RAJPUT
GUJARAT
Ujjain
Narmada
GONDWANA
BENGAL
Mahanadi
BARAR
ORISSA
Godavari
Bombay
Arabian Sea
Bay of Bengal
Krishna
Vijayanagar
Madras
Tranquebar
Kochin
Brahmaputra
Khilji Dynasty
Major Cities
Current Country Boundaries
1290-1296 Jalal ud din Firuz Khilji
1296-1316 Alauddin Khilji
1316-1320 Qutb ud din Mubarak Shah

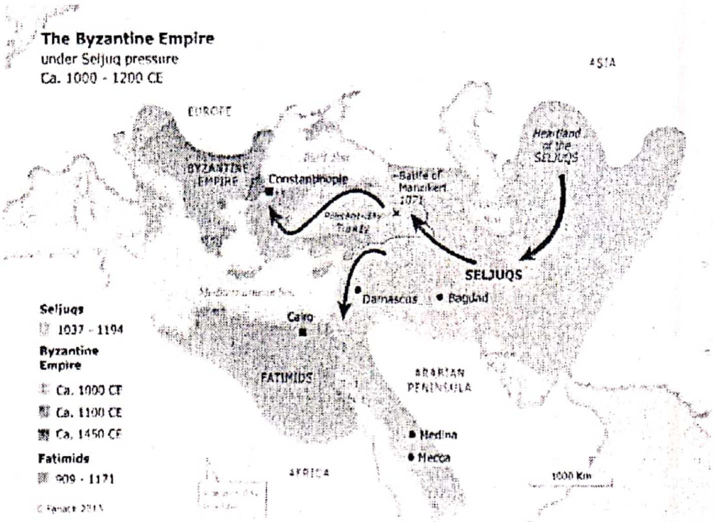
The Byzantine Empire
under Seljuq pressure
Ca. 1000 - 1200 CE
ASIA
EUROPE
BYZANTINE EMPIRE
Constantinople
Battle of Manzikert 1071
Heartland of the SELJUQS
SELJUQS
Damascus
Baghdad
Cairo
FATIMIDS
ARABIAN PENINSULA
Medina
Mecca
AFRICA
Seljuqs
1037 - 1194
Byzantine Empire
Ca. 1000 CE
Ca. 1100 CE
Ca. 1450 CE
Fatimids
909 - 1171
1000 Km

After 1258AD Region was divided into small Kingdoms.

After 1258AD Major Kingdom or Empire in Central Asia, Iran, Iraq, Syria and Anatolia

Central Asia, Iran, Iraq kingdom/Empire	Syria	Anatolia
Samanid (819 – 999)	Seljuk (1037 – 1194)	Seljuk (1037 – 1194)
Gaznavi (977 – 1186)	Zengid (1127 -1250)	Sultanate of Rum (1194 – 1299)
Kwarzamin (1077 – 1231)	Ayubid (1171 – 1260)	Ottoman (1299 – 1924)
Gauri (1176 – 1206)	Mamluk 1260 - 1517	Republic of Turkey
Mongol (1206 – 1500)	Ottoman (1299 – 1924)	----
Safavid (1501 – 1736) Iran	King Faisal 1925 - 1933	--
Afsarid (1736 – 1748) Iran	King Gazi 1933 - 1939	--
Durrani (1748 – 1789) Iran	King Faisal II 1939 - 1958	--
Qajar (1789 – 1925) Iran	Egyt and Syria unite 1958 – 1971 under Gammal Nasir	
Pehalvi (1925 – 1979) Iran	Hafiz ul Assad 1971 - 2000	

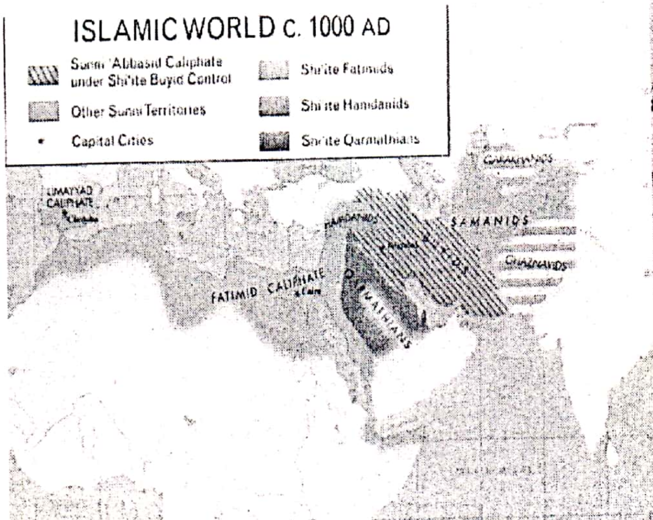
ISLAMIC WORLD c. 1000 AD
▨ Sunni 'Abbasid Caliphate under Shi'ite Buyid Control
▨ Other Sunni Territories
• Capital Cities
▨ Shi'ite Fatimids
▨ Shi'ite Hamdanids
▨ Shi'ite Qarmathians
UMAYYAD CALIPHATE
Cordoba
HAMDANIDS
SAMANIDS
Baghdad
BUYIDS
QARAKHANIDS
GHAZNAVIDS
FATIMID CALIPHATE
Cairo
QARMATHIANS

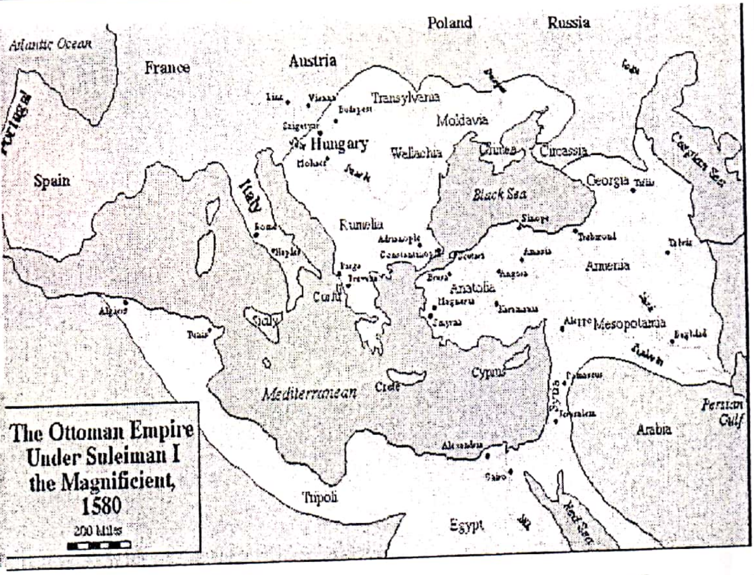
The Ottoman Empire Under Suleiman I the Magnificient, 1580
200 Miles
Atlantic Ocean
Portugal
Spain
France
Austria
Poland
Russia
Linz
Vienna
Budapest
Szigetvar
Hungary
Mohacs
Transylvania
Moldavia
Wallachia
Crimea
Circassia
Georgia
Tiflis
Caspian Sea
Black Sea
Italy
Rome
Naples
Rumelia
Adrianople
Constantinople
Sinope
Trabzond
Tabriz
Amasia
Armenia
Brusa
Anatolia
Magnesia
Karamania
Smyrna
Corfu
Sicily
Algiers
Tunis
Mediterranean
Crete
Cyprus
Aleppo
Mesopotamia
Baghdad
Damascus
Syria
Jerusalem
Persian Gulf
Arabia
Alexandria
Cairo
Tripoli
Egypt
Red Sea

OLD BABYLONIAN EMPIRE

Recently France Archeologist discovers that in 1792 ruler of Babylonian empire, Hammu Rabbi given 1st Constitution of the world.

NEO BABYLONIAN EMPIRE: (RULER NABUCAD NAZAR)

حضرت سلیمان نے فرسٹ ٹیمپل 957 BC بنایا جس کی یہودیوں کے نزدیک بہت اہمیت ہے

First Diaspora:

- اور بیت المقدس (فرسٹ ٹیمپل) Jerusalem یہودی جنہیں بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں یہ کہتے تھے کہ یہ ہمارا آبائی علاقہ تھا۔ یہ ہماری جاگیر ہے اس تھیوری کو زوئینیزم (صہیونیت) کہتے ہیں۔ یہ ایک پولیٹیکل تھیوری ہے۔ اور اس پر یقین رکھنے والے یہودیوں کو زائیونیسٹ کہتے ہیں۔ لیکن (586 بی سی) میں جب بخت نصر نے انہیں یہاں سے نکال کر فرسٹ ٹیمپل کو تباہ کر دیا اُس پیریڈ کو یہ (فرسٹ ڈائسپورا) کہتے ہیں۔ جب ایک عیسائی حکمران ٹائی ٹس نے انکی (سیکنڈ ٹیمپل) کو گرایا۔ اُس پیریڈ کو یہ (سیکنڈ ڈائسپورا) کہتے ہیں اُس کے بعد ان کا ڈائیسپورا کا پریڈ فرسٹ ورلڈ وار کے بعد ختم ہوا۔ 1900 سال بعد ان کو اپنا علاقہ دوبارہ ملا۔

LEC 87 GK 13 BABYLONIAN ASSYRIAN EGYPTIAN AND ROMAN KINGDOM PART 3 (MAIN)

AFRICAN EMPIRE

African remain without any kingdom from 5000BC to 3100BC

Archaic	4000 – 2600BC
Old Kingdom	2649–2150 B.C.
Middle Kingdom	2030–1640 B.C.
New Kingdom	1550–1070 B.C.
Carthaginian	
Achaemenid	539 – 331Bc
Macedonian	331BC – 304BC
Ptolemy	304 -30BC
Roman	30BC – 644AD
Islamic	644AD – 909AD

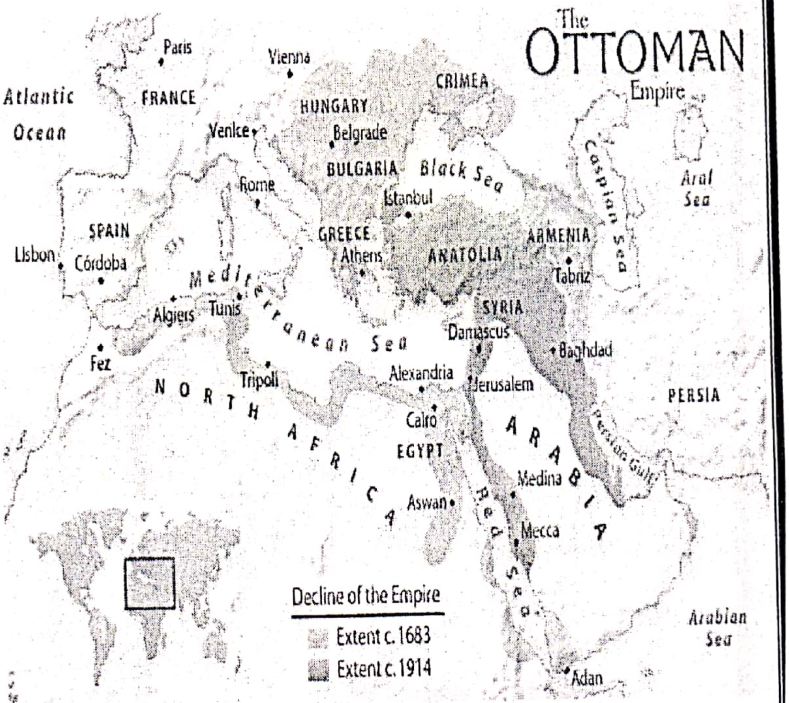
The OTTOMAN Empire
Paris
Vienna
CRIMEA
Atlantic Ocean
FRANCE
HUNGARY
Venice
Belgrade
Caspian Sea
Aral Sea
Rome
BULGARIA
Black Sea
Istanbul
SPAIN
Lisbon
Córdoba
GREECE
Athens
ANATOLIA
ARMENIA
Tabriz
Mediterranean Sea
Algiers
Tunis
SYRIA
Damascus
Baghdad
Fez
Tripoli
Alexandria
Jerusalem
PERSIA
NORTH AFRICA
Cairo
EGYPT
ARABIA
Persian Gulf
Medina
Aswan
Mecca
Red Sea
Decline of the Empire
Extent c.1683
Extent c.1914
Arabian Sea
Adan

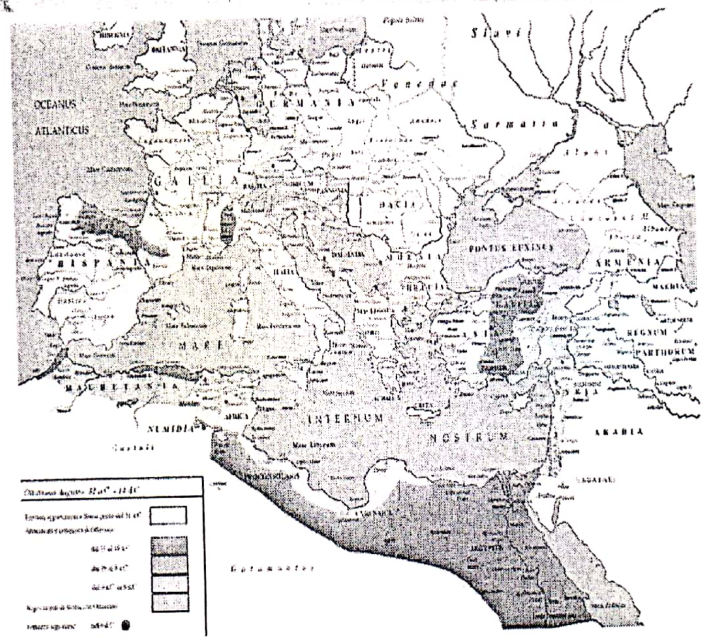
OCEANUS ATLANTICUS
GERMANIA
Sarmatia
GALLIA
DACIA
PONTUS EUXINUS
HISPANIA
ARMENIA
MARE INTERNUM NOSTRUM
REGNUM PARTHORUM
MAURETANIA
NUMIDIA
ARABIA

Fatimid	909 – 1171AD
Ayubid	1171 -1250AD
Mamluk	1250 – 1517AD
Mali	1235 – 1670AD
Ottoman	1517 – 1795AD
British	1795 -1798AD
French	1798 - 1801 AD
The Khedive	1801 – 1952AD
Republic (Gammal Nasir)	1952 - 1971 AD
Anwar Saddat	1971 - 1981AD
Hosni Mubarak	1981 – 2011AD
Mohammad Morsi	2012 -2014AD
Abdul Fateh Alsisi	Incumbent

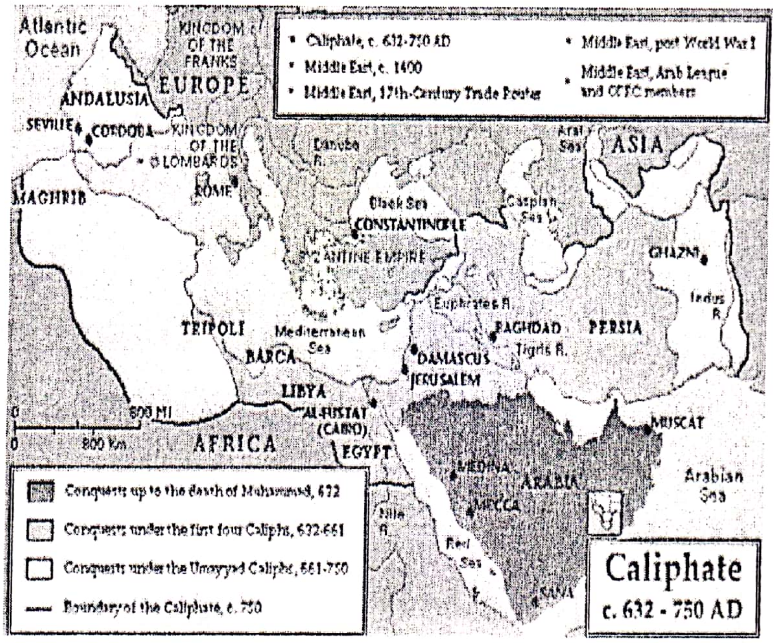
Atlantic Ocean
KINGDOM OF THE FRANKS
EUROPE
ANDALUSIA
SEVILLE
CORDOBA
KINGDOM OF THE LOMBARDS
ROME
MAGHRIB
Danube R.
Black Sea
CONSTANTINOPLE
BYZANTINE EMPIRE
Caspian Sea
Aral Sea
ASIA
GHAZNI
Indus R.
Euphrates R.
BAGHDAD
PERSIA
Tigris R.
TRIPOLI
Mediterranean Sea
BARCA
LIBYA
DAMASCUS
JERUSALEM
AL-FUSTAT (CAIRO)
EGYPT
AFRICA
MEDINA
ARABIA
MECCA
MUSCAT
Arabian Sea
Nile R.
Red Sea
SANA
0 800 MI
0 800 Km
Caliphate, c. 632-750 AD
Middle East, c. 1400
Middle East, 17th-Century Trade Routes
Middle East, post World War I
Middle East, Arab League and OPEC members
Conquests up to the death of Muhammad, 632
Conquests under the first four Caliphs, 632-661
Conquests under the Umayyad Caliphs, 661-750
Boundary of the Caliphate, c. 750
Caliphate
c. 632 - 750 AD

OCEANUS ATLANTICUS
GALLIA
HISPANIA
GERMANIA
Sarmatia
DACIA
PONTUS EUXINUS
ARMENIA
MARE
INTERNUM
NOSTRUM
MAURETANIA
SYRIA
ARABIA

EUROPEAN KINGDOMS

Kingdom	Empire	Republic
کنگڈم زمین کے کسی ایک مخصوص علاقہ پر مشتمل ہوتا ہے اس میں ایک یا ایک سے زیادہ بادشاہ ہوسکتے ہیں.	ایمپائر مختلف یا کئی علاقوں پر مشتمل ہوتی ہے اس میں ایک انسان کے پاس تمام حکومتی اور انتظامی اختیارات ہوتے ہیں.	ریپبلک ایک ایسی حکومت کو کہا جاتا ہے جس میں حکمران وراثت کے اصول کے بجائے لوگوں کے ذریعے چن کر منتخب ہوتا ہے.

یورپ میں دو تہذیبیں موجود تھی ایک رومن تہذیب اور دوسری یونانی تہذیب ہم پہلے رومن تہذیب اور اس میں موجود کنگڈم کی تفصیل کو جانے گے BC753 میں رومولس نے اٹلی کو دریافت کیا اور وہاں پر رومن کنگڈم کی بنیاد رکھی مگر 509 بی سی میں لوکیاس نے اس رومن کنگڈم کو رومن ریپبلک میں تبدیل کر دیا۔ رومن ریپبلک کے سیکنڈ لاسٹ حکمران کا نام جولیس سیزر تھا جس کا تعلق اٹلی سے تھا اسے 44 بی سی میں قتل کر دیا گیا۔ اب اس ریپبلک کا آخری حکمران اگستیس آکٹیوین بنا مگر اس حکمران کو مارک ائنٹی سے خطرہ تھا یہاں یہ بات کرنا ناگزیر ہے کہ ایکٹیون جولیس سیزر کا بھتیجا تھا اور مارک ائنٹی پوپ کا نمائندہ تھا اس وقت یہ حکومت ایک ریپبلک تھی یعنی مخصوص لوگ جن میں پوپ آف روم اور روم کی اشرافیہ ووٹ دے کر حکمران چنتے تھے اوکٹیوین نے مصر کی ملکہ کلیوپیٹرا جو کہ پہلے مارک اینٹنی کے ساتھ تھی اپنے ساتھ ملا کر مارک اینٹنی کو ہرا دیا مگر 30 بی سی میں مصر میں کلیوپیٹرا کی حکومت کا خاتمہ کر کے مصر کو رومن ریپبلک کا حصہ بنا دیا اس تمام لڑائی میں آکٹیوین اتنا طاقتور ہو گیا تھا کہ اس نے پوپ اور اشرافیہ کو خاطر میں لائے بغیر 27 بی سی کو اس رومن رپبلک کو رومن امپائر میں تبدیل کر دیا اس رومن ایمپائر کا 306AD میں بادشاہ کونسٹنٹاین-I بنا اور اس نے 330 AD میں عیسائیت قبول کر لی اور اس کے بعد یورپ اور اناطولیہ یعنی رومن امپائر کے علاقوں میں عیسائیت پھیلنا شروع ہو گئی۔ کونسٹنٹاین وہ حکمران ہے جس نے رومن امپائر کا دارالحکومت روم سے ترکی کے علاقہ بازنطین میں منتقل کر دیا اور اس کا نام بدل کر قسطنطنیہ رکھ دیا۔ رومن امپائر جسے 286BC میں **Diocletian** نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا اور 395AD میں رومن امپائر ایسٹرن اور ویسٹرن رومن امپائر کے ناموں سے جانے جانا لگا اور اوپر بتائی گئی دارالحکومت کی تبدیلی کی وجہ سے تاریخ میں ایسٹرن رومن امپائر کو بازنطینی

ایمپائر بھی کہا جاتا ہے اور 476AD میں Western Roman Empire کا خاتمہ ہو گیا اور اس کے بعد باقی بچ جانے والی امپائر کی تفصیل یورپ کی تاریخ میں بتائی جائے گی۔

ROMAN AND AFRICAN CONFLICT

رومن سلطنت کا مقابلہ ایک نارتھ افریقن سلطنت کارتھیجین ایمپائر کے ساتھ بھی ہوا ان عظیم سلطنتوں کے درمیان تین جنگیں ہوئی جنھیں تاریخ میں پیونک وار کے نام سے جانا جاتا ہے دوسری پیونک جنگ میں کارتھیجین سلطنت کے جنرل، ہنیبل نے رومن کو شکست دے دی اور اٹلی کے کئی علاقوں پر قبضہ کر لیا مگر تیسری پیونک وار میں رومن نے کارتھیجین کو شکست دے کر نہ صرف اپنا علاقہ واپس لیا بلکہ کارتھیجین امپائر کا بھی خاتمہ کر دیا۔

BYZANTINE – SASSANIAN CONFLICT (602 – 628AD)

اس تنازعہ کا ذکر کرنا اس لئے ضروری ہے کہ پس منظر میں حضور کا ظہور ہو چکا ہے اور عرب کے محل وقوع میں یہ دو بڑی عالمی طاقتیں موجود تھی اس تنازعہ کا آغاز اس طرح ہوا کہ 591AD میں بازنطینی بادشاہ مریس نے ساسانی بادشاہ خسرو پرویز کو تخت پر بیٹھنے میں مدد کی مگر 602AD میں فوکاس نے مریس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور بازنطینی حکومت سنبھال لی اس پر خسرو نے مریس کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے نئی حکومت کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا اور اسے بڑی کامیابی حاصل ہوئی کہ اس نے بازنطینی حکومت کے علاقے Levant, مصر اور بحیرہ روم کے کئی جزائر پر قبضہ کر لیا۔ 610AD میں جب ہرقل نے حکومت سنبھالی تو شروع میں وہ خسرو کے حملے تو نہ روک سکا مگر 624 عیسوی میں اس نے نہ صرف اپنے تمام علاقے ساسانی حکومت سے واپس لے لیے بلکہ ساسانی حکومت کے علاقوں پر بھی قبضہ کر لیا اور قرآن کی پیشین گوئی کے مطابق رومی دوبارہ فتح یاب ہوں گے اور دوسری طرف 624 عیسوی میں مسلمانوں کو بھی فتح بدر کی صورت میں بہت بڑی کامیابی ملی اس طرح یہ پیش گوئی سچ ثابت ہوئی۔ اوپر بتائی گئی دونوں سپر پاور کا خاتمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ہوا اور ان میں موجود تمام علاقے اسلامی حکومت کے زیر انتظام آ گئے۔

Greek Kingdoms

There are different periods in Greek History:

Archaic Period: 800 – 490BC in this period city States governments was Established.

Classical Period: 490 – 323BC in this period Greek philosophy and culture developed.

Hellenistic Period: 323 – 30BC This period starts with Alexander the great government and ended with the Roman conquest of Egypt.

Byzantine Greece: 324 – 1453AD

Ottoman Greece: 1453 – 1830AD

یونان میں 1100BC سے لے کر 800BC تک تاریخ کا تاریک دور تصور کیا جاتا ہے اس دور کے بارے میں عظیم یونانی فلاسفر ہومر نے الیاڈ اوراوڈیسے لکھے ہیں جس میں اس نے نظم کی صورت میں یونانی معاشرے کو بتانے کی کوشش کی ہے 800BC کے بعد یونان میں شہری ریاستوں کا تصور آیا ان ریاستوں میں دو قبیلوں کی اجارہ داری تھی 1. ایتھنز اس قبیلہ میں مشہور فلسفی گزرے ہیں اور اسی قبیلہ کے لوگوں نے سب سے پہلے 509BC میں جمہوریت کو متعارف کرایا 2. یہ یونان میں جنوب کی طرف آباد تھے اور جنگجو طبیعت رکھتے تھے اس قبیلے میں بہت سے عظیم جنگجو پیدا ہوئے

624 قبل مسیح: تھیلس، پہلا یونانی فلسفی، پیدا ہوا۔ 585 قبل مسیح: تھیلس کی پیشین گوئی کی تکمیل میں ایک سورج گرہن ہوتا ہے۔

570 قبل مسیح: Xenophanes پیدا ہوا۔ وہ جسمانی اور فلکیاتی مظاہر کے لیے جسمانی، عقلی وضاحتیں بنانے میں بااثر تھے۔

پائتھاگورس ایک بااثر ریاضی دان، مفکر اور سماجی رہنما جس نے پائتھاگورس تھیورم دیا۔

540 قبل مسیح: ہیراکلیٹس پیدا ہوا۔ وہ پہیلیوں میں بات کرنے اور یہ ماننے کے لیے جانا جاتا ہے کہ پوری کائنات آگ سے پیدا ہوئی ہے۔

500-400 قبل مسیح: ڈیموکریٹس پیدا ہوا۔ وہ پہلا نظریہ پیش کرنے والا تھا کہ کائنات کسی ایسی چیز سے بنی تھی جو اس وقت انسانوں کو معلوم نہیں تھی۔

469 قبل مسیح: سقراط پیدا ہوا۔ اس کے فلسفے پچھلے فلسفوں کے مرکزی اصولوں کے ساتھ ٹوٹ گئے۔ ان کے طریقہ تدریس، زندگی پر نظریات اور سیاسی نظریات نے آج تک معاشرے کو متاثر کیا ہے۔

427 قبل مسیح: افلاطون پیدا ہوا۔ وہ بچپن ہی سے سقراط کی پیروی کرتا تھا۔ اور اس کا شاگرد تھا۔

399 قبل مسیح: سقراط کو سزا دی گئی۔ افلاطون کی زندگی میں یہ ایک اہم موڑ تھا جب وہ اپنے استاد کی زندگی اور تعلیمات کا تاریخ ساز بن گیا۔

عظیم یونانی فلاسفر اگرچہ سقراط اور افلاطون جدید معاشرے کے لیے سب سے زیادہ بااثر فلسفی ہیں، لیکن Pre-Socratic فلسفے بھی اہم ہیں۔

Eratosthenes (Father of Geography. He also first measured the circumference of the earth)

Plato	Aristotle
Theory of Justice. Cave Theory. Book: The Republic Student of Socrates and teacher of Aristotle.	Founder of Zoology. First gave a classification of the animal kingdom. Father of Biology. Book: The Politics

Philosophy کے تین ممتاز مکاتب فکر cynicism، Epicureanism، اور Stoicism۔ مختصراً، cynicism نے تجویز پیش کی کہ زندگی کو روایتی طور پر گزارنے کے بجائے قدرتی طور پر گزارا جائے یعنی اپنی خواہشات اور جذبات کو پورا کرنے کے لئے کسی قاعدے اور قانون کو نہ ماننا، Epicureanism نے تجویز کیا کہ ہر شخص کو لذت حاصل کرنے کے لیے عقلمند بننا چاہیے یعنی، اپنی خواہشات کو قوانین پر عمل کرتے ہوئے حاصل کرنا اور Stoicism نے تجویز کیا کہ ہر شخص اپنے آپ کو اپنے جذبات سے دور رکھے اور بیرونی دنیا سے الگ ہو جائے یعنی اپنی خواہشات اور ضروریات پر قابو پائے یا انہیں ختم کر دینا۔

Alexander the Great

سکندر اعظم قدیم مقدونیہ کا بادشاہ اور جنرل تھا جس نے معروف دنیا کے بڑے حصوں کو فتح کیا، اس کی سلطنت یونان سے لے کر قدیم ہندوستان کے مشرقی کنارے تک پھیلی ہوئی تھی۔ وہ اپنی عسکری صلاحیتوں کے لیے مشہور تھے اور انھیں مغربی اور مشرقی دنیا کے درمیان ثقافتی تبادلے کے معمار کے طور پر جانا جاتا ہے۔ الیگزینڈر III کی پیدائش 356 قبل مسیح میں بادشاہ فلپ دوم اور ملکہ اولمپیاس کے ہاں فیلا، مقدونیہ میں ہوئی۔ سکندر کی پیدائش کے وقت، مقدونیہ کے جنوب میں یونانی ریاستیں ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ کی جنگ میں جھگڑنے والی ریاستوں کا مجموعہ تھیں۔ 338BC میں فلپ دوم مقدونیہ کا حکمران بنا۔ جب سکندر 13 سال کا تھا تو فلپ نے عظیم فلسفی ارسطو کو اپنے بیٹے کو پڑھانے کے لیے بلایا۔ ارسطو نے الیگزینڈر کی ادب، سائنس، طب اور فلسفے میں دلچسپی کو جنم دیا اور پروان چڑھایا۔ الیگزینڈر 16 سال کا تھا جب فلپ نے یونان کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ 338 قبل مسیح میں لڑائی میں، فلپ کی فوج نے ایک مشترکہ یونانی فوج کو شکست دے کر ملک کو فتح کیا۔ اسے 336 قبل مسیح میں قتل کر دیا گیا اور تخت سکندر کے سپرد ہوا۔

332BC میں مصر کو فتح کرنے کے بعد، سکندر نے 331 قبل مسیح میں گاگامیلہ میں دارا اور اس کی بڑی فوجوں کا سامنا کیا۔ شدید لڑائی اور دونوں طرف سے بھاری نقصان کے بعد، دارا بھاگ گیا اور اس کی اپنی فوجوں نے اسے قتل کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ سکندر کو دارا کی لاش ملنے پر دکھ ہوا اور اس نے اسے شاہی دفن کر دیا۔

330 قبل مسیح میں میں سکندر یونانی نے نے افغانستان کو فتح کر لیا اور رخسانہ سے شادی کر لی۔ وہ چار سال تک افغانستان کے اندر پھنسا رہا اور اس نے افغانستان کو بیکٹیریا کا نام دیا۔

سکندر کا ہندوستان پر حملہ

اگرچہ اس نے فارسی سلطنت کو اپنے والد کی طرح فتح کر لیا تھا، لیکن سکندر کے عزائم اس سے کہیں زیادہ بلند تھے۔ وہ خود زمین کے بالکل کناروں کو فتح کرنا چاہتا تھا۔ ہندوستان، اس کے ذہن میں، اس طرح کے انجام کی نمائندگی کرتا تھا۔

326BC دریائے ہائیڈاسپس (جہلم) کے کنارے بادشاہ پورس اور سکندر کے درمیان جنگ ہوئی۔

جنگ میں بادشاہ پورس کو شکست ہوئی لیکن وہ اتنی بہادری سے لڑا کہ سکندر اتنا متاثر ہوا کہ اس کی پوری سلطنت اسے واپس لوٹا دی۔ سکندر مزید آگے بڑھنا چاہتا تھا لیکن اس کی فوجوں نے کافی لڑائیاں لڑی تھیں۔ پورس کے ساتھ ان کی بھاگ دوڑ نے ہاتھیوں سے لیس ایک اور فوج کا سامنا کرنے کے ان کے خوف کو بڑھا دیا تھا۔

اس کے علاوہ، اس کی فوج نے دہائیوں قبل یونان چھوڑنے کے بعد سے ان کے گھر یا خاندان نہیں دیکھے تھے۔ آخر کار اس کے سپاہیوں نے اسے فارس واپس جانے پر آمادہ کیا۔ چنانچہ سکندر اپنی فوجوں کو دریائے سندھ سے نیچے لے گیا اور ملتان خونی برج کی لڑائی کے دوران شدید زخمی ہو گیا۔ ہندوستان میں سکندر بیاس دریا کے کنارے تک گیا۔

سکندر 324 قبل مسیح میں فارس واپس آیا اور ہندوستان میں اپنی فتوحات کا جشن منایا۔ اس نے ایک ایسا انتظامی نظام بھی تشکیل دیا جو اس کی وسیع سلطنت پر حکومت کرے۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی پالیسیوں کا مکمل نتیجہ دیکھ پاتا اسے 323 قبل مسیح میں بخار ہو گیا۔ بخار بالآخر اسی سال اس کی موت کا باعث بنا۔ اپنی سلطنت کے کسی وارث کا نام نہ دیا، اس کے جرنیل اپنے حصے کے لیے آپس میں لڑنے لگے۔ اس کی سلطنت اس کے بہت سے جرنیلوں میں تقسیم ہو گئی تھی جس میں یونان میں کیسنڈر، مصر میں ٹولومی اور فارس میں سیلیوکس نیکیٹر سب سے زیادہ طاقتور بن کر ابھرے تھے۔ سیلیوکس نے بعد میں ہندوستان میں اپنی مشرقی ہولڈنگ کھو دیں جب موری سلطنت کے چندر گپت موریا نے اسے جنگ میں شکست دی تھی۔

مغرب میں یونان سے لے کر ہندوستان میں پنجاب تک پھیلی ہوئی یہ قدیم دنیا کی سب سے بڑی سلطنتوں میں سے ایک تھی، یہاں تک کہ رومی سلطنت سے بھی آگے نکل گئی جو بعد میں ابھرے گی۔ اس نے یونانی ثقافت کو دور دور تک پھیلانے میں مدد کی جس سے سلطنت کی مختلف ثقافتوں کے درمیان سوچ کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا۔ آج الیگزینڈر کی میراث بہت سے شہر میں زندہ ہے جو اس نے اپنی فتح کے دوران قائم کیا تھا، ان میں سے ایک مصر کا شہر اسکندریہ ہے۔

Alexander the GREAT *Map Activity*

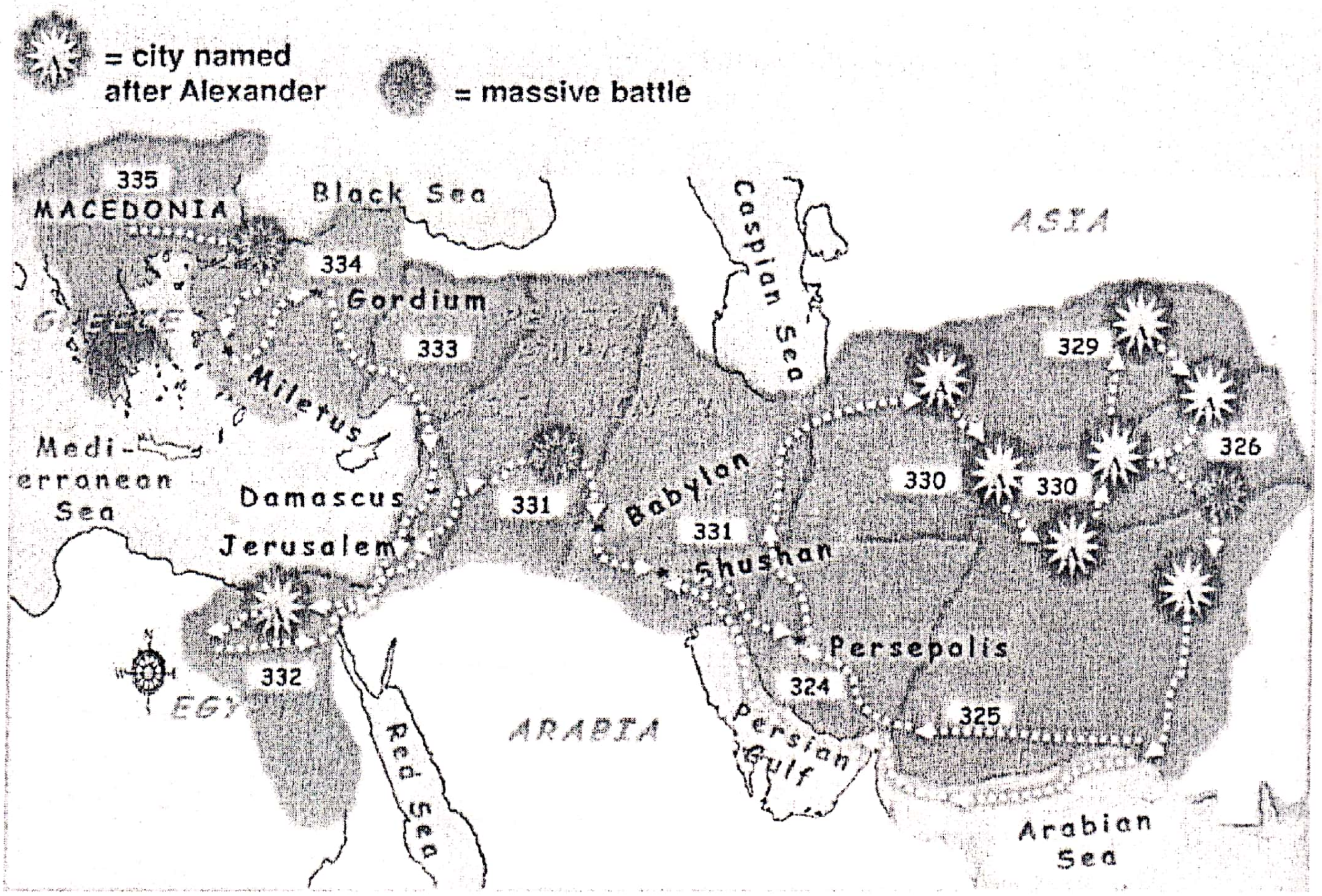
= city named after Alexander
= massive battle
335
MACEDONIA
Black Sea
334
Gordium
333
GREECE
Miletus
Caspian Sea
ASIA
329
326
330
330
331
331
Babylon
Shushan
Medi-
erranean
Sea
Damascus
Jerusalem
332
EGY
Red Sea
ARABIA
Persepolis
324
325
Persian Gulf
Arabian Sea

LEC 88 GK 14 Babylonian, Assyrian, Egyptian and Roman Kingdom Part 4 (MAIN)

KINGDOM OF WORLD

African Kingdom

ایران کے حکمران کا لقب	عراق کے حکمران کا لقب	مصر کے حکمران کا لقب	روم کے حکمران کا لقب	حبشہ) ایتھوپیا(کے بادشاہ کا لقب
خسرو تھا۔	نمرود تھا۔	فرعون تھا۔	قیصر تھا۔	نجاشی تھا۔

اس تاریخ کو جاننے کے لیےپہلے ہمیں سلاوک(Slavic) ، روسی اور وائی کنگ (Vikings)لوگوں کی شناخت اور ان سے جڑے مختلف ناموں سے آگاہ ہونا ہوگاSlavic بحر گیلان (Caspian Sea)ما وراء النہر سر (Syre)دریا اور آمو دریا(Oxus River) کے درمیان کا علاقہ ،یوکرین اور اس سے ملحقہ علاقوں کے رہنے والے لوگوں کو کہا جاتا ہے اور اگر ہم وائی کنگز(Vikings) کی بات کریں تو ان پر بہت سے مشہور اور تاریخی ڈرامے بن چکے ہیں جس میں دکھایا گیا ہے کہ کیسے ان لوگوں نے نے آٹھویں صدی سے لے کر گیارہویں صدی تک خصوصا یورپ اور اس کے علاوہ کئی علاقوں پر اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑے ہیں اور ان کے بارے میں یہ بھی تصور کیا جاتا ہے کہ یہ گرین لینڈ (Greenland)پر رہنے والے لوگ ہیں اور انہوں نے کرسٹوفر کولمبس سے کئی سو سال پہلے امریکہ دریافت کر لیا تھا وائی کنگز(Vikings) کو مختلف علاقوں میں مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے ان کا بنیادی تعلقScandinavia کے علاقے سے ہےفرانس میں انہیںNormans کے نام سے جانا جاتا ہے . Normandyیہ وہی مشہور جزیرہ ہے جہاں پر دوسری جنگ عظیم میں 6 جون 1945 کو متحدہ پاور نے اپنے فوجی اتارے تھے اور اسی دن کو کو تاریخ میں ڈی ڈے (D-Day)کے نام سے جانا جاتا ہے اگر ہم موجودہ روس کی بات کریں تو اس میں وائکنگ

کو (Varangian)کہا جاتا ہے وائی کنگ (Varangian) اور اس کا روسی لوگوں سے تعلق اگر آپ نے سمجھ لیا تو آپ حالیہ روس یوکرائن جنگ کو باآسانی سمجھ پائیں گےروس کا علاقہ آٹھویں صدی عیسوی میں یوکرین کے علاقہ (Kiev) اور اس کے گردونواح کے علاقوں پر مشتمل تھا جب واکنگ نے آٹھویں صدی میں اس پر حملہ کیا اور اس سرزمین پر آباد ہوئے تو انہوں نے یہاں پر موجود مقامی میں Slavic لڑکیوں سے شادیاں کیں اور اس سے ایک نئی نسل کا آغاز ہوا جسے ہم روسی نسل کے نام سے جانتے ہیں یعنی مختصر روس میں تین نسل کے لوگ رہتے ہیں نمبر1وہ سلاوک لوگ جو یہاں پر پہلے سے آباد تھے نمبر دو سکینڈینیویا(Scandinavia) سے آنے والے وائکنگ (Varangian) لوگ نمبر 3 تین سلاوک اور وائی کنگ کی شادی سے پیدا ہونے والے روسی لوگ تو اب آپ کو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ کہ یوکرین کے ساحلی اور مشرقی علاقوں میں رہنے والے لوگ روسی النسل ہیں اور وہاں پر رہنے والے باقی لوگ سلاوک ہیں اسی لیے مشرق کی دو ریاستیں Luhansk اور Donetskنے یوکرین سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا ہے اور 21 فروری2202 کو روس نے ان دونوں آزاد ریاستوں کو آزاد حیثیت میں تسلیم کیا

ہے اور 24 فروری 2202کو یوکرین کے خلاف جنگ کا آغاز کر دیا یعنی ایک بنیادی وجہ ہے باقی وجوہات سے آپ بخوبی آگاہ ہے۔اب اگر روس کی تاریخ کو دیکھیں تو روس پر آٹھویں صدی سے لے کر پندرہویں صدی تک یعنی سات سو سال تک وائکنگ کے(Rurikids) خاندان سے تعلق رکھنے والے بادشاہوں نے حکومت کی اس میں منگولوں کے عروج کے وقت چنگیز خان کے بڑے بیٹے جوچی خان اور اس کے بیٹے باتوخان نے کچھ عرصہ حکومت کی اس کے بعد AD1547 میں Romanovخاندان کی حکومت قائم ہوگئی جس میں ملک کے بادشاہ کو زار (TSAR)کہا جاتا تھا ویسے تو بہت سے زار اسی خاندان میں پیدا ہوئے مگر 1 721 میں جرمن نسل سے تعلق رکھنے والے زار پیٹر دی گریٹ نے روس کو رشین امپائر میں تبدیل کر دیا اور اس کے بعد زرینہ کیتھرین نے بھی رشین امپائر پر حکومت کی رشین امپائر نے آہستہ آہستہ اٹھارہویں صدی کے اوائل سے وسطی ایشیا پر قبضہ کرنا شروع کیا اور اس کی تکمیل 1869 میں موجودہ ازبکستان کے علاقے تاشقند کو دارالخلافہ بناکر وسطی ایشیا کے تمام ممالک کو اپنا حصہ بنالیا جدید رشیا کی تاریخ ہم آگے آنے والے لیکچر میں دیکھیں گے سینٹرل ایشیا غلط فہمیوں کا شکار رہا اصل میں وسط ایشیا ماوراءالنہر یعنی سر دریا اور آمو دریا کے درمیان کے علاقے کو کہا جاتا ہے اس میں پانچ ممالک شامل ہیں جس میں ازبکستان ، تاجکستان ،کرغستان، ترکمانستان اور قازقستان شامل ہیں اس علاقہ پر قبائلی لوگوں کا بسیرا تھا اسلام کے ظہور پذیر ہونے کے بعد یہ علاقہ اموی اور عباسی حکومت کے زیر اثر رہا یہاں چین کی تنگ سلطنت نے نو یں صدی میں عباسی اثر رسوخ کو ختم کیا اور یہاں تیرہویں صدی سے لے کر14 ویں صدی تک منگولوں اور تاتاریوں نے حکومت کی سولہویں صدی سے اٹھارہویں صدی تک ادھر علاقائی حکومتیں قائم تھی 1869 میں یہ رشین امپائر کا حصہ بن گیا جو بعد میں یو ایس ایس آر میں تبدیل ہوگئی اور پھر 1991 میں یو ایس ایس آر کا خاتمہ ہوا اور آج یہ علاقے آزادانہ ممالک کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں.

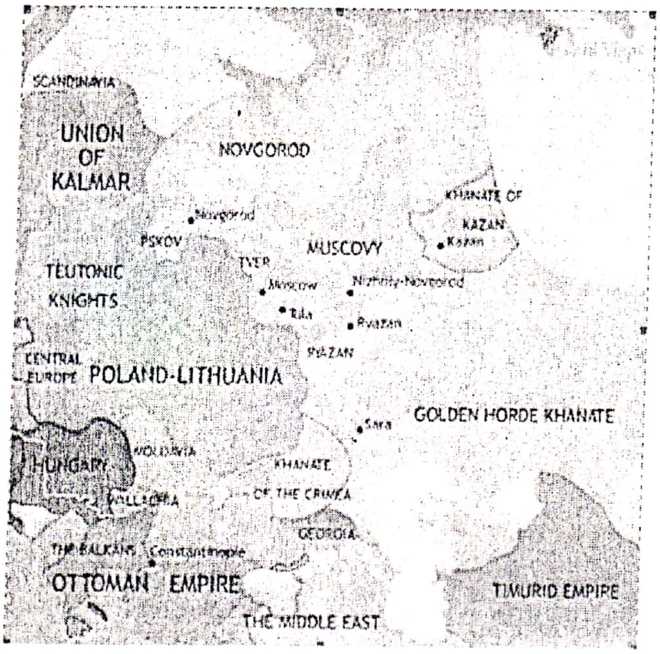
SCANDINAVIA
UNION OF KALMAR
NOVGOROD
Novgorod
PSKOV
TVER
MUSCOVY
Moscow
Nizhniy-Novgorod
Tula
Ryazan
RYAZAN
KHANATE OF KAZAN
Kazan
TEUTONIC KNIGHTS
CENTRAL EUROPE
POLAND-LITHUANIA
GOLDEN HORDE KHANATE
Sarai
MOLDAVIA
HUNGARY
WALLACHIA
KHANATE OF THE CRIMEA
GEORGIA
THE BALKANS
Constantinople
OTTOMAN EMPIRE
THE MIDDLE EAST
TIMURID EMPIRE

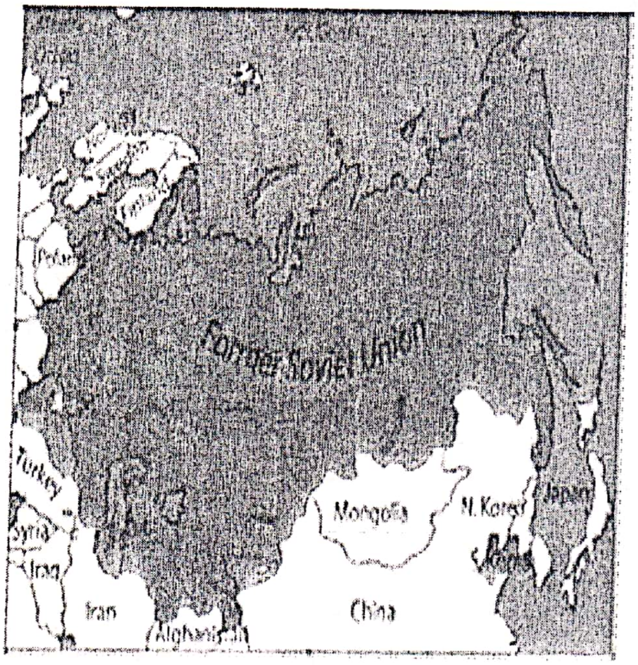
Former Soviet Union
Turkey
Syria
Iraq
Iran
Afghanis
Mongolia
China
N. Korea
Japan

THE EXPANSION OF THE RUSSIAN EMPIRE, 1613-1914

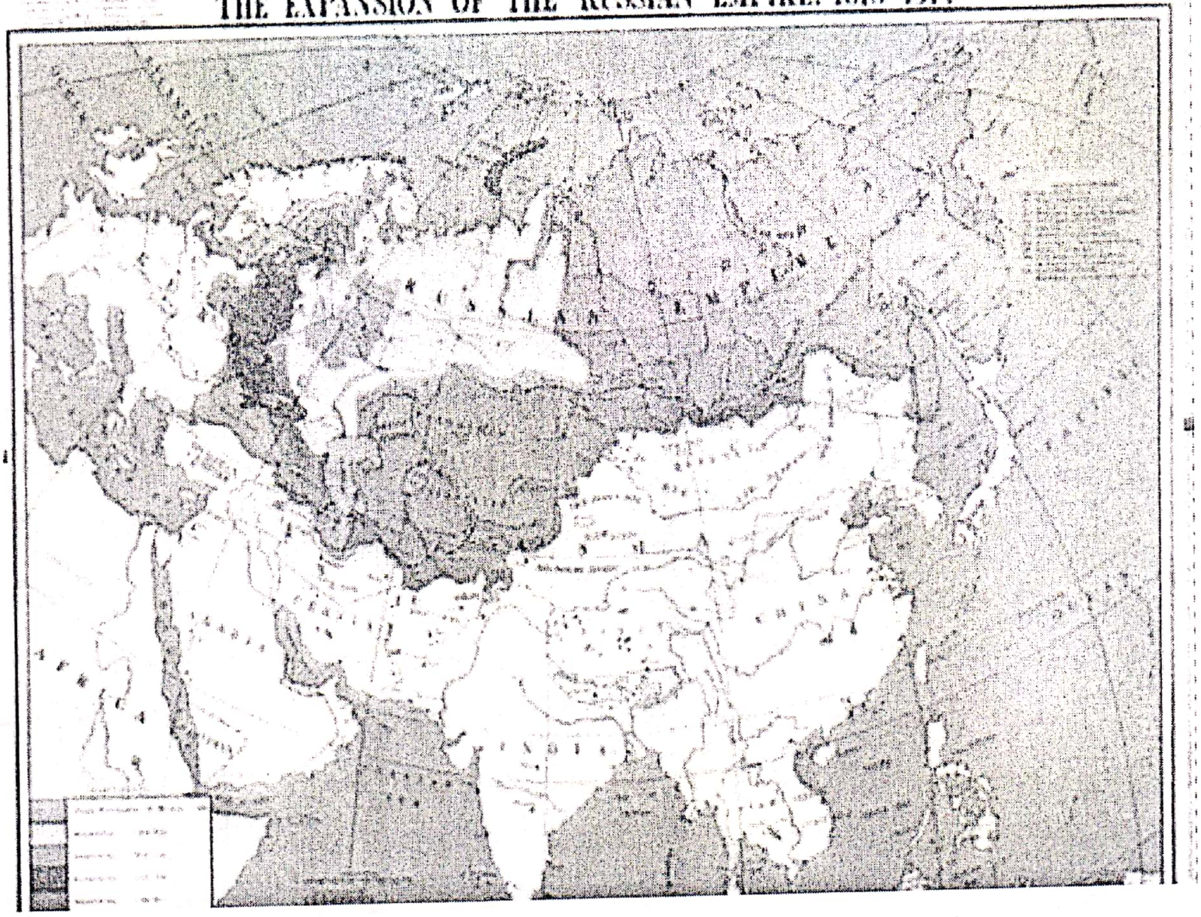

LEC 89 GK 15 Babylonian Assyrian Egyptian and Roman Kingdom Part 5 (MAIN)

ASIAN EMPIRE (JAPAN, CHINA, KOREA)

Note: Surena was ruler of Parthian Empire.

He defeated Roman Empire. On his name a Surena Robot also present. (In Iran).

کنگ ڈم آف جاپان: جاپان کی تاریخ کو جاننے سے پہلے اس کی جغرافیہ جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں جاپان بہت سے جزائر پر مشتمل علاقہ ہے جس میں 90 فیصد پہاڑ اور 10 ٪ زمینی علاقہ ہے تاریخ کے اعتبار سے دیکھا جائے تو لوگ محنتی، اصول پرست اور ذہین ہیں۔ مذہب کے اعتبار سے یہ ملک قدیم کنفیوشیس فلاسفی کو مانتا تھا پھر Kamakura Shogun ate حکمران بن گیا گیارہویں بارہویں صدی میں Buddhism کو پھیلایا اس طرح Shintoism فلسفہ نے بھی ادھر خاصی مقبولیت حاصل کی آج جاپان کے لوگ پچاس فیصد Buddhism اور بقیہ 50 فیصد Shintoism کو مانتے ہیں جاپان میں دنیا کی سب سے پرانی بادشاہت قائم ہے جو Jimmu نے 660 بی سی میں قائم کی تھی تاریخ میں آگے بڑھتے بڑھتے Taishi Shōtoku نے میرٹ کی بنیاد پر بیوروکریسی کی بنیاد رکھی اور اس نے بارہ لیول کی ٹوپیاں اور رینکنگ سسٹم متعارف کروایا جس کے مطابق بیوروکریٹ کو نیکی، انصاف اور علم کی بنیاد پر ترقی ملے گی ساتویں صدی کے بعد جاپان میں بادشاہ کی طاقت کم ہونا شروع ہو گئی اور اس کے مقابلے میں شوگن یعنی آرمی چیف کی طاقت بڑھنا شروع ہو گئی اور ایک مشہور شوگن کا Kamakura جس کی سلطنت نے گیارہ سو بانوے سے لے کر 1333 تک جاپان پر حکومت کی اور ایک "Shogunate" سسٹم متعارف کروایا جس کے مطابق شوگن یعنی آرمی چیف ملک کے انتظامی اور سیاسی معاملات کو چلائے گا اور اس حکومت نے جاپان میں ایک " Bushhido " کوڈ متعارف کروایا جس کے مطابق جاپان کے تمام علاقائی سردار شوگن کے ماتحت ہوں گے اور علاقائی حکمران اپنے نیچے جنگجو (Sumrai) بھرتی کریں گے اور بھرتی ہونے والے جنگجوں ایمانداری اور بہادری کا مظاہرہ کریں گے اور وقت آنے پر اپنے سردار کے لیے اپنی زندگی کو بھی قربان کر دیں گے اور اس طرح علاقائی حکمران بھی بہادری اور ایمانداری کا مظاہرہ کریں گے اور شوگن کے لیے قربان ہونے کے لیے تیار رہیں گے یہ وہ نظام تھا جس کے ذریعے سے بارہویں صدی سے 1869 تک یعنی انیسویں صدی تک شوگن یعنی آرمی چیف نے سیاسی معاملات کو چلایا اس "Kamakura" حکمران کے مجسمے آج بھی جاپان میں موجود ہیں Shogunate سسٹم نے سترہویں صدی میں جب یورپی اقوام امریکہ، افریقہ اور ہندوستان کے بہت سے علاقوں کو اپنی کالونیاں بنا رہے تھے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بیرونی دنیا سے علیحدگی اختیار کریں گے اور اپنے ملک کے دروازے ان یورپی طاقتوں کی تجارت کے لیے نہیں کھولیں گے کیونکہ انہیں اندیشہ تھا کہ یورپی ممالک تجارت کی غرض سے انہیں اپنا غلام بنا لیں گے شوگن 1853 تک اپنی علیحدگی کی پالیسی پر عمل پیرا رہیں اور کوئی یورپی طاقت انہیں مجبور نہ کر سکی مگر 1853 سے 1854 دو سالوں میں امریکی نیول کاموڈور (Matthew Perry) نے اپنے بہت بڑے جہاز اور اسلحہ کے زور پر شوگن اور جاپان کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنی کی بندر گاہیں امریکہ کو استعمال کرنے کے لئے دیں اور اس شوگن کی طاقت اس واقع سے کمزور ہو گئی اور 1869 میں Meiji خاندان کی حکومت آ گئی جسے (Meiji) ریسٹوریشن پیریڈ کے نام سے بھی جانا جاتا ہے اسی دور میں جاپان میں صنعتی، ثقافتی اور فوجی اعتبار سے اپنے آپ کو بہت مضبوط بنا لیا یعنی جاپان مغربی طرز پر ایک جدید ملک بن گیا لیکن جہاں اس نے اس قدر ترقی کر لیں وہی جاپانی قوم پرستی مضبوط ہونے لگی اور کوریا اور چینی لوگوں کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہونا شروع ہو گئے جس کی وجہ سے پہلی چینی جاپانی جنگ 1895-1894 میں لڑی گئی جس میں جاپان چائنا کی کنگ (Qing) سلطنت سے جیت گیا اور چائنا کو Formosa یعنی تائیوان کا علاقہ جاپانیوں کو دینا پڑا اور کوریا کا علاقہ بھی جاپان کے زیر اثر چلا گیا جو کہ پہلے چائنا کی کنگ حکومت کے پاس تھا مغربی طاقتوں نے چینی جاپانی جنگ کے بعد جاپان کو حاصل ہونے

والی پورٹ آرتھر(Port Arthur)رشیا کو دے دی جس کے نتیجے میں 1905-1904 میں رشیا جاپان جنگ لڑی گئی اور جس میں حیران کن طور پر جاپانیوں کو فتح ہوئی مغربی طاقتوں کے لیے یہ بہت بڑا جھٹکا تھا۔ چائنا اور رشیا کو ہرانے کے بعد جاپان بہت طاقتور ہو چکا تھا اور اس نے 1910 میں کوریا کا علاقہ اپنے مکمل اختیار میں لے لیا تھا۔ جاپانیوں نے پہلی جنگ عظیم میں اتحادی افواج کا ساتھ دیا تھا اور اس جنگ میں اتحادیوں کو فتح ہوئی تھی جاپان اس بات سے مغربی طاقتوں سے خفا تھا کہ پہلی جنگ عظیم میں حاصل ہونے والے فائدے میں اس کو کوئی حصہ نہ ملا۔ تو اس نے مغربی طاقتوں کو اپنی طاقت دکھانے اور سامراجی تسکین(Imperialism) کے زیر اثر 1931 میں چین پر حملہ کر کے اس کا منچوریا(Manchuria) کا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا اور پھر 1937 میں دوسری چینی جاپانی جنگ میں جاپان نے چینی دارالحکومت نانکنگ(Nanking)اور شنگھائی پر اپنا قبضہ کر لیا۔ دوسری جنگ عظیم میں جاپان نے ایکسز پاور یعنی جرمنی کا ساتھ دیا اور اسی تناظر میں 7 دسمبر 1941 کو Pacific ocean میں موجود جزیرہ Hawaii کے شہر Honolulu میں موجود امریکی بیس پرل ہاربر(Perl harbor)پر حملہ کر دیا اس دوسری جنگ عظیم میں ابتدائی طور پر جاپان کو بہت سی کامیابی ملی اور اس نے Pacific ocean میں موجود تمام جزائر جو کہ مغربی اتحادیوں کے پاس تھے ان پر قبضہ کر لیا اور اس کے علاوہ برطانیہ کی کالونی ملائیشیا اور میانمار قبضے میں لے لی مگر امریکہ کے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی حملوں کے نتیجہ میں جاپان نے 15 اگست 1945 کو ہتھیار ڈال دیئے اور 2 ستمبر 1945 کو سرکاری سطح پر جاپان نے لڑائی کے اختتام کا اعلان کیا اور اتحادی افواج نے جاپان پر قبضہ کر لیا اور انتظامی معاملات امریکہ کے جنرل میکارتھر(General Douglas Mchartur)نے 1945 سے 1952 تک چلائے اس وقت سے پہلے تک Meiji خاندان کی حکومت کا خاتمہ 1912 میں ہو چکا تھا اور دوسری جنگ عظیم کے دوران بادشاہ ہیروہیٹو تھے تو جنرل میکارتھر نے جاپان کو مغربی طرز کی جمہوریت پر ڈالنے کے لیے اقدامات کا آغاز کر دیا اور صرف سات سال کے عرصہ میں بادشاہ کی طاقت کو برائے نام کر دیا جیسا کہ ملکہ برطانیہ کی طاقت ہے اور برطانیہ کی طرز کی جمہوریت کو ادھر لاگو کر دیا اور اسی طرح جاپان میں جاپان لبرل پارٹی(Japan Liberal Democratic Party)اور جاپان کمیونسٹ پارٹی کی بنیاد اسی دور میں پڑی جاپان کے موجودہ وزیراعظم Fumio Kishida کا تعلق لبرل ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے جنہوں نے 4 اکتوبر 2021 کو اختیار سنبھالا اور اس وقت جاپان کے 126 نمبر بادشاہ Naruhito ہیں جن کا تعلق براہ راست جاپان کے پہلے بادشاہ جموں سے ہے جاپان کا 794 سے 1868 تک دارالحکومت Kyoto جو کہ اس کے بادشاہ کی رہائش گاہ تھا 1868 میں اس کا نام بدل کر Edo رکھ دیا گیا اور پھر 1941 میں دوسری بار نام بدل کر Tokyo رکھ دیا جو 1941 سے آج تک جاپان کا دارالحکومت ہے۔

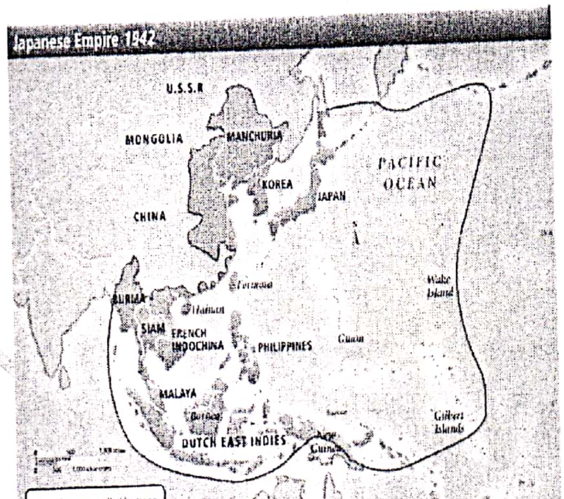
Japanese Empire 1942
U.S.S.R.
MONGOLIA
MANCHURIA
KOREA
JAPAN
CHINA
PACIFIC OCEAN
Formosa
Hainan
BURMA
SIAM
FRENCH INDOCHINA
PHILIPPINES
Guam
Wake Island
MALAYA
DUTCH EAST INDIES
Gilbert Islands
Areas controlled by Japan
AUSTRALIA

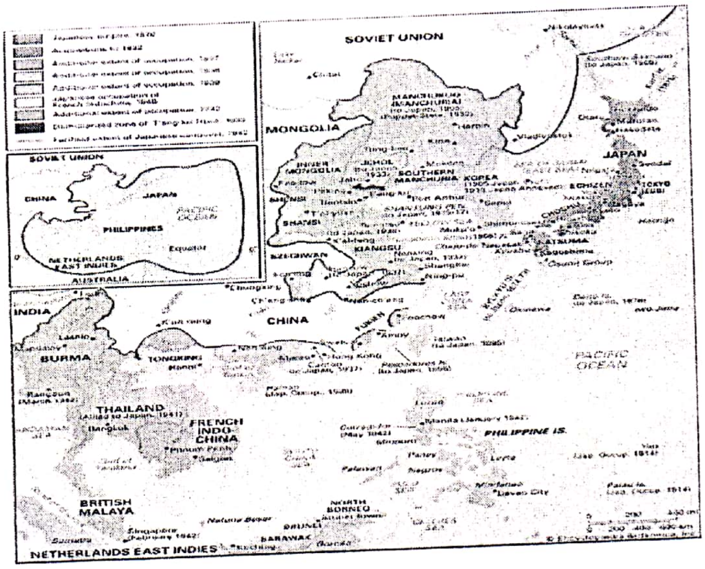
SOVIET UNION
MONGOLIA
MANCHURIA
KOREA
JAPAN
CHINA
INDIA
BURMA
THAILAND
FRENCH INDO-CHINA
PHILIPPINE IS.
PACIFIC OCEAN
BRITISH MALAYA
NORTH BORNEO
NETHERLANDS EAST INDIES
PHILIPPINES
AUSTRALIA

NORTH AFRICA HISTORICAL CITIES

Fez City (Morocco)

Volubilis (Morocco)

Note:

Mali Empire کا ایک لیڈر تھا جسکا نام Musa تھا۔ وہ اس دور میں دنیا کا امیر ترین بادشاہ تھا۔

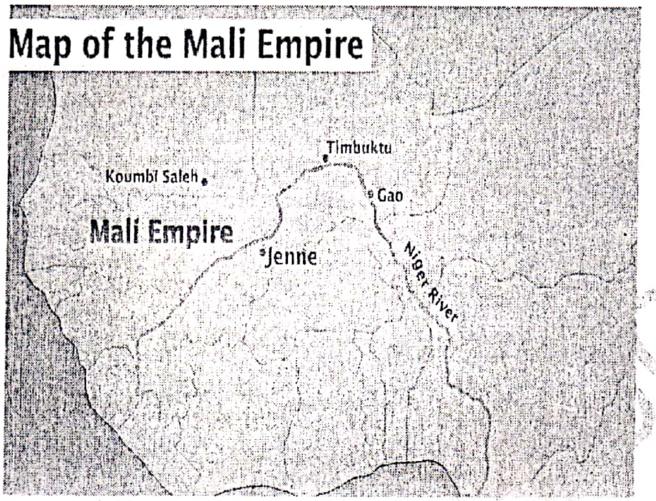
Map of the Mali Empire
Timbuktu
Koumbi Saleh
Gao
Mali Empire
Jenne
Niger River

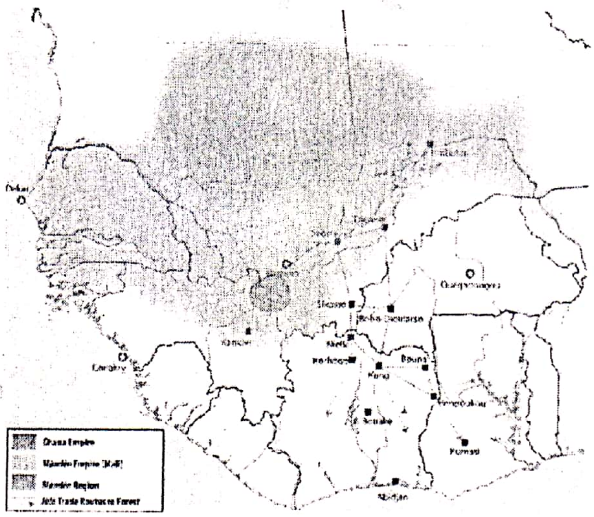
Ghana Empire

LEC 90 GK 16 Babylonian Assyrian Egyptian and Roman Kingdom Part 6 (MAIN)

Kingdom of World

Kingdom in Subcontinent

South East Asia

KHMER EMPIRE(802AD-1431AD)

Angkor vat (Capital) which is a temple of Buddhism in Cambodia.

Note: longest Reigning Monarch in Siam empire (Thailand) was Bhumibhol Ruler for 70 Years 120 days.

Now The Queen Elizabeth has a record of longest reigning monarch from February 1952 to till date.

Dynasty Name	Period
Xia Dynasty	(2100 B.C – 1600 B.C)
Shang Dynasty	(1600 B.C–1050 B.C)
Zhou Dynasty	(1050 B.C–256 B.C)
Qin Dynasty	(221 B.C –206 B.C)
Han Dynasty	(206 B.C–220 A.D)
Tang Dynasty	(618 A.D –906 A.D)
Yuan Dynasty	(1279 A.D –1368 A.D)
Ming Dynasty	(1368 A.D –1644 A.D)
Qing Dynasty	(1644 A.D –1911 A.D)

- چائنا کی تاریخ کا آغاز اکیس سو قبل مسیح سے ہوتا ہے جب Xia خاندان نے اپنی حکومت قائم کی اوپر دیئے گئے ٹیبل میں کچھ اہم سلطنتوں کو ترتیب کے اعتبار سے بتایا گیا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ ان میں سے کون سی ایسی اہم سلطنتیں ہیں جنہوں نے چین کو مختلف ادوار میں ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ اس میں سب سے پہلے Qin خاندان کی حکومت کا تذکرہ کرتے ہیں جو 206 سے 221 قبل مسیح تک قائم رہی ان کی حکومت کے دوران عظیم دیوار چین کی تعمیر کا آغاز ہوا اس کے بعد Han خاندان نے (206BC-220AD) تک حکومت کی۔ اس حکومت کے دوران پیپر کی ایجاد ہوئی ہے۔ اور قدیم شاہراہ ریشم دور میں قائم ہوا جو کہ چین سے ریشم کی تجارت وسطی ایشیا سے ہوتے ہوئے یورپ تک پہنچاتی تھی اس کے بعد اسی حکومت کے دوران چائنا دنیا کا وہ پہلا ملک بنا جس نے سیول سروس (Civil Services) کی بنیاد رکھی اور کنفیوشزم کا فلسفہ بھی چائنا میں پھیلایا گیا اس کے بعد تنگ خاندان نے 618AD سے لے کر 906 عیسوی تک چین پر حکمرانی کی انہوں نے گن پاؤڈر کی ایجاد کی اس کے علاوہ کمپاس، پرنٹنگ پرس اور کرنسی نوٹ بھی جاری کیے تمام ایجادات دنیا میں پہلی بار چینی لوگوں کے ذریعے کی گئی اس تنگ خاندان کا مقابلہ اس وقت کی عباسی حکومت سے بھی ہوا جس میں تنگ حکومت کو فتح ہوئی۔ 1279AD سے لے کر 1368AD تک منگول خاندان سے تعلق رکھنے والے چنگیز خاندان کے پوتے کوبلائی خان نے Yuan Dynasty کی بنیاد رکھی اس دور میں مشہور

سیاح مارکو پولو نے بھی چین کا سفر کیا۔ یہاں بتاتے چلیں دیوار چین کا مقصد شمال سے خانہ بدوش قبیلوں کے حملوں سے بچنا تھا اس دیوار کی لمبائی 21 ہزار 196 کلو میٹر ہے اس کو تعمیر کرنے کے لئے بہت سلطنتوں نے حصہ ڈالا جن میں Qin سلطنت نے اس تعمیر کا آغاز کیا Han نے اس کا تھوڑا سا حصہ بڑھایا اور اس کا بیشتر حصہ منگ سلطنت کے دور میں تعمیر کیا گیا۔ اس کے بعد Ming Dynasty نے 1368 عیسوی سے 1644 عیسوی تک چین پر حکمرانی کی۔ اس سلطنت نے جاپان کی طرح یورپیوں کے لیے تجارت کے دروازے بند رکھے جس کی تفصیل کو جاپان کی لیکچر میں بتایا گیا ہے مگر سلطنت برطانیہ کا چین سے تجارتی خسارہ بہت زیادہ تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ چین کے ریشم اور باقی اشیاء یورپ میں بہت پسند کی جاتی تھی اس لیے ان کا حجم اور قیمت بہت زیادہ تھا۔ شروع میں برطانوی حکومت ہندوستانی کپاس کو بیچ کر اپنے تجارتی خسارے کو کم کرنے کی کوشش کی مگر جب کپاس کی کاشت امریکہ میں شروع ہوئی تو اس کی قیمت میں کمی ہونا شروع ہو گئی اس تجارتی خسارہ پر قابو پانے کے لیے برطانیہ نے اپنی ہندوستانی کالونی کے علاقہ آسام اور اپنی دوسری کالونی میانمار میں کو پوست یعنی Opium کی کاشت کی اور اسے چین کو بیچنا شروع کیا۔ چین میں پوست دوائی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا مگر برطانیہ نے اپنی پوست کی فروخت بڑھانے کے لئے چینی نوجوانوں کو تفریحی مقاصد کے لئے اسے استعمال کرنے کی ترغیب دلائی جب Qing حکومت نے اپنے ملک کے زیادہ تر نوجوانوں کو اس نشہ کا عادی پایا تو پوست کی خرید میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کی درآمد پر کمی کی قانون سازی کا اعلان کیا اس پر برطانیہ نے چین سے جنگ کا اعلان کر دیا اور اس جنگ کو تاریخ میں پہلی اوپیم جنگ (1839-1842) First opium war کہا جاتا ہے

- اسی جنگ میں چائنا کی کنگ حکومت کو بری طرح شکست ہوئی اور اسے پوست کی درآمد کم نہ کرنے کا معاہدہ کرنا پڑا۔ بیرونی طاقتوں جن میں فرانس اور برطانیہ قابل ذکر ہیں چائنا میں مداخلت اور پوست کی بے انتہا فروخت جس کی وجہ سے زیادہ تر چینی نوجوان اپنی زندگی برباد کر رہے تھے کہ سلطنت نے ان دونوں عوامل کو دیکھتے ہوئے دوبارہ پوست کی تجارت پر پابندی لگانے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں دوسری اوپیم جنگ 1856-1860 کے درمیان ہوئی اور اس کے نتیجہ میں چین کو اپنا ہانگ کانگ کا جزیرہ اور اس کے علاوہ بہت سی بندرگاہیں یورپیوں کو دینا پڑی۔ ہانگ کانگ کے بارے میں بتاتے چلیں اس جزیرہ کا اختیار اس کے آخری برطانوی گورنر Chris Patten نے انیس سو ستانوے میں چین کو واپس دیا اس کے علاوہ چین نے پرتگال کو ایک معاہدہ کے ذریعے مکاؤ کا جزیرہ دیا ہوا تھا اور یہ جزیرہ چین کو معاہدہ ختم ہونے کی صورت میں انیس سو ننانوے میں ملا۔ دو Opium Wars بہت سے علاقوں کا چھن جانا اور قوم کے زیادہ تر نوجوانوں کا پوست کے نشے میں پڑ جانا یہ وہ مسائل تھے جن پر حکومت نے قابو پانے کی بہت کوشش کی مگر اس کے نتیجے میں اندرونی خلفشار میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور نتیجتاً 1911 میں Qing خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہوا اس کے بعد چینی قوم میں دو طبقات کا وجود ہوا ایک قوم پرست جنھیں چین کے Cheung Kai-shek لیڈ کر رہے تھے اور دوسرا گروپ گروپ کیمیونسٹ جنہیں Mao Zedong لیڈ کر رہے تھے۔ ابتداء میں ان دونوں گروہوں نے مل کر کام کیا مگر مگر Mao Zedong نے جب یہ محسوس کیا کہ قوم پرست ان کے نظریات کے خلاف ہیں تو انہوں نے 1921 میں Communist Party of China کی بنیاد رکھی۔ جاپان کے حملوں کی تفصیل ہم جاپان کے لیکچر میں بتا چکے ہیں اور دوسری طرف 1930 کے بعد قوم پرستوں اور اشتراکیت پسندوں کا اختلاف بھی اندرونی لڑائی کی صورت اختیار کر گیا جس کے نتیجہ میں Mao Zedong نے 1934 میں لانگ مارچ کا اعلان کیا کیوں کہ Cheung Kai-shek ریپبلک آف چائنہ کی بنیاد رکھ چکے تھے اور 1926 سے 1936 تک پہلی بار اس کے صدر بھی تھے تو انہوں نے کیمونسٹو کے خلاف گھیرا تنگ کرنے کے لیے ان کا محاصرہ کرنا شروع کیا اس سے بچنے کے لئے اپنے اور اپنے انقلاب کو زندہ رکھنے کے لئے Mao Zedong مارچ کر رہے تھے

کیوں کہ Mao کے انقلابیوں کی تعداد ابھی کم تھی اور وہ گوریلا جنگ کر رہے تھے۔ اس سول وار کے علاوہ 1939 میں دوسری جنگ عظیم کا آغاز بھی ہو گیا اب اس طرح چین کے دونوں گروہوں کو اپنی آپسی جنگ میں بھی سبقت لینا تھی اور چین کا کنٹرول بھی حاصل کرنا تھا اور جاپان کے حملوں کو بھی ناکام بنانا تھا اس پر امریکا کے ایٹمی حملوں نے حالات کو یکسر بدل دیا کیا اور جاپان کو چین اور اس کے تمام مقبوضہ علاقے چھوڑ کر جانا پڑا۔ یہ دونوں گروہ جاپانی خطرہ سے تو امریکی مدد سے بچ گئے تھے مگر آپسی لڑائی ابھی باقی تھی جس کا اختتام کچھ یوں ہوا کہ مین لینڈ چائنا پر Mao کی قیادت میں کمیونسٹ نے اپنا کنٹرول لے لیا اور دوسرا گروہ جو Cheung Kai-shek کی قیادت میں معاملات چلا رہا تھا اس نے مین لینڈ چائنہ سے دور تائیوان کے جزیرہمیں میں ریپبلک آف چائنہ یعنی تائیوان کی بنیاد رکھی Cheung Kai-shek دوسری بار 1945 سے 1949 تک اس کے صدر بنے۔ چیرمین ماؤ نے مین لینڈ چائنا پر نے اپنا کنٹرول مزید مضبوط کیا اور یکم اکتوبر 1949 کو People’s Republic of China کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے صدر بن گئے انہوں نے ابتدائی دور میں گریٹ لیپ فارورڈ کی پالیسی اختیار کی یعنی ایگریکلچر چائنا کو انڈسٹریل چائنہ بنانے کی کوشش کی۔ ماؤ کا نظریہ اشتراکیت روس کے ولادمیر لینن سے مختلف تھا انہوں نے پہلے 1966 میں کلچرل ریولیشن کا آغاز کیا جس کا مقصد ذہین لوگوں کو یا دماغ سے کام کرنے والے لوگوں کو مزدور طبقہ کے زیر اثر لایا جائے اس مقصد کے لیے انہوں مزدور طبقہ کو قائل کیا کہ وہ پرانے رسم ورواج، پرانے طریقے اور پرانے قوانین ان تمام چیزوں کو بزور قوت ختم کریں اور انتظامی ڈھانچے میں موجود ریاستی اہلکاروں کی جگہ اپنا تسلط قائم کرے اس پر ماؤ کے فالوور نے Red Guard کے زریئے اس پر عمل کیا۔ مگر اب وہ اسی ایگریکلچر طبقے سے تعلق رکھنے والے مزدور طبقہ کو بزور قوت انڈسٹریل طبقہ میں بدلنا چاہتے تھے یہ تجربہ بری طرح سے ناکام ہوا اس کی وجہ سے تین کروڑ لوگ بھوک سے مر گئے کیونکہ لوگوں کو زبردستی ذراعت سے انڈسٹری کی طرف لایا گیا تو زراعت کی پیداوار میں خطرناک حد تک کمی واقع ہوئی مگر ماؤ اندرونی خلفشار پر قابو پانے میں کامیاب رہے اور 1976 اپنی موت کے وقت تک صدر کے عہدے پر قائم رہے ان کے مرنے کے بعد 1978 میں Deng Xiaoping چائنا کے صدر بنے اور انہیں ماڈرن چائنا کا آرکیٹیکٹ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے امریکہ سے بحال تعلقات جو کہ پاکستان کی کاوشوں سے 1971 میں قائم ہوئے اس پس منظر میں آپ کو بتاتے چلیں کہ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے پر ایک اورگنائزیشن بنائی گئی جس کا نام یو این او ہے 1947 سے 1971 تک پیپل ری پبلک آف چائنا کے بجائے ریپبلک آف چائنا کو نمائندگی دی گئی کیونکہ ماؤ کا چائنا Communism کے نظریے کی پیروی کرتا تھا اور امریکہ اس نظریے کے خلاف تھا چنانچہ قوم پرست Taiwan(Republic of China) 1945-1971 تک نہ صرف یو این او کا ممبر تسلیم کیا گیا بلکہ وہ مستقل پانچ میں جن کے پاس ویٹو پاور ہے اس کا بھی رکن تھا مگر امریکہ اور چین کے تعلقات بحال ہونے کے بعد PRC(People’s Republic of China) کو UN میں نمائندگی ملی۔ اب یہ دیکھتے ہیں کہ Deng Xiaoping نے ان تعلقات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چائنہ کو ترقی کی راہ پر کیسے گامزن کیا۔ اس تناظر میں ڈینگ نے اکنامک زون بنائے جن میں امریکی کمپنیوں کو دعوت دی کہ وہ اپنا مال ادھر تیار کریں اور فیکٹریاں بھی بنائے مگر Deng Xiaoping نے یہاں پر ایک شرط رکھی کہ ان فیکٹریوں میں چینی لوگوں کو بھی ملازمت دی جائے گی اور کام سکھایا جائے گا اس طرح ڈینگ نے نہ صرف اپنے ملک کی مجموعی پیداوار کو بڑھایا بلکہ ایک لیبر کا طبقہ بھی وجود پایا جو آگے چل کر چائنا کو دنیا کا سب سے بڑا اشیاء بنانے والا ملک بنائے گا۔ Deng Xiaoping کے بعد Zemin نے Deng کی پالیسیوں کے تسلسل کو برقرار رکھا اور 2003 میں بننے والے صدر ہو جنتاؤ (Hu Jintao) نے 2003 سے 2013 میں اپنی صدارت کے دوران پچھلی پالیسیوں کو مزید تقویت بخشی اور چین کے موجودہ صدر شی جن پنگ 2013 میں اقتدار سنبھالتے ہی بی آر آئی Belt and Road

(Initiative) کا آغاز کرتے ہیں جس کا مقصد Han سلطنت کی قائم قدیم شاہراہ ریشم کو بحال کرنا اور سمندری حدود میں ان علاقوں کو محفوظ بنانا جہاں سے چینی اشیاء جہازوں کے ذریعہ سے دوسرے ملکوں تک پہنچتی ہے۔ چین کے وزیر اعظم (Le kiqiang) اور وزیر خارجہ وانگ یی (Wang Ye) اس میں بھرپور حصہ ڈال رہے ہیں اور BRI کا یہ منصوبہ کے تکمیل کے قریب ہے۔

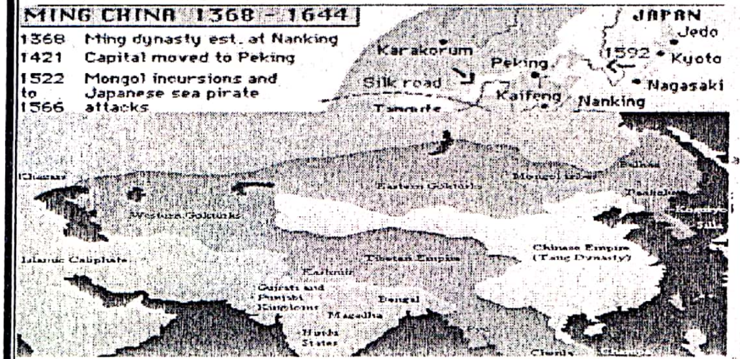
MING CHINA 1368 - 1644
1368 Ming dynasty est. at Nanking
1421 Capital moved to Peking
1522 to 1566 Mongol incursions and Japanese sea pirate attacks
JAPAN
Jedo
Kyoto
1592
Nagasaki
Karakorum
Peking
Silk road
Kaifeng
Nanking
Western Gokturks
Eastern Gokturks
Islamic Caliphate
Tibetan Empire
Chinese Empire (Tang Dynasty)
Bengal

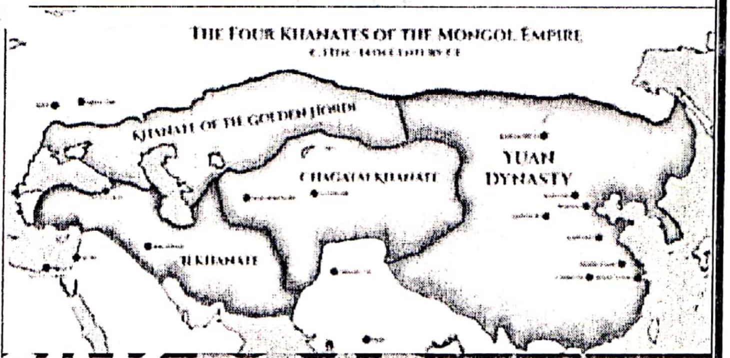
THE FOUR KHANATES OF THE MONGOL EMPIRE
KHANATE OF THE GOLDEN HORDE
CHAGATAI KHANATE
YUAN DYNASTY
IL KHANATE

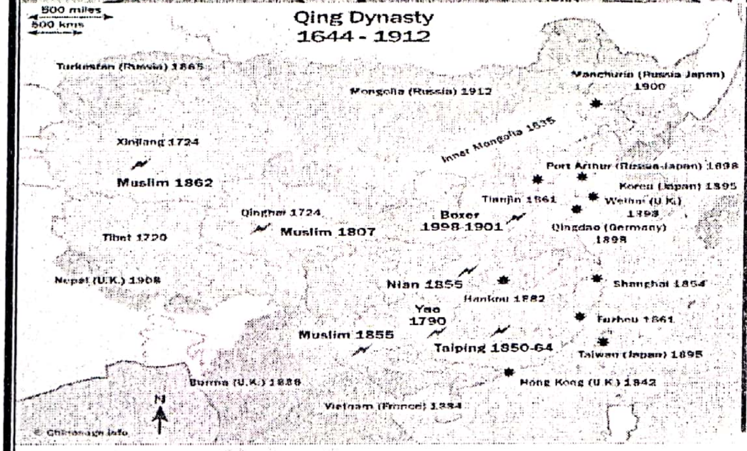
500 miles
500 kms
Qing Dynasty
1644 - 1912
Turkestan (Russia) 1865
Mongolia (Russia) 1912
Manchuria (Russia Japan) 1900
Inner Mongolia 1635
Xinjiang 1724
Muslim 1862
Port Arthur (Russia-Japan) 1898
Korea (Japan) 1895
Tianjin 1861
Weihai (U.K) 1898
Qinghai 1724
Muslim 1807
Boxer 1898-1901
Qingdao (Germany) 1898
Tibet 1720
Nepal (U.K.) 1908
Nian 1855
Shanghai 1854
Hankou 1882
Yao 1790
Fuzhou 1861
Muslim 1855
Taiping 1850-64
Taiwan (Japan) 1895
Burma (U.K.) 1886
Hong Kong (U.K) 1842
Vietnam (France) 1884
N

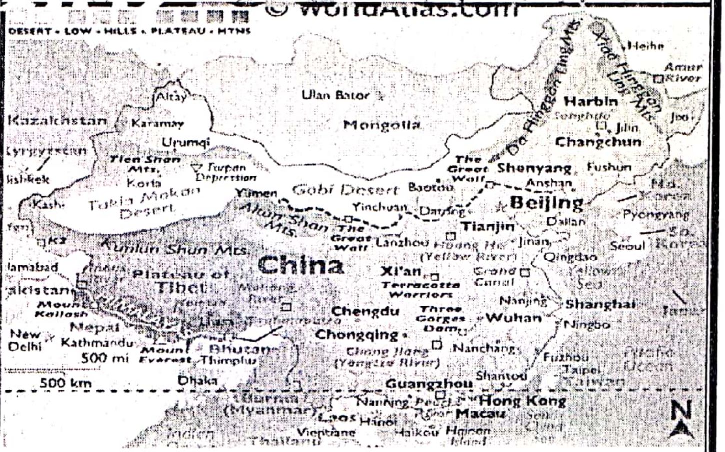
© WorldAtlas.com
DESERT • LOW • HILLS • PLATEAU • MTNS
Altay
Ulan Bator
Kazakhstan
Karamay
Mongolia
Urumqi
Harbin
Changchun
Tien Shan Mts.
Turpan Depression
Shenyang
Fushun
Taklimakan Desert
Yumen
Gobi Desert
Baotou
Anshan
The Great Wall
Beijing
Yinchuan
Tianjin
Dalian
Pyongyang
Kunlun Shan Mts.
Lanzhou
Hoang He (Yellow River)
Jinan
Qingdao
Seoul
China
Xi'an
Terracotta Warriors
Grand Canal
Plateau of Tibet
Nanjing
Shanghai
Chengdu
Three Gorges Dam
Wuhan
Ningbo
Nepal
Kathmandu
Mount Everest
Chongqing
Chang Jiang (Yangtze River)
Nanchang
Fuzhou
New Delhi
Bhutan
Thimphu
Taipei
500 mi
500 km
Dhaka
Guangzhou
Burma (Myanmar)
Nanning
Hong Kong
Macau
Laos
Hanoi
Haikou
Vientiane
Thailand
N

LEC 135 GK 24 Renaissance and French Revolution (MAIN)

یورپ میں تین طرح کے لوگ موجود تھے مندرجہ ذیل ہیں:-

Nobility **Clergy** **Commons**

Nobility	Clergy (Religious People)	Commons
Arrangement	**Arrangement**	**Arrangement**
Monarch	Pop	Have no land.
Dutch /Duchess	Bishop	Paid all taxes.
Earl	Archbishop	Laws were applicable to commons only.
Baron	Cardinal	
25% of land	Priest	
No Taxes	5% of all land	
	No Taxes	

نو بیلیٹی اور کلیرجی مل کر عام لوگوں پر ظلم کرتے تھے اور پھر اس دوران ان کی آپس میں لڑائی بھی ہوتی رہتی تھی۔ چارلی میگنے نے پوپ کو تھوڑی سے پاور دی، پھر آنے والے ہر بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ یورپ کو ایک ہی چرچ سے کنٹرول کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی، بائبل کو ٹرانسلیٹ کرنے اور آرٹ پر بات کرنے کی بھی اجازت نہ تھی۔

First Crusade War 1096 – 1099 Muslims vs. Christians

اس وقت POPE URBAN تھا اور اناطولیہ والے ریجن میں سلجوک تھے اور بیز نٹائن ایمپائر کا بھی کوئی حکمران تھا۔ اس وقت بغداد اور عرب والے ریجن میں عباسی تھے۔

نارتھ افریقہ کے ریجن میں فاطمید تھے اور ان کے درمیان بیز نٹائن ایمپائر تھی اس ایمپائر سے Battle of Manzikert میں الپ ارسلان نے اناطولیہ والا ریجن چھین لیا تھا۔

پھر بیز نٹائن ایمپائر نے کال دی کہ یورپ ہمارے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے ہماری مدد کرے۔ اس وقت کے پوپ کی ہمیں پتا ہے کہ پاور زیادہ ہے اور یروشلم کا ہمیں پتا ہے کہ یہودیوں کے لئے پہلا مندر اور عیسائیوں کے لئے حضرت عیسیٰؑ کی وجہ سے مقدس ہے اس وقت پوپ انوسنٹ تھا اور یہ سب سے زیادہ طاقتور پوپ تھا۔

اور دوسری طرف سلجوک چھائے ہوئے تھے ان کے پاس اناطولیہ والا ریجن تھا اور یہ بیز نٹائن کو سانس بھی نہیں لینے دیتے تھے۔

پھر پوپ انوسنٹ کے نیچے ایک یورپی کونسل بیٹھی جس میں آسٹریئن، فرینچ، انگلینڈ، کے بادشاہوں کو کہا کہ آؤ ہمیں اپنے مذہبی مقامات کے لئے جنگ کرنا ہوگی۔ سارے کے سارے پوپ کی طاقت کی وجہ سے اکٹھے ہوئے کیونکہ مونارک ڈرتے ہیں کہ اگر پوپ کی بات نہ مانی تو مذہبی جنگ کی وجہ سے یہ ہمیں مار دیں گے۔

First Crusade War 1095 – 1099 Muslims vs. Christians

اس میں عیسائی جیت گئے اور یروشلم کو فتح کر لیا۔

(2nd Crusade War 1147-1150)

یہ جنگ نورالدین زنگی اور عمادالدین زنگی نے لڑی اور اوڈیسہ کا علاقہ مسلمانوں نے جیت لیا۔

3rd Crusade War 1187 – 1192

یہ جنگ صلاح الدین ایوبی نے لڑی اور یروشلم کا علاقہ مسلمانوں نے جیت لیا اور تیسری جنگ کے بعد ہی صلاح الدین ایوبی ہیرو بن کر ابھرا۔

حضرت عمر نے 16 ہجری کو یروشلم کو فتح کیا تھا تو 1095 میں عیسائی نے جیت لیا اور یہ واپس صلاح الدین ایوبی نے لیا تھا 1187 میں۔

لیکن پھر 14 مئی 1948 جب اسرائیل بن گیا پھر یہ یروشلم دوبارہ یہودیوں کے پاس آگیا۔

There was a Church in Turkey Hagia Sofia. It was Catholic Church.

آیا صوفیہ کے بارے میں خیال کیا جاتا تھا کہ اس کو کوئی فتح نہیں کر سکتا ہے جب اس پہ حملہ ہو گا تو اس پہ آسمانی مدد آئے گی اور یہی وہ سیٹ بیک عیسائیوں کو ہوا کہ سلطان محمد فاتح نے 1453 میں فتح کر لیا اور اس نے قسطنطنیہ کے سارے لوگوں کو آزادی دی کہ وہ اگر یہیں رہنا چاہیں تو رہ سکتے ہیں اور اگر جانا چاہیں تو بھی ان پر کوئی قدغن نہیں۔ ان میں سے اکثر لوگ اٹلی کے شہر وینیس اور فلورینس میں چلے آئے اور یہاں پہلے ہی وہ لوگ ہیں جن پہ ظلم کیا جا رہا ہے جو کہ کیتھولک ہیں۔

اب یہ جو لوگ اٹلی میں نئے آئے ہیں یہ بیزنٹائن کے لوگ ہیں اور یہ لوگ سائنس، آرٹ اور کلچر میں بقیہ یورپ سے بالکل مختلف ہیں۔ یعنی یورپ کے لوگوں کے اوپر سائنس کے بارے میں سوچنے پر پابندی ہے۔ مگر اٹلی میں موجود میڈیسی خاندان آرٹ اور کلچر کو پسند کرتے ہیں۔ اور یہی خاندان اٹلی میں حکمران تھا تو انہوں نے بازنطینی علاقہ سے آنے والے لوگوں کو سائنس اور آرٹ میں کام کرنے کے لیے سرپرستی کی۔ اور یہی وہ دور تھا جس میں اٹلی سے نشاط ثانیہ (Renaissance) کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

Renaissance = Rebirth of Learning

In 1460, Johannes Guttenberg invented the printing press.

Painter Name	**Country**	**Painting**	
Michelangelo	Italy	Adam A.S Last Super (Final meal of Hazrat Essa)	These painting hung on Sistine Chapel which is a wall
VAN Gogh	Netherland (Dutch)	Sunflower	
Rembrandt Rin Jin	Dutch	Night Watch	
Pablo Picasso	Spain	The Weeping Woman	

Name	**Country**	**Book / Achievement**	**Additional Info**
Geoffrey Chaucer	U.K	The Canterbury Tales	Father of English Literature
Algieri Dante	Italy	Divine Comedy	
Nicole Machiavelli	Italy	The Prince	Statecraft
Emily Bronte	U.K	Wuthering height	Both are sisters and Novelist
Charlotte Bronte	U.K	Jane Eyre	
Jane Austin	U.K	Pride & Prejudice Sense & Sensibility	

Charles Dickens	U.K	A Tale of Two Cities Oliver Twist	In the background of French revolution and cities are U.K & Paris
Samuel P. Huntington	USA	Clash of Civilization	
Leo Tolstoy	Russia	War & Peace Anna Karanina	

Renaissance started in Italy, then France, and all over Europe. (14century – 17 century)

یعنی کہ لوگوں نے اپنی باتیں پینٹنگ کے ذریعہ سے بتانا شروع کر دیں۔ یورپ میں پینٹنگ کا کام شروع ہو گیا اور پرنٹنگ پریس بھی بن گیا اور لوگوں تک بائبل اور دوسری چیزیں بھی آنا شروع ہو گئی۔ پھر سائنس کی چیزیں لوگوں کے پاس آنا شروع ہو گئیں اور اس سے ہی نیکولس کاپرنیکس آیا 1543 میں اور اس نے Heliocentric Theory دی۔ اس نظریہ میں سورج کو کائنات کا مرکز بتایا گیا۔ جبکہ اس سے قبل پوپ زمین کو کائنات کا مرکز گردانتے تھے۔ پھر گلیلیو گلیلی آیا جو کہ 1642 میں فوت ہوا یہ اٹلی سے تھا اور اس کے سائنسی کارناموں کے بارے میں سائنس کے نوٹس میں تفصیل درج ہے۔

We have discussed all European History till the renaissance but we have to deal with Spanish History separately due to its connections with Muslim Rule

جنگ زاب کے نتیجہ میں امیہ خاندان کی حکومت کا عرب میں خاتمہ ہو گیا۔ امیر عبدالرحمان الداخل اول واحد اموی شہزادہ تھا جو جان بچا کر شمالی افریقہ کی طرف نکلنے میں کامیاب رہا اور اس نے 711 اے ڈی میں موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کی قائم کی گئی اموی حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ اس کی حکومت پورے آئبیرین جزیرہ نما (Iberian Peninsula) میں تھی۔ یہاں پر بسنے والے عیسائی لوگوں پر دو خاندان حکومت کر رہے تھے اور وہ مسلمانوں کو یہاں سے نکال باہر کرنا چاہتے تھے۔ یہ موقع ان کو تب نصیب ہوا جب دو مضبوط خاندانوں ہاؤس آف کیسٹیل کی ملکہ ایزابیلہ اور ہاؤس آف آرگن کے فرڈیننڈ کی شادی ہوئی اور ان دونوں نے مل کر مسلمانوں کو سپین سے نکالنا شروع کر دیا۔ اور اس طرح 1492 میں ہاؤس آف قرطبہ کے آخری حکمران محمد 11 کی حکومت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد ایک تحریک چلائی گئی جسے موریکوز (Moricos) کہا جاتا ہے جس میں جو مسلمان عیسائی ہو گئے تھے انہیں چن چن کر مارا گیا یا اٹلانٹک سمندر کے ساحل پر جہاز بھر بھر کے پھینک دیا گیا۔ اور مسلمانوں کی عبادتگاہوں کو گرجاگھروں میں بدل دیا گیا۔ اس کو تاریخ میں سقوط غرناطہ (Fall of Grenada) سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس ساری صورت حال میں پوپ نے سپین کے نئے عیسائی حکمرانوں کو کہا کہ آپ نے ہماری قسطنطنیہ کی شکست کا بدلہ لے لیا ہے اور اب دنیا بھر میں عیسائیت کا پرچار کرنا اور نئے علاقے تلاش کرنا اور ان کی آبادکاری کرنا آپکی ذمہ داری ہے اور اس طرح پادریوں نے کرسچن ڈوم یعنی عیسائیت کا پرچم جو کہ ہولی رومن ایمپائر کے بادشاہ کے پاس ہوتا تھا اب سپین کے بادشاہ کے حوالے کر دیا گیا۔ اسی اثنا میں اٹلی سے کرسٹوفر کولمبس سپین کے حکمرانوں کے پاس آیا اور ہندوستان کے تجارتی راستہ کی دریافت کرنے کا ارداہ ظاہر کیا اور اس ضمن میں ان سے سرپرستی اور مالی تعاون کی استدعا کی جس پر وہ دونوں راضی ہو گئے۔ یورپ کے بیشتر بحری جہاز راں ہندوستان کا سمندری راستہ تلاش کرنا چاہتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ مشہور سیاح مارکوپولو کبلائی خان کے دربار میں 1294 میں گیا تھا اور اس نے وہاں پر بے شمار دولت دیکھی تھی اور اس ساری دولت کے بارے میں اپنے سفرنامہ میں لکھا تھا جس سے یورپ بھر کے سیاح یہ راستہ دریافت کرنے کے خواہاں تھے کیونکہ یورپ میں اس وقت مسلسل خانہ جنگیوں کے باعث وسائل ناپید تھے اور دولت ختم ہو چکی تھی۔

اب یہاں پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں:

1۔ سمندری راستوں کی تلاش کیوں کی گئی جبکہ یورپ کا ایشیا سے زمینی رابطہ بھی موجود تھا۔

2۔ جب سپین سے مسلمانوں کو بے دخل کیا جا رہا تھا تو عظیم سلطنت عثمانیہ نے ان کی مدد کیوں نہ کی۔

پہلی بات یہ ہے کہ زمینی راستے سے تجارت پر عثمانیہ سلطنت کو دس گنا زیادہ ٹیکس دینا پڑتا تھا کیونکہ اناطولیہ میں عثمانیوں کا کنٹرول تھا اور یہی وہ واحد زمینی راستہ تھا جو یورپ کو ایشیا سے ملاتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت عثمانیہ سلطنت نے بحری اعتبار سے قوت نہیں پکڑی تھی اور سپین کے مسلمانوں کی مدد کے لیے انہیں سمندری راستہ اختیار کر کے آنا پڑتا اور جس میں اس وقت یورپین کی اجارہ داری تھی۔ تاہم، بعد میں باربوروسہ برادران کے آنے سے عثمانیوں نے بحری قوت مضبوط کی اور بعد ازاں بہت سے جزائر مثلاً قبرص، مالٹا، صقلیہ (Sicily) کے جزائر پر اپنا کنٹرول کر لیا تھا۔ اور اس کے علاوہ سلیمان عالی شان (1520-1566) کے دور میں زمینی اعتبار سے ھنگری تک عثمانیوں کی حکومت قائم ہو چکی تھی۔ ھنگری 158 سال تک (1541-1699) عثمانیوں کے کنٹرول میں رہا۔

اور دوسری طرف پرتگالی جہاز راں واسکوڈے گاما نے پرتگالی حکمران مینوئل اول کے فرمان اور مالی تعاون سے ہندوستان کے سمندری راستہ کی تلاش شروع کر دی۔ دوران سفر افریقہ میں راس امید (Cape of Good Hope) کے مقام پر مایوس ہو گیا لیکن ایک اومانی عرب جہاز راں ابن ماجد نے اس کو راستہ سمجھایا اور واسکوڈے گاما نے اپنا سفر دوبارہ شروع کیا اور آخر کار ہندوستان میں مالابار ساحل پر کالی کٹ کے مقام پر لنگر انداز ہوا جہاں پر ایک مقامی حکمران زامورین حکومت کر رہا تھا۔ اور یوں 1498 میں واسکوڈے گاما تاریخ میں پہلا یورپی شخص بن گیا جو سمندری راستہ سے ہندوستان آیا۔ بعد ازاں پرتگالی سب سے پہلی یورپی قوم تھی جو تجارت کی غرض سے ہندوستان آئی۔ اس کے بعد ولندیزی (ڈچ)، انگریزی اور فرانسیسی کمپنیاں تجارت کی غرض سے ہندوستان آئیں اور بعد ازاں یہاں کے وسائل استعمال کرتے ہوئے یہاں قابض ہونا شروع ہو گئیں۔ اس تجارت کے نتیجے میں ہندوستان کے وسائل یورپ منتقل ہونا شروع ہوئے اور یوں یورپ میں صنعتی انقلاب (Industrial Revolution) کا آغاز ہوا۔

ساتھ ساتھ یاد رہے کہ عثمانیہ سلطنت نے پرنٹنگ پریس کے استعمال کی اجازت نہیں دی اور کوئی لٹریچر پہ کام نہ ہو سکا اور اسی طرح عثمانیہ کا ڈاؤن فال ہونا شروع ہوا اور یورپ ترقی کرنا شروع ہو گیا۔

پھر سپین کا قبضہ جنوبی امریکہ پر ہو گیا کیونکہ سپین ہی وہاں پہلے گیا تھا جبکہ شمالی امریکہ پر یو کے، فرانس اور سپین کا قبضہ ہو گیا۔

پھر یورپ نے بحال ہونا شروع کر دیا ترقی کی طرف آنا شروع کر دیا۔

اس کے ساتھ ساتھ یو کے بھی ترقی کرتا جا رہا ہے کیونکہ 1760 میں Industries revolution started from UK by Spinning (Jenny)

یو کے ایک کریکس (Creeks) پہ مشتمل خشکی کا علاقہ ہے جو مین لینڈ یورپ سے ذرا ہٹ کر ہے۔ اس علیحدہ جغرافیے کا فائدہ انگریزوں کو یہ ہوا کہ وہ یورپ کی خانہ جنگیوں سے دور رہے اور ان کے لوگوں کو سوچنے، لکھنے اور ایجادات کرنے کی مکمل آزادی حاصل تھی اور ان کو یہ سب کرنے کے لیے ماحول بھی میسر تھا۔ اور یورپ میں صنعتی انقلاب کے آغاز کا سہرا انہی لوگوں کے سر جاتا ہے۔ کریکس کا سب سے بڑا فائدہ ان کو یہ ہوا کہ ان کے پاس لاتعداد مقامات ایسے تھے جن پر باآسانی جہاز لنگر انداز ہو سکتے تھے اور ان کے قریب صنعتی مراکز بنا کر افریقہ اور ہندوستان سے سستا خام مال یہاں لایا جاتا اور اپنے کارخانوں میں مصنوعات بنا کر واپس انہیں ممالک میں مہنگے داموں فروخت کرنے بھیج دیا جاتا تھا۔ دوسرا یہ کہ انگلستان کے پاس زیادہ کوئلہ تھا اور اس نے اس کا بھرپور استعمال کر کے اپنی صنعت کو فروغ دیا۔

1710 → Steven Common → Steam Pump Create

کوئلے کی کانیں پانی سے بھر جاتی تھی۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے 1710 میں تھامس نیوکامن نے سٹیم پمپ ایجاد کیا جس سے کانوں میں موجود پانی بآسانی نکال لیا جاتا تھا۔ بعد ازاں 1764 میں جیمز واٹ نے سٹیم انجن ایجاد کر کے صنعتی انقلاب کی راہیں ہموار کیں۔ بعد ازاں 1804 میں جارج سٹیفنسن (Father of Railway) نے سٹیم انجن ایجاد کر کے صنعتی انقلاب کو نئے دور میں داخل کر دیا۔ درج بالا تینوں اشخاص کا تعلق انگلستان سے تھا۔

مگر دوسری طرف مین لینڈ یورپ میں ہندوستان اور افریقہ سے لائی گئی دولت کا فائدہ صرف وہاں کی اشرافیہ جن میں مذہبی اشرافیہ (Clergy)، حکومتی اشرافیہ (monarchs) اور صنعتی اشرافیہ (Capitalists) شامل تھے، اٹھا رہی تھی۔ اور ایک مڈل کلاس نشوونما نہیں پا رہی تھی اور 95 فیصد طبقہ وسائل سے محروم تھا۔ اسی تناظر میں آگے ہم انقلاب فرانس کا ذکر کریں گے۔ درج بالا حقائق کسی بھی معاشرے میں انقلاب کا باعث بنتے ہیں۔

پھر فرانس نے شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، کیمبوڈیہ، لاؤس، شمالی افریقہ کو اپنی کالونی بنالیا تھا لیکن وہاں کے لوگ اس سے زیادہ مستفید نہیں ہو رہے تھے۔

FRENCH REVOLUTION 5 MAY 1789 – 9 NOV 1799

جین جیکس روسو جو کہ ایک فرانسیسی فلسفی تھا اس نے نظریہ دیا تھا.

“Man is born free but everywhere he is in chains”

روسو کو "Father of French Revolution" بھی کہتے ہیں۔ اس انقلاب کا سلوگن "آزادی، برابری، بھائی چارہ،" یعنی

“Liberty, Equality, Fraternity”

انقلاب فرانس کے بارے میں جاننے سے قبل اس کے پس منظر کا علم ہونا نہایت ضروری ہے۔

فرانس کو جولیئس قیصر نے فتح کیا اور اسے رومن ایمپائر کا حصہ بنا دیا۔ 395 اے ڈی میں رومن ایمپائر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ فرانس ویسٹرن رومن ایمپائر میں آتا تھا جو کہ 476 اے ڈی میں ختم ہوئی۔ اس کے بعد کارلونجئن خاندان کے کالویس اول نے فرانس میں فرینکش کنگڈم کی بنیاد رکھی۔ 800 اے ڈی میں پوپ لیئو اور چارلی میگنے یا چارلس اول نے ہولی رومن ایمپائر میں تبدیل کر دیا۔ چارلس اول کے مرنے کے بعد کمزور حکمران آنے سے یو کے کے حکمران خاندان نے اپنی حکومت فرانس میں قائم کرنے کی کوشش کی جس پر ان کے درمیان ایک طویل جنگ ہوئی جسے تاریخ میں سو سالہ جنگ کہا جاتا ہے۔ اس جنگ کے دوران بلیک ڈیتھ نامی وبا نے یورپ کی ایک تہائی آبادی کا صفایا کر دیا۔ 1429 میں جان آف آرک نامی نوجوان لڑکی نے چارلس دوم کی تاج پوشی کروادی اور اس طرح اس سو سالہ جنگ میں فرانس کی جیت ہوگئی۔ مگر 1431 میں جان آف آرک کو زندہ جلا کر مار دیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت کے لیے دوسری جنگ 1756 سے لے کر 1763 تک برطانیہ اور فرانس کے درمیان یورپ سے باہر ان کی کالونیوں میں لڑی گئی۔

اس کے بعد شمالی امریکہ میں برطانیہ کی گرفت کمزور پڑگئی اور نتیجے میں تیرہ کالونیوں نے برطانیہ سے آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور تیسری جنگ جسے تیس سالہ جنگ بھی کہتے ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جرمنی کے مارٹن لوتھر کنگ سینیر نے ایک نیا فرقہ پروٹسٹنٹ متعارف کروایا تھا اور جس کا اثر پورے یورپ میں پھیل رہا تھا۔ فرانس بنیادی طور پر کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جس کی وجہ سے فرانس اور جرمنی کے درمیان 1618-1548 میں ایک جنگ ہوئی جس کا اختتام امن معاہدہ ویسٹ فیلیہ (Treaty of Westphalia-1648) پر ہوا۔ مندرجہ بالا تین جنگوں کے نتیجہ میں فرانس نہایت کمزور ہوگیا۔ پھر لوئس 14 (1643-1715) جسے سن کنگ آف فرانس یا سب سے زیادہ عرصہ اقتدار پانے والا عظیم بادشاہ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے دور میں فرانس نے خارجی محاذ پر بہت کامیابی حاصل کی مگر ان کے جانے کے بعد فرانس اندرونی انتشار کا شکار ہوگیا اور وسائل کی کمی ہوگئی اور برطانیہ سے ہر محاذ پر شکست کا سامنا کرنا پڑا اور لوئس 16 نے آسٹریا کی شہزادی ماریہ اینٹونیٹ سے شادی کر لی۔ فرانس کے لوگ آسٹریا کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔ پے در پے شکست، کمزور مالی حالات اور دشمن قوم میں بادشاہ کی نئی رشتہ داری، یہ وہ بنیادی عوامل تھے جو آگے چل کر انقلاب فرانس کی وجہ بنے۔ مثال کے طور پر ایک بار فرانس کے لوگ ملکہ ماریہ کے پاس شکایت لے کر گئے کہ ان کے پاس کھانے کو روٹی نہیں اس پر ملکہ نے کہا کہ اگر روٹی نہیں ہے تو ڈبل روٹی کھالو۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فرانس کی اشرافیہ عوام کے مسائل سے کس قدر بے خبر تھی۔

فرانس کے اندر ایک جاگیردارانہ نظام موجود تھا جس میں تمام زمینیں لینڈ لارڈ کے پاس تھیں اور عام لوگ اس پر کام کرتے تھے اور بدلے میں ان کو کھانے کے لیے صرف اناج دیا جاتا تھا۔ اور حکومت نے زمینوں پر کام کرنے والے لوگوں کو حکومتی سرپرستی میں غلام بنایا ہوا تھا اور حکومت نے لوگوں کے غلامی کے احکامات کے دستاویز لینڈ لارڈز کو دیے ہوئے تھے جس کے ذریعے سے وہ لوگوں سے اپنی مرضی سے کام لیتے تھے اور اجرت بھی نہ دیتے تھے۔ انقلاب فرانس میں سب سے پہلا واقعہ 20 جون 1789 کو (Tennsi Court Oath) کی شکل میں پیش آیا جس میں شاہی محل کے ساتھ ایک ٹینس کورٹ میں لوگوں نے قسم اٹھائی کہ اب ہم حکومت کے ظلم کے خلاف چپ نہیں رہیں گے۔ دوسرا اہم واقعہ Storming of Bastile Day 14 July 1789 ہے۔ بیسٹائل ایک تاریخی جیل ہے جس پر مشتعل عوام نے حملہ کر دیا اور قیدیوں کو رہا کروالیا۔ اس کے بعد Maximillion Robspeare کامن لوگوں کا ہیڈ بن گیا اور بادشاہت کمزور پڑنا شروع ہوگئی۔ اور یہاں سے Reign of Terror 1793-1794 کا آغاز ہوا۔ جنوری 1793 کو لوئس سولہ اور ملکہ ماریہ اینٹونیٹ کو گلوٹین (ایک بلیڈ جسے اوپر سے گرا کر مجرم کا سر قلم کیا جاتا) کر دیا گیا۔ اور اگلے سال روبسپیئر کو بھی گلوٹین کی سزا دے دی گئی۔ 1795 میں فرسٹ فرنچ ریپبلک بنائی گئی جس میں پانچ لوگوں کی ڈائریکٹری کو ملک کی حکومت کے لیے نامزد کیا گیا۔

1799 میں اس ڈائریکٹری کا سربراہ Napolean Bonaparte کو بنایا گیا۔ کیونکہ اس نے 1798 میں برطانیہ کو مصر کے محاذ پر شکست دی تھی جس پر اس کی فرانس میں بڑی پذیرائی ہوئی۔ 1801 میں ڈائریکٹری کو ختم کر دیا گیا اور یہ فرانس کا فرسٹ کونسل بن گیا۔ 1804 میں فرسٹ ریپبلک کو ختم کر دیا گیا اور نپولین خود Emperor of France بن گیا۔

French fought two revolutionary wars.

1. War of first coalition (1792-1797)
2. War of second coalition (1798-1802)

Napoleonic Wars (1803-1815):

3rd Coalition War (1803-1806):
4th Coalition War (1806-1807):
5th Coalition War (1809):
French Invasion of Russia (1812):
6th Coalition War (1813-1814):
7th Coalition War (1815):

The above-mentioned wars were fought between Napoleon and the Rest of Europe. In the initial wars, Napoleon gets phenomenal success and conquered almost all of Europe. In 1805, after the invasion of Italy, he became Emperor of France and King of Italy. He also made his brother King of Spain. Through these conquests, Napoleon is called the "Man of Destiny". But he had a fear of cats. His two mistakes i.e. invasion of Britain and Russia resulted in his failure.

Battle of Trafalgar (1805) on the naval front effort to capture Britain was his great failure. Finally, the 7th coalition war led by the Duke of Wellington (UK) famously known as "The battle of waterloo" was fought at the famous place of Belgium (Battleground of Europe) and proved to be the final nail in his coffin. He not only lost this battle but also was arrested and sent to exile in St. Helena (Overseas Territory of Britain in the Atlantic Ocean at African Coast). He died in St. Helena in 1821.

Last but not least, Jacobin Clubs (بیٹھک سیاست) were formed in France in 1789 by Maximillian Robespierre, purpose of these clubs was for people to sit there and talk about issues in politics, economy, and other aspects. This idea spread throughout the whole of Europe.

LEC 136 GK 25 Literature Books Map of Europe and French Revolution (MAIN)

William Shakespeare (1564 - 1616) from the UK wrote comedies, tragedies, dramas, etc. and he is known as a famous man of English.

Comedies of William Shakespeare: -

Twelfth Night	Merchant of Venice	As you like it

Tragedies of William Shakespeare: -

Othello	King Lear	Hamlet	Macbeth	Romeo and Juliet

The soliloquy "*To be or not to be*" is most famous Soliloquy of Hamlet.

یعنی یورپی نشاۃ ثانیہ کے ذریعے ترقی کرنا شروع ہو گئے۔

Name	Country	Book	Additional Info
John Milton	UK	Paradise regain Paradise lost	he got blind
Marry Shelly	U.K	Frankenstein	
GB Shaw	Ireland	Arms and Men	Nobel Prize in1925
William Words Worth	U.K	Prelude	He is known as Poet of Nature.

Goethe	Germany	Faust	
Thomas Hardy	U.K	Return of Native	
Charles Dicken	U.K	Copper Field	Famous Character
George Orwell	U.K	1984	Published in 1949
Adam Smith	U.K	Wealth of Nation	Father of Economics
HG Wells	U.K	Time Machine	
Mark Twain	American	Adventures of Huckleberry Finn	
Harry Porter		J.K Rowling	Famous Drama Series
Karen Armstrong	U.K	History of God	
Stephen Covey	USA	7 Habits of highly effective People	
Napoleon Hill	USA	Think and Grow Rich	
Hilary Clinton	USA	Living History (2003) Hard Choices (2014)	

LEC 137 GK 26 French Revolution and European Nationalism (MAIN)

FEUDELISM

ایک ایسا نظام جس میں کسی ریاست میں حکومت کا وہ مراعات یافتہ طبقہ جو حکومتی اشیر باد پر مخصوص علاقوں میں اثر و رسوخ رکھتا ہو اور وہاں کے رہنے والے مقامی لوگ سماجی، معاشی، اور سیاسی اعتبار سے اس طبقہ کے زیر تسلط ہوں، یہ عوام اس کے مزارع کے طور پر بھی ہوسکتے ہیں یا اس کے ذرائع پیداوار میں بطور محنت کش کام کرتے ہوں اور وہ ان کو اس کے بدلے میں ان کے محنت کے معقول معاوضہ کے بجائے بہت کم معاوضہ دے کر ان کا استحصال کرے۔

FEDERATION

وفاق تمام صوبوں اور دیگر علاقوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ وفاق کے پاس تمام اہم اختیارات مثلاً امور دفاع، امور خارجہ، وغیرہ ہوتے ہیں۔ وفاق ان تمام اکائیوں کو اندرونی معاملات میں خود مختاری دیتا ہے اور اسی طرح وفاق ان کو تناسب کے اعتبار سے قانون سازی کے لیے مناسب نمائندگی بھی دیتا ہے۔ وفاق بہ نسبت نیم وفاق کے زیادہ منظم اور مضبوط ہوتا ہے۔

COFEDERATION / CONFEDERATION

- جب لوگوں یا قوموں کا کوئی گروپ اتحاد بناتا ہے، تو اسے کنفیڈریشن کہا جاتا ہے۔ اس میں اجازت دی جاتی ہے کہ ہر رکن خود حکومت کرے گا لیکن مشترکہ مقاصد کے لیے مل کر کام کرنے پر راضی رہے گا۔ جبکہ ایک فیڈریشن میں ایک مضبوط مرکزی حکومت ہوتی ہے، ایک کنفیڈریشن ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے الگ الگ اداروں کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ مثال:

مثال: امریکیوں کے لیے، امریکہ کی کنفیڈریٹ ریاستیں۔ — جس نے خانہ جنگی کے دوران جنوب پر حکومت کی — ایک کنفیڈریسی کی سب سے مشہور مثال ہے، لیکن اس کے علاوہ اور بھی موجود ہیں۔ در حقیقت، ریاستہائے متحدہ کی پہلی حکومت، جسے آرٹیکلز آف کنفیڈریشن (1777 میں ختم کیا گیا) نے بنایا، اس قسم کا نظام تھا۔

- Central Europe = Prussian Empire + Austrian Empire
- Prussian King called Kaiser.
- Western region was very rich due to renaissance and industrial revolution.

There were two main central powers in Europe. 1. Austrian Empire 2. Prussian Empire.

AUSTRIAN EMPIRE

This empire was ruled by the famous Habsburg Monarchy in 1800s. Austria was the German-speaking heartland of the Holy Roman Empire (until 1806), the Austrian Empire (until 1867), and the Austro-Hungarian Empire (until 1918). Habsburg monarchy has a long history with Ottoman Empire. They fought many battles between 16th century to 18th century.

POLAND
UKRAINE
BELGIUM
CZECH REPUBLIC
SLOVAKIA
GERMANY
FRANCE
AUSTRIA
HUNGARY
MOLDOVA
ROMANIA
SWITZ
ITALY
CROATIA
MONTENEGRO
BULGARIA
TURKEY
GREECE
Austro-Hungarian Empire 1913
Mediterranean Sea

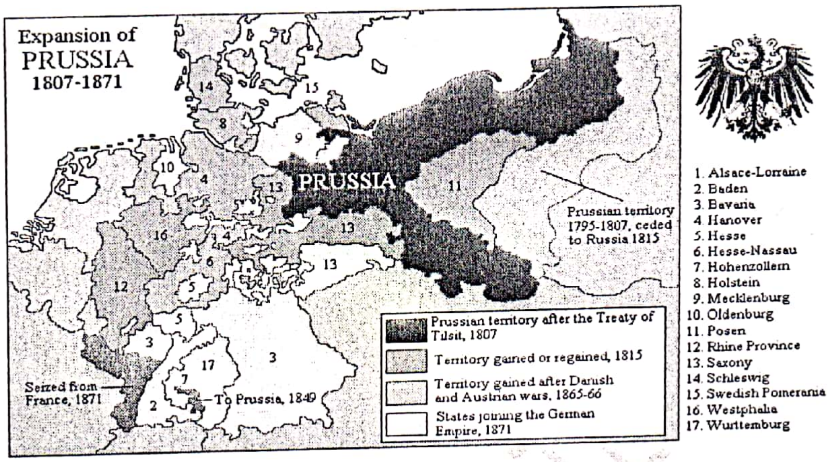
Expansion of PRUSSIA 1807-1871
PRUSSIA
Prussian territory 1795-1807, ceded to Russia 1815
Prussian territory after the Treaty of Tilsit, 1807
Territory gained or regained, 1815
Territory gained after Danish and Austrian wars, 1865-66
States joining the German Empire, 1871
Seized from France, 1871
To Prussia, 1849
1. Alsace-Lorraine
2. Baden
3. Bavaria
4. Hanover
5. Hesse
6. Hesse-Nassau
7. Hohenzollern
8. Holstein
9. Mecklenburg
10. Oldenburg
11. Posen
12. Rhine Province
13. Saxony
14. Schleswig
15. Swedish Pomerania
16. Westphalia
17. Wurttemburg

PRUSSIAN EMPIRE

The Prussian Empire was established in 1525 AD as a duke i.e. under any supreme authority. It was established as an independent empire in 1701 by Fredrick-I.

جیسا کہ پچھلے لیکچر میں بتایا گیا کہ نپولین نے تقریباً سارے یورپ پر قبضہ کر لیا تھا اور ایک مونارک کو گلوٹین کی سزا یعنی سر قلم کر دیا تھا۔ یورپ کے تمام ممالک نے مل کر اتحاد بنایا تب جا کر نپولین کو شکست دے سکے۔ اب یورپ کے تمام مونارکس ڈرے ہوئے تھے کہ جیسے فرانس میں انقلاب آیا کہیں ہمارے ملکوں میں نہ آ جائے اور ہماری گردنیں بھی اڑا دی جائیں۔ اس ساری صورت حال پہ غور و فکر کرنے کے لیے ایک کانگریس بلائی گئی جسے ویانا کانگریس (1815) کہا جاتا ہے۔ اس کانگریس کے سامنے دو مسائل تھے۔

1۔ نپولین کے فتح کیے گئے علاقوں کے ساتھ کیا کیا جائے۔ 2۔ فرانس کے ساتھ کیا کیا جائے۔ اور ایسے کیا اقدامات کیے جائیں جن کے نتیجے میں دوبارہ ایسا نہ ہو جیسا کہ فرانس انقلاب میں ہوا۔

اس کانگریس کے بعد نپولین کے فتح کیے گئے علاقوں کو پروشیئن ایمپائر اور آسٹرین ایمپائر کی ایک کمزور کنفیڈریشن کو دے دیا گیا تا کہ سینٹر میں کوئی مضبوط حکومت قائم نہ ہو سکے اور فرانس کو اس کے 1799 والی حدود پر محدود کر دیا گیا تا کہ فرانسیسی عوام میں غم و غصہ پیدا نہ ہو۔ اس کانگریس کے نتیجے میں کچھ فیصلے کیے گئے جو مندرجہ ذیل ہیں:

- نپولین کے فتح شدہ سینٹرل یورپ کے علاقے آسٹریئن اور پروشیئن ایمپائرز کے کنٹرول میں دے دیئے گئے اور پھر 39 سٹیٹس پر مشتمل ایک سٹیٹ بنا دی جس کو جرمن کنفڈریشن کا نام دے دیا کیونکہ سنٹر میں زیادہ تر لوگ جرمن بولتے ہیں۔
- ہمارے دو قومی نظریہ کی بنیاد ہمارے مذہب پر تھی لیکن یورپ میں ایسا نہیں تھا۔ یورپ میں زبانوں کی بنیاد پر قوموں کو تقسیم کیا جاتا تھا۔ جرمن زبان یورپ کے اوپر والے حصے میں جبکہ اٹالیئن زبان نیچے والے حصے میں بولی جاتی تھی۔
- 1860 میں پروشیئن ایمپائر کا بادشاہ کیسر ولہیم اول "Kaiser William1" اقتدار میں آیا تو اس نے 1862 میں اوٹو وان بسمارک جو کہ ایک جنکر (لینڈ لارڈ) تھا کو پروشیئن ایمپائر کا وزیر اعظم بنا دیا۔ سنٹرل یورپ ترقی نہیں کر پا رہا تھا کیونکہ اس کے پاس کوسٹ لائن موجود نہیں تھی۔ تجارت اور انڈسٹریئل رویولوشن کے لئے کوسٹ لائن کا ہونا لازمی تھا۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے بسمارک نے آسٹریا کے ساتھ مل کر 1866 میں جنگ لڑی اور ڈنمارک کے ساؤتھ کے علاقہ ہالسٹین پر قبضہ کر لیا اور اٹلانٹک اوشن میں کوسٹ لائن تک رسائی حاصل کر لی۔ یہاں پر بسمارک جرمن لوگوں کو اکٹھا کرنے کی اور ان کے لیے ایک مضبوط ریاست بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس مقصد کے لیے آسٹرین ایمپائر کو راستے سے ہٹانا ضروری تھا۔ پھر 1867 میں بسمارک نے اٹلی کے ساتھ مل کر آسٹریا کو کنفڈریشن سے فارغ کر دیا اور اس کا اکیلا مالک بن گیا۔ لیکن جرمن قوم کے لیے ایک مضبوط ریاست بنانے کے لیے خطے کی سب سے مضبوط طاقت فرانس کو ہرانا ضروری تھا جس پر اس

وقت نپولیئن سوم (جو کہ نپولیئن بوناپارٹے کا بھتیجا تھا) حکومت کر رہا تھا۔ اور 1870 میں بسمارک نے فرانس کو فرینکو پروشیئن وار میں شکست دے دی۔ اور آخر کار 1871 میں جرمن کے لیے ایک مضبوط ریاست بنانے میں کامیاب ہو گیا اور اس ریاست کا پہلا چانسلر بھی وہ خود بنا۔ بسمارک کو تاریخ میں " The Man of Iron and Blood " کے نام سے جانا جاتا ہے۔

Draw map of Europe and different empires by your hand for better understanding

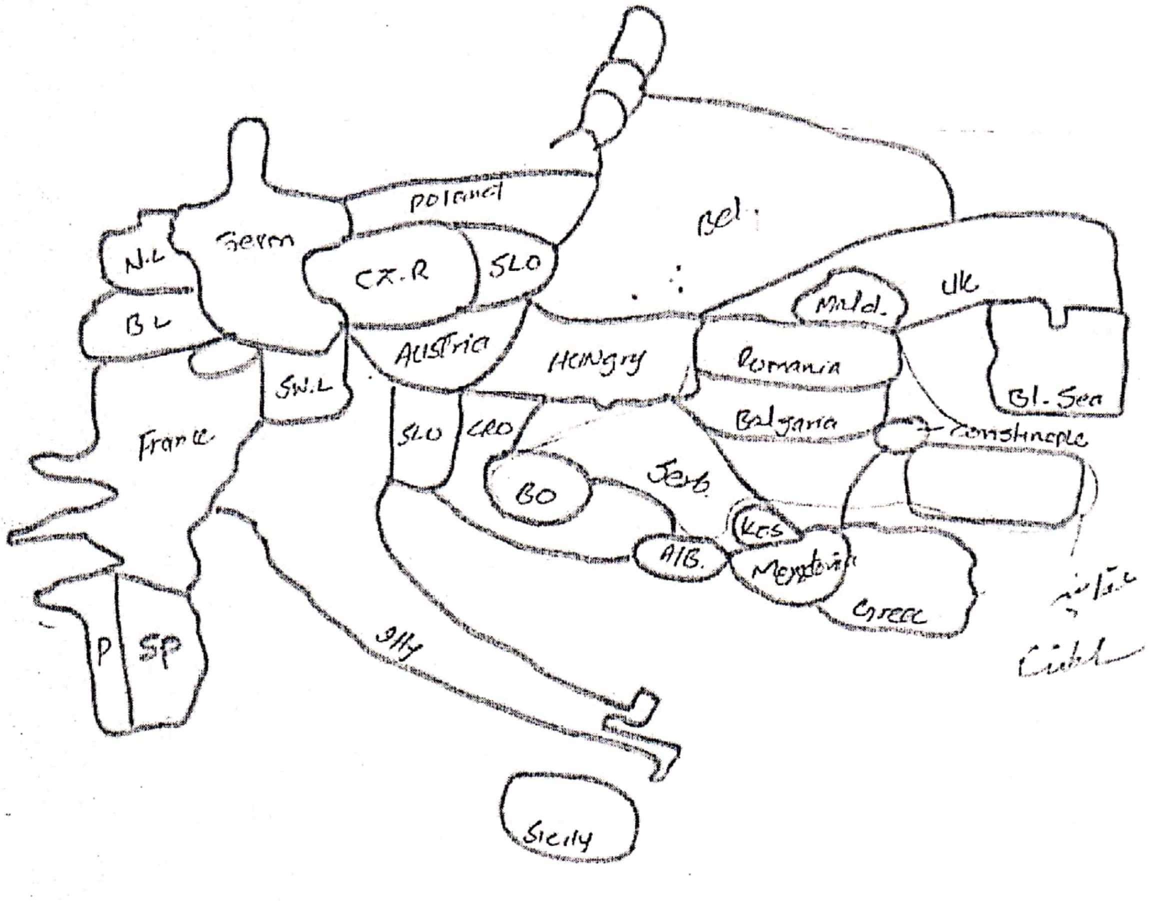
Poland
Germ
N.L
B.L
CZ.R
SLO
Bel
UK
Mald.
Austria
Hungry
Romania
Bl. Sea
SW.L
Bulgaria
Constinople
France
SLO
CRO
BO
Serb.
Kos
AlB.
Mesedonia
Greec
P
SP
Italy
Sicily

Italian Unification

In 1815, Italy was divided into many small parts as shown in map. From 1815 to 1871 Emanuel-I, Umberto-I, Emanuel-II, Umberto-II were the rulers who united Italy in that period.

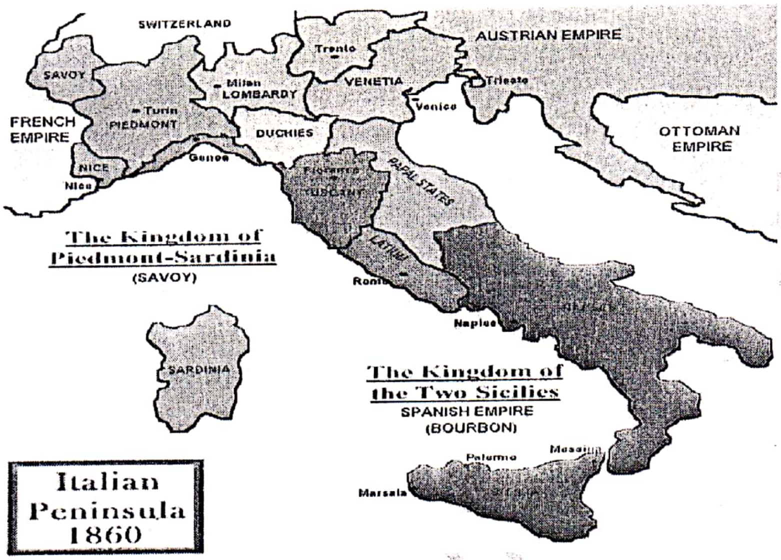
SWITZERLAND
AUSTRIAN EMPIRE
Trento
SAVOY
Milan
LOMBARDY
VENETIA
Trieste
Turin
PIEDMONT
FRENCH EMPIRE
Venice
OTTOMAN EMPIRE
DUCHIES
NICE
Nice
Genoa
Florence
TUSCANY
PAPAL STATES
The Kingdom of Piedmont-Sardinia
(SAVOY)
LATIUM
Rome
NAPLES
Naples
SARDINIA
The Kingdom of the Two Sicilies
SPANISH EMPIRE
(BOURBON)
Palermo
Messina
Marsala
SICILY
Italian Peninsula 1860

Austrian Empire:

Austrian Empire till 1871 was very weak because of its multi-ethnic, multi-lingual and multi-cultural population and many areas were separated and taken by Italy and Prussian Empire during their unification. Existing population still having reservations. Some want to be part of Russian empire and others want to be independent.

Triple Entene	Triple Alliance (Central Europe)
France	Germany
U.K	Austria
Russia	Italy

GREAT POWERS IN EUROPE

UK

In 6000 B.C, UK Island was formed.

In 2200 B.C, Stonehenge was constructed in the UK.

In 55 B.C, Julius Caesar invade and conquered UK Island and made it part of the Roman Empire.

Then from 800 A.D to 1066 A.D → **Vikings** brutally attacked and annexed the UK. In 1215 King John signed the Magna Carta.

In 1349, the Black Death hits the Europe and 1/3rd of population of the Europe died from this plaque.

From 1455-1485, War of Roses ends with the Crowning of King Henry-VII.

In 1536, England and Wales united, in 1707, Scotland also united with UK, in 1801, Ireland also united with UK but separated in 1921.

In 1580, Francis Drake completes his journey around the globe and in 1588 defeated Spanish Armada.

From 1837 to 1901, the Victorian Era prevails. Queen Elizabeth-II crowned in 1952. In 1979, Margaret Thatcher became first female PM of UK. In 1982, UK fought Falkland war with Argentina.

In 1991, UK participated in Gulf War and in 2003 in Iraq War.

FRANCE

France's detail already covered in French Revolution Lecture.

The old city of France → Marseille

French First Republic: 1792-1804

Napoleon Bonaparte dominated.

French First Republic: 1848-1852

Napoleon-III nephew of Napoleon-I became the first president of France. But he converted it into a monarchy.

Monarchy remained till 1870, and Napoleon-III remained its monarch.

Monarchy collapsed in Franco Prussian War of 1870.

French 3rd Republic 1870-1940.

In this era, France occupied many overseas territories.

French 4th Republic 1870-1940. It was replaced by the 5th republic by Charles De Gaulle because it did not have powers for the president.

French 5th Republic: Established on 4 October 1958. It empowers the president and introduced a semi-presidential system of government.

Current president Emanuel Macron and PM are Elizabeth Borne.

GERMANY

Germany was also the province of the Roman Empire. Otto-I from 962-973 remained King of the Holy Roman Empire and tried to Unify the German people and expand its territory.

Fredrick-I participated in 3rd Crusade but was badly defeated by the Ayubid army.

In 1455 Johannes Guttenberg invented Printing Press.

In 1517, Martin Luther King Senior created a protestant sect by writing a book "95 Thesis" and translating the Bible.

In 1813, Napoleon is defeated at the Battle of Leipzig in Germany.

In 1848, German Philosopher Karl Marks publishes "The Communist Manifesto" and "Das Kapital".

In 1871, Otto Van Bismarck united Germany and defeated France.

In 1882, the Triple Alliance is formed between Germany, Austria, and Italy.

In 1914, in WW-I, Germany was the part of Central Powers and invaded France and Russia and was badly defeated.

In 1919, the Treaty of Versailles gave rise to Nazism which finally leads the world in WW II.

In 1949, Germany split into East and West Germany and in 1961, Berlin Wall was built and finally torn down in 1989 and Germany was reunified into a single country in 1990. In 2005, Angela Merkel elected as the first woman chancellor of Germany and remained was Chancellor for 4 terms for 16 years.

The current chancellor of Germany who is equivalent to PM the is Olaf Scholz. 1. German empire (1871-1918). 2. Weimer Republic Federal Republic of the(1918-1933). 3. 3rd Reich (1933-1945). 4. name is Parliament'sGermany (1945- still exists). German Bundestag.

COLONIZATION

کالونائزیشن

یورپی اقوام نے کالونائیزیشن کا آغاز 1492ء میں کیا۔ اٹلی کے کولمبس نے سپین کی حکومت کی مدد سے امریکہ کو دریافت کیا اور اس طرح آگے بڑھتے ہوئے ہند کا سمندری راستہ بھی پرتگال کے واسکوڈی گاما نے 1498ء میں دریافت کر لیا اور سترہویں صدی تک بحری جہازوں اور بحری راستوں کی ترقی کے نتیجہ میں میں آج کی معلوم دنیا کے تمام علاقوں تک رسائی حاصل کر لی۔ مگر اس وقت تک ان علاقوں کو تجارت کی غرض سے استعمال کیا جارہا تھا جو کہ چند بنیادی اشیاء پر مشتمل تھی۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب آجانے سے خام مال، مزدور اور اشیاء یا کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت کو محسوس کیا گیا کیونکہ یہ صنعتی انقلاب صرف یورپ کی حد تک آیا تھا تو مندرجہ بالا بتائی گئی تینوں چیزوں کی ضرورت یورپ میں موجود ملکوں کو تھی جس کے نتیجے میں یورپی ممالک نے دریافت کی ہوئی تمام ممالک میں میں کوششیں شروع کر دیں کہ کسی طرح وہ سستے داموں میں ان علاقوں سے سے خام مال کو یورپ میں لے کر آئیں مگر مختلف علاقوں کے مختلف ثقافتی، اقتصادی، انتظامی اور حکومتی معاملات بہت پیچیدہ تھے یعنی اگر وہ کسی ایک ملک کے حکمران سے کوئی معاہدہ طے کر لیتے تھے تو اس علاقے کا کوئی دوسرا حکمران اس معاہدے کی پاسداری نہیں کرتا تھا اسی دوران یورپی اقوام نے محسوس کیا کیا کہ اگر وہ دریافت شدہ علاقوں سے خام مال اور لیبر کی ترسیل چاہتے ہیں تو انہیں ان علاقوں میں اپنا انتظامی حکومتی اور سیاسی اثرو رسوخ قائم کرنا ہوگا اور جسے تاریخ میں یورپین کالونائزیشن یا امپیریل ازم کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یورپ کی جن اقوام نے کالونیز بنانے کا فیصلہ کیا وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1-یوکے 2-فرانس 3-نیدرلینڈ 4-پرتگال 5-سپین 6-اٹلی 7-جرمنی 8-بیلجیئم۔ ان آٹھ یورپی طاقتوں نے جنوبی امریکہ، شمالی امریکہ، افریقہ، ساؤتھ ایشیا، ساؤتھ ایسٹ ایشیا، آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور اس کے علاوہ مختلف جزائر پر اپنی کالونیاں بنائیں۔

سپینش ایمپائر

کالونائزیشن کا آغاز سب سے پہلے سپین نے کیا۔ 1477 میں آئزابیلا اور اور فرڈیننڈ کی شادی کے نتیجہ میں سپین اور پرتگال کی مشترکہ سلطنت بنی۔ اور پوپ نے عیسائیت کا پرچم ان کے حوالے کیا جب انہوں نے مسلم حکومت کا سپین سے 1492ء میں خاتمہ کیا۔ سولہویں صدی میں اس حکومت نے پورے جنوبی امریکہ اور اس کے ساتھ ساتھ تمام جزائر جن میں ہسپانولا، کیوبا، جمیکا، پورٹوریکو، ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو اور شمالی امریکہ میں فلوریڈا، میکسیکو کو اپنی کالونی بنالیا اور آج تک یہ ممالک سپینش زبان، ثقافت اور مذہب کے زیر اثر ہیں اور اس کے اثرات ان ممالک میں آج بھی نمایاں ہیں۔ افریقہ میں سپین نے کینری آئی لینڈ اور مورو کو کو اپنی کالونی بنایا اور ایشیا میں فلپائن 1921 سے لے کر 1898 تک اس کی کالونی رہا۔ سپین کی سربراہی میں فرڈیننڈ میگلن جس کا تعلق پرتگال سے تھا، نے 20 ستمبر 1519ء کو دنیا کا چکر کیپ آف گڈ ہوپ سے ہوتے ہوئے لگایا، پھر پیسیفک اوشن میں سے ہوتے ہوئے اٹلانٹیک اوشن کے ذریعے جنوبی امریکہ کے جنوب کے آخری حصے جو انٹارکٹیکا کے بالکل قریب ہے اور جہاں آج اسٹریٹ آف میگلن جو کہ آج ساؤتھ امریکہ اور انٹارکٹکا کو الگ کرتی ہے عبور کرتے ہوئے 6 ستمبر 1522ء کو واپس اسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے اس نے سفر کا آغاز کیا تھا۔ اس سفر کو کو سرکم نیویگیشن آف ارتھ بائے فرڈیننڈ میگلن کہتے ہیں۔ اس طرح سپین پندرہویں صدی سے انیسویں صدی تک دنیا کی سب سے بڑی کالونیل پاور رہا مگر 1803 میں میں ایک افریقی غلام توسانت لورٹے نے ہسپانولا کے جزیرہ میں سپینش کالونی ہیٹی میں انقلاب کے نتیجہ میں اپنی حکومت قائم کر لی اور اسے دنیا میں کالے غلاموں کا پہلا انقلاب کہتے ہیں اس کے بعد 1830 تک جنوبی امریکہ کی تمام کالونیاں سپین سے آزادی حاصل کر چکی تھیں اور شمالی امریکہ میں فلوریڈا کی ریاست 1819 میں امریکہ کے حوالے کر دی گئیں اور 1898 کی سپین امریکہ جنگ میں شمالی امریکہ میں موجود پورٹوریکو کا علاقہ بھی سپین گنوا بیٹھا اور اس کے علاوہ فلپائن پر بھی یو ایس اے کا قبضہ ہو گیا جو کہ 1946 تک اس کی کالونی رہا۔

برطانیہ

برطانیہ اس وقت تک کی دنیا کی سب سے بڑی کالونیل پاور رہی ہے اور اس کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ اس کی سلطنت میں سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا۔ تو آیئے جانتے ہیں کہ یہ کیسے اپنے نقطہ عروج پر پہنچا۔ اس تناظر میں یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ سپینش کالونائزیشن کا مقصد ثقافت، مذہب اور زبان کو اپنی کالونیوں میں پھیلانا تھا جبکہ برطانیہ کی کالونائزیشن کا مقصد کالونائزڈ علاقوں سے وسائل جن میں خام مال، لیبر شامل ہیں کو لوٹ کر اپنے ملک کی ترقی پر لگانا تھا۔ اس کا آغاز برطانیہ نے بھی جنوبی اور شمالی امریکہ سے کیا اور اس نے شمالی امریکہ میں 13 کالونیاں قائم کر لیں۔ کینیڈا کا جنوب مشرقی حصہ بھی اس کے پاس تھا۔ اٹلانٹک اوشن میں موجود برمودا کا علاقہ آج بھی اس کی اوورسیز ٹیریٹری ہے۔ کیریبین سمندر میں ورجن آئی لینڈ پر بھی اسی نے قبضہ

کیا۔ جنوبی امریکہ میں سرینام، فاک لینڈ جزیرہ جس پر برطانیہ اور ارجنٹینا کا آج بھی تنازعہ ہے اور 1982 میں اس تنازع پر ایک جنگ بھی ہو چکی ہے یہاں پر آپ کو ایک بات بتاتے چلیں کہ یورپی اقوام پندرہویں اور سولہویں صدی میں شمالی اور جنوبی امریکہ کو کالونیاں بنانے میں مصروف تھے حالانکہ ان کی رسائی ہندوستان اور دوسرے علاقوں تک بھی تھی۔ دراصل اس کی وجہ یہ تھی کہ جنوبی ایشیا میں پندرہویں صدی سے سترہویں صدی تک طاقتور حکومتیں قائم تھیں جن کو زیر اثر لانا اس وقت یورپی طاقتوں کے بس کی بات نہیں تھی اور اگر افریقہ کی بات کی جائے تو اس پر کالونیاں اس لیے نہیں بنائی گئیں کہ 18 ویں صدی تک یورپی ممالک نے سمندر میں چلنے والے جہازوں کو سمندری طوفانوں اور دوسری مشکلات سے لڑنے کے قابل تو بنا لیا تھا مگر زمینی راستوں میں چلنے کے لئے انہوں نے صلاحیت حاصل نہیں کی تھی یعنی افریقہ کے ساحل کے قریب قریب تو جہاز کو لے کر جا سکتے تھے مگر افریقہ کی وسیع زمین پر اپنے فوجیوں کے ساتھ اتر کر انہیں محکوم بنانے کے قابل نہیں تھے مگر ہندوستان میں کمزور ہوتی حکومتیں برطانوی سامراج کے لیے تر نوالہ ثابت ہوئی اور انہوں نے دوسری یورپی اقوام پرتگال، فرانس، نیدرلینڈ کو یہاں سے نکال کر اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ ہندوستان کے علاوہ سیلون (سری لنکا)، مالدیپ، برما (میانمار)، ملائشیا، افغانستان، یہ وہ کالونیاں تھیں جو ایشیا میں تھیں۔ ان کے ساتھ ساتھ بحرین یو اے ای اے، فلسطین، قطر، بحرین، اومان، یمن بھی اس کی کالونیاں تھیں۔ انڈیا اور پاکستان 1947 میں آزاد ہو گئے۔ 1948 میں سیلون (1972 میں اس نے اپنا نام بدل کر سری لنکا رکھا تھا) نے آزادی حاصل کی۔ برما (میانمار) نے 4 جنوری 1948 کو آزادی حاصل کی اور 1989 میں اپنا نام برما سے میانمار کر دیا گیا۔ ملائشیا نے تنکو عبدالرحمن کی قیادت میں 1957ء میں آزادی حاصل کی۔ 1963 میں سنگاپور اس کا حصہ بن گیا مگر 1965 میں سنگاپور الگ آزاد ملک بن گیا۔ یو اے ای 2 دسمبر 1971ء کو آزاد ہوا۔ جنوبی یمن جسے برطانیہ انتظامی لحاظ سے برصغیر کا حصہ تصور کرتا تھا اور اس کا پرانا نام ایڈن تھا تھا اس نے 1967 میں آزادی حاصل کی اور 1990 میں شمالی یمن سے مل کر یمن کا ملک وجود میں آیا۔ قطر نے 1971 میں آزادی حاصل کی اور اومان نے 1970 میں آزادی حاصل کی۔ کویت نے 1961 میں آزادی حاصل کی اور بحرین نے 15 اگست 1971 کو آزادی حاصل کی۔ اسی طرح افغانستان 1919 میں آزاد ہوا اور اگر افریقی کالونیوں کی بات کریں تو ساؤتھ روڈیشیا دو حصوں پر مشتمل تھا شمالی اور جنوبی، دونوں برطانیہ کی کالونیاں تھے۔ شمالی روڈیشیا کو زیمبیا اور جنوبی روڈیشیا کو زمبابوے کہتے تھے۔ زنزیبار بھی برطانیہ کی کالونی رہا جو 1963 میں آزاد ہوا اور تنگنیکا سے مل کر 1964 میں تنزانیہ بن گیا۔ نائجیریا برطانیہ سے 1960 میں آزاد ہوا۔ کینیا 1963 میں آزاد ہوا۔ مصر 1922 میں آزاد ہوا۔ لیبیا 1951 میں کنگ ادریس کی قیادت میں آزاد ہوا اور پھر 1960 میں معمر قذافی نے اس کو ہٹا دیا۔ یہ اوپر بتائی گئی تمام کالونیاں برطانیہ کی تھی کی مختلف ادوار میں میں اس سے آزادی حاصل کی۔

آسٹریلیا بھی برطانیہ کی کالونی رہا۔ 1901 میں ڈومینئین سٹیٹس حاصل کیا۔ اسے مکمل انتظامی اختیارات 1986ء میں حاصل ہوئے۔ کینیڈا کو 1868 میں ڈومینئین سٹیٹس ملا اور اسے مکمل انتظامی اختیارات 1982 میں ملے۔ نیوزی لینڈ کو بھی مکمل انتظامی اختیارات 1986 میں ملے۔ ملکہ برطانیہ آج بھی کینیڈا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کی نومینل ہیڈ آف سٹیٹ ہیں۔ ساتھ افریقہ بھی برطانوی کالونی تھا اور 1961 میں آزاد ہوا۔

فرانس

اسپین اور برطانیہ کے بعد تیسری بڑی کالونیل پاور فرانس تھا تھا اس نے افریقہ کے ملک الجیریا پر 1830 سے لے کر 1962ء تک حکومت کی۔ تیونس پر 1881 سے 1956 تک فرانس کا قبضہ رہا۔ حبیب بورگیبا کی قیادت میں تیونس نے آزادی حاصل کی۔ فرنچ سوڈان پر اس کا 1883 سے لے کر 1960 تک قبضہ رہا، بعد میں اس ملک نے آزاد ہو کر اپنا نام مالی رکھ لیا۔ اپر وولٹا 1960 میں آزاد ہو کر برکینا فاسو کے نام سے پکارا جانے لگا۔ کانگو اور گیبون پر 1960 تک فرانس کا قبضہ رہاہ۔ فرنچ صومالی لینڈ 1977 میں آزاد ہو کر ڈی جی بوٹی (جبوتی) بن گیا۔

فرانس نے ایشیا میں لاؤس، ویت نام اور کمبوڈیا کے علاقوں کو اکٹھا کر کے انڈوچائنا کے نام سے ان علاقوں پر 1954 تک اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ اس کے علاوہ سپارٹلی اور پارسل آئی لینڈز پر اس کا چھ سال کے لئے قبضہ رہا۔ شام اور لبنان نے انیس سو چھیالیس میں فرانس سے آزادی حاصل کی۔

نیدرلینڈ

اس نے ڈچ ایسٹ انڈیز (موجودہ انڈونیشیا) کو 1603 سے لے کر 1949 تک اپنی کالونی بنائے رکھا۔ سری لنکا بھی 1640ء سے لے کر 1996ء تک ڈچ کالونی رہا۔

کالونائزیشن کے اس دور میں تمام یورپی اقوام نے مختلف ممالک پر قبضہ کر کے وہاں سے خام مال اپنے ملک لے جا کر اس کے ذریعے اشیاء بنا کر دوبارہ انہیں ممالک کو بیچا اور اس طرح تمام کا تمام سرمایہ یورپی اقوام نے یورپ میں ہی استعمال کیا اور جن ممالک کا یہ سرمایہ تھا انہیں اس کا برائے نام فائدہ ہوا۔

LEC 144 GK 33 USA HISTORY PART 1 (MAIN)

AMERICA

↓

(1)

North America

- North America
- central America
- Caribbean countries

Definition (2)

- North America (Canada + USA)
- Latin America (Mexico to Caribbean + south America)

Definition No 3

↓

America → North America + South America

Definition No 4

↓

America → USA (United State of America)

- اصل میں امریکن History یورپ کے اثر میں رہی ہے اور اس میں Spanish بولنے والے ممالک کو (Latin America) کہ دیا گیا ہے اور اس لیے یہ Latin America سے جانا جاتا ہے اور یہ Mexico (Latin America) سے south America سارا Spain کے پاس رہا ہے صرف Brazil Portugal کے پاس تھا باقی Spain کے پاس تھا۔

- ہمیں پتا ہے کہ یہاں Aztec Civilization جو کہ North America میں تھی اور (Mayan Civilization) تھی جو کہ México میں تھی جس میں دنیا کا مشہور عجوبا Chechen Itza ہے۔
- اس کے علاوہ South America میں Incan Civilization تھی اس کے لوگوں کو (Inca People) کہتے تھے۔ اور اس میں بلندی پہ ایک وادی تھی (Maccu pichu) تھی جو کہ 1911 میں دریافت ہوئی تھی۔

MAP UNDERSTANDINGS

- ➢ Great lakes Region is Situated on the border of Canada and USA.
- ➢ Largest Gulf of the world is 'Gulf of Mexico'.
- ➢ BAFFIN ISLAND near North America and the Bay of Baffin is between Baffin Island and North America.
- ➢ Davis Strait in between Baffin Island and Greenland.
- ➢ Greenland Island (Largest Island) near Baffin Island.
- ➢ Panama isthmus separates Atlantic Ocean from Pacific Ocean, and it's a narrow strip of land. Polar region is called Tundra Region in Geographical term.

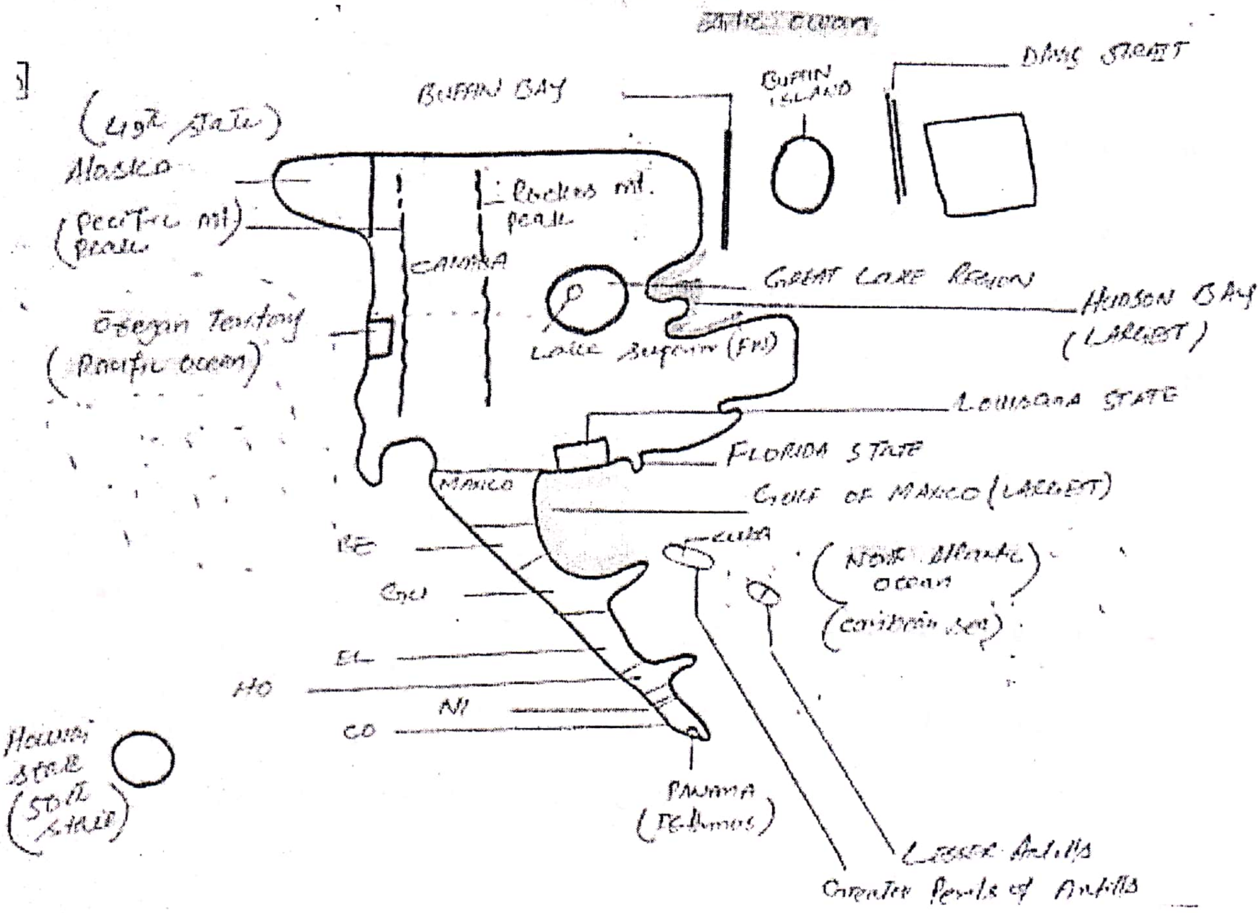
ARTIC OCEAN
BUFFIN BAY
BUFFIN ISLAND
DAVIS STRAIT
(49th State)
Alaska
(Pacific mt) Peak
Rockies mt. Peak
CANADA
Oregon Territory
(Pacific ocean)
GREAT LAKE REGION
HUDSON BAY (LARGEST)
LAKE Superior (FW)
LOUISIANA STATE
FLORIDA STATE
MEXICO
GULF OF MEXICO (LARGEST)
BE
CUBA
GU
(North Atlantic Ocean)
(Caribbean Sea)
EL
HO
NI
CO
Hawaii State (50th State)
PANAMA (Isthmus)
Lesser Antills
Greater Pearls of Antills

FORMULA

BE GU EL HO NI CO + PANAMA ⟶ CENTRAL AMERICA.

Sr.No.	Acronym	Country Name	Capital
1	BE	Belize	Belmopon
2	GU	Guatemala	Guatemala City
3	EL	EL - Salvador	San - Salvador
4	HO	Honduras	Tegucigalpa
5	NI	Nicaragua	Managua
6	CO	Costa Rica	San Jose
7	PANAMA	Panama	Panama City

- ➢ Panama Canal separates North America (Panama) and south America (Venezuela) and connecting Pacific and Atlantic Oceans. Panama Canal opened in 1914. Length of Panama Canal is 82 Km.
- ➢ Caribbean Sea is the 2nd largest Sea of the world after the South China Sea.
- ➢ Cuba (Havana) ***sugar bowl*** of the world due to huge production of sugar cane.

گنا وہاں زیادہ ہوتا ہے جہاں پانی زیادہ ہوتا ہے اور یہاں Atlantic Ocean اور دوسرا Pacific Ocean اسی وجہ سے گنے کی پیداوار ہونے کی وجہ سے چینی زیادہ بنتی ہے۔

- ➢ Largest fresh water available in North America is due to its great lakes.
- ➢ Cuban Revolution in **1959**.The only communist country in North America is Cuba.

کیوبہ کا ایک لیڈر Fidel Castro تھا اور اس کا دوست Ernest Chee Guevara تھا انہوں نے 1959 میں Revolution میں کاسترو کی مدد کی۔

- کیریبیئین سمندر میں بہت سے جزائر ایسے ہیں جو فرانس، یوکے اور سپین کی overseas territories ہیں۔
- امریکن تاریخ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ 1۔ یونائٹڈ سٹیٹس آف امریکہ: کیوں کہ یہ سپر پاور ہے اور اس کا پوری دنیا میں اثرورسوخ ہے۔ 2۔ باقی شمالی اور جنوبی امریکی ممالک سب سے پہلے ہم جنوبی امریکی ممالک کو دیکھیں گے۔ پھر امریکہ کی تاریخ کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ 1492 میں کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔ وہ آسب سے پہلے Hispaniola Island پر پہنچا۔ اور اسے سپین کے حکمرانوں نے بھیجا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں سب سے پہلے سپین نے قبضہ کرنا شروع کیا۔ مگر سپین میں حکومت کے تقسیم ہو جانے سے پرتگال اور سپین علیحدہ ہوگئے جو آرگن اور کیسٹیل

خاندان کی رشتہ داری سے یکجا ہوئے تھے تو شمالی امریکہ میں (Central America+Mexico+Florida State) کچھ علاقہ اس کے علاوہ جنوبی امریکہ میں برازیل کے علاوہ باقی تمام علاقہ سپین کے قبضہ میں آگیا اور سپین نے یہاں پندرہویں صدی سے لے کر 1803 تک بلا شرکت غیرے حکمرانی کی۔ اس دوران دوسری یورپی طاقتیں فرانس اور یو کے نے شمالی امریکہ میں بہت سے علاقوں پر قبضہ کرلیا۔ فرانس کے پاس لوزیانہ سٹیٹ، اور کینیڈا تھے اور یو کے کے پاس Western side of Pacific Ocean کے ساحلی علاقے تھے۔ یہاں پر یہ بات ذکر کرنا ضروری ہے کہ جو ان طاقتوں کی افریقہ میں کالونیاں تھیں، یہ وہاں سے افریقن لوگوں کو غلام بنا کر لاتے تھے اور یہاں ان سے کام لیتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کی خرید و فروخت بھی کرتے تھے۔ اس طرح لاکھوں افریقی لوگ شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ اور مختلف جزائر پر بس گئے۔ انہیں میں سے ایک غلام Toussaint Louverture نے 1803 میں کیریبیئن سمندر میں موجود جزیرہ island of Hispaniola پر موجود ملک Haiti میں فرانس کی حکومت سے بغاوت کر کے دنیا میں غلاموں کی بغاوت کی پہلی مثال بنا اور اس طرح Haiti ایک آزاد ملک بن گیا۔ اس کا اثر باقی جنوبی امریکائی ممالک پر بھی پڑا اور 1803 سے لے کر 1830 تک تمام جنوبی امریکائی ممالک نے سپین سے آزادی حاصل کرلی۔ مگر ادھر آج بھی وہاں کے کلچر، لباس اور زبان میں ہسپانوی (Spanish) اثر نظر آتا ہے۔

- اگر شمالی امریکہ کی بات کریں، شروع میں تمام یورپی طاقتوں نے یہاں کے مقامی لوگوں کو کروڑوں کی تعداد میں قتل کیا اور اس کے بعد ان کے علاقوں پر قبضہ کرلیا مگر کچھ عرصہ بعد یہ یورپی طاقتیں آپس میں لڑنا شروع ہوگئیں جس میں سات سالہ جنگ (Seven Years War 1756-1763) میں فرانس اپنی شمالی امریکہ کی کالونیاں برطانیہ کے ہاتھوں ہار گیا۔ مگر برطانیہ بھی پرسکون انداز سے یہاں پر حکومت نہ چلا سکا جس کی وجہ فرانس کی مداخلت اور وہاں آباد یورپی باشندے یورپ سے آئے ہوئے حکمرانوں سے تنگ آچکے تھے اور وہ تقاضا کر رہے تھے (No Taxation without Representation) اور اس مقصد کے لیے انہوں نے برطانیہ کی ایسٹ انڈیا کمپنی کی لائی ہوئی چائے خریدنے اور اس پر ٹیکس دینے سے انکار کر دیا جو کہ کمپنی کو خسارہ سے نکالنے کے لیے لگایا جارہا تھا۔ اس ضمن میں (Boston Tea Party 1773) کا ذکر کرنا ضروری ہے جس میں مقامی امریکی لوگوں نے بوسٹن میں موجود ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہازوں پر چڑھ کر 443 چائے کے ڈبے سمندر برد کر دیئے۔ اس پر برطانوی حکمران غصہ میں آگئے اور ان کے اہلکار ایک احتجاج کی جگہ کھڑے تھے اور احتجاجی مظاہرین پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں قیمتی امریکی جانوں کا نقصان ہوا اور مقامی امریکی پہلے ہی ٹیکسوں کی وجہ سے برطانوی حکومت سے چھٹکارا چاہتے تھے اس پر اس واقعہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور انہوں نے مصمم ارادہ کیا کہ اب برطانوی حکومت سے چھٹکارا حاصل کر کے رہیں گے۔ اس مقصد کے لیے جارج واشنگٹن کو 1775 میں لوکل آرمی کا کمانڈر مقرر کیا گیا جس نے برطانوی حکومت کے خلاف مسلح بغاوت کرنا تھی۔ یہاں سے امریکی جنگ آزادی (American War of Independence 1775) کا آغاز ہوا۔ اگلے ہی سال 4 جولائی 1776 کو 13 برطانوی کالونیوں نے مل کر (American Declaration of Independence) پر دستخط کیے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

Declaration of Independence, in U.S. history, document that was approved by the **Continental Congress** on **July 4, 1776**, and that announced the separation of 13 North American British colonies from Great Britain. It explained why the Congress on July 2 "unanimously" by the votes of 12 colonies (with **New York** abstaining) had resolved that "these United Colonies are, and of right ought to be Free and Independent States." The 4th July, the day on which the Declaration of Independence was adopted, has always been celebrated in the United States as the great national holiday.

برطانیہ نے اس اعلان آزادی کو تسلیم نہیں کیا اور بغاوت کو دبانے کی بھرپور کوشش کی۔ فرانس نے جنگ آزادی میں امریکنوں کی بھرپور مدد کی اور بالآخر (Paris Agreement 1783) کے تحت امریکی جنگ ازادی امریکہ کی جیت کی صورت میں اختتام پذیر ہوئی اور برطانیہ نے امریکہ کو ایک آزاد ملک کے طور پر تسلیم کرلیا۔

IMPORTANT REGION OF CUBA

- ➢ Bahamas

- Jamaka → Kingston → USA in bolt.
- Barbados → Bridge town → Capital
- St – interisland Vigeant
- St – Vigeant and Grenada.
- Jamaica is called land of sprinters.
- Trindade and Tobago

Trindade and Tobago is called Land of Humming bird.

It can fly backward, It capital is Port of Spain,

- West Indies team → Made by their Caribbean Islands.
- USA purchase Alaska in 1867 from Russia.
- Cost of Alaska State 7.3 million dollar.
- Oregon Territory in west of Canada (Sea Map) on this Territory a treaty was signed in 1846 b/w (UK) and (USA). this treaty is called Oregon Territory Treaty.
- Louisiana State purchased from France in 1803.
- State of Florida purchased by Spain.

- 1526 جب پرتگالی North امریکہ میں آیا تو یہاں Uk, Spain, Nether land آ گیا۔ تو یورپی لوگ (Protestant Sect) جن پے ظلم ہو رہا تھا وہ بھی امریکہ آ گئے اور برطانیہ کی یہاں 13 کالونیاں تھی۔ یورپ اور امریکہ کے لوگ گورے تھے اور حکمران یورپ والے تھے وہ بھی گورے ہی تھے تو یورپ اپنا فوکس انڈیا پے رکھنا چاہتا تھا کیونکہ اس وقت میں انڈیا پر اس کا زیادہ دھیان تھا۔ اسی وقت میں۔

- Total great lakes are 15 → Africa = 10; America = 5

THERE ARE 5 GREAT LAKES IN NORTH AMERICA.

1. Lake Superior
2. Lake Michigan → most beautiful lake of the world →(Along with Chicago State)
3. Lake Huron
4. Lake Erie
5. Lake Ontario → in Canada.

- Horse shoe bay beech in Bermuda.
- Horse shoe community in Canada.
- Largest Border is b/w USA and Canada is also called 4, parallel line, having length 8893, and its is situated on 49-degree latitude.

LEC 147 GK 36 USA HISTORY PART 2 (REVISION)

اس نئی قائم ہوئی ریاست کو بہت سے چیلنجز کا سامنا تھا جن میں سب سے اہم ملک کے لیے آئین، پوری دنیا میں اپنے ملک کو تسلیم کروانا، اپنے ملک کی حدود کو وسعت دینا اور کنفیڈریشن کو مضبوط فیڈریشن میں تبدیل کرنا تھا۔ آئین بنانے کی غرض سے ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کے سربراہ بینجمن فرینکلن تھے اور ان کی مدد جیمز میڈیسن (Father of American Constitution) اور تھامس جیفرسن نے کی۔ جس کے نتیجہ میں 1787 میں فلاڈیلفیا میں کنونشن میٹنگ میں امریکی آئین کی منظوری دی گئی۔ اور اس کے نتیجہ میں کمانڈنٹ چیف آف کانٹینینٹل آرمی، کانسٹی ٹیوشنل کنوینشن کے صدر جارج واشنگٹن کو 1789 میں ملک کا پہلا صدر منتخب کیا گیا۔ 1790 میں دارالحکومت کو نیویارک سے فلاڈیلفیا اور پھر آخر کار 1800 میں واشنگٹن ڈی سی میں منتقل کیا گیا۔ الیگزنڈر ہملٹن امریکہ کے پہلے فنانس منسٹر بنے۔ اور انہوں نے فیڈرلسٹ پارٹی کی بنیاد رکھی۔ 1794 میں تھامس جیفرسن اور جیمز میڈیسن نے پہلی اپوزیشن ڈیموکریٹک ریپبلکن پارٹی بنائی۔ حکومتی پارٹی برطانیہ سے تولقات کی خواہاں تھی جبکہ اپوزیشن اس کے مخالف تھی۔ یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ امریکہ کا شمالی حصہ انڈسٹری پر منحصر تھا اور جنوبی علاقہ زراعت پر انحصار کرتا تھا۔ اس وجہ سے شمالی عاالقہ میں ملک میں موجود غلامی کو ختم کرنا چاہتا تھا کیوں کہ جنوبی علاقوں میں رہنے والے غلام شمالی علاقوں میں آکر کارخانوں میں نوکری کریں اور ملک کو زرعی ملک سے صنعتی ملک بنایا جاسکے۔ اس کے برعکس جنوبی علاقہ کے آبادکار غلامی کے حق میں تھے تاکہ ان کی زمینوں پر کام کرنے کے لیے لوگ موجود رہیں۔ ملک کو کانفیڈریشن سے مضبوط فیڈریشن میں تبدیل کرنے میں یہ اختلاف سب سے بڑی رکاوٹ تھا۔ جارج واشنگٹن کے بعد 1797 میں جان ایڈمز ملک کے دوسرے صدر بنے جو 1801 تک صدر رہے۔

1789 میں امریکن سپریم کورٹ بھی قائم ہوگئی تھی جس کے پہلے چیف جسٹس John Jay بنے۔ مگر صحیح معنوں میں سپریم کورٹ کو اختیارات جان مارشل نے 1801 سے 1835 کے دوران دلوائے۔ 1801 میں امریکہ کے تیسرے صدر تھامس جیفرسن جن کا کارنامہ 1803 میں فرانس سے Louisiana State خریدنا ہے۔ امریکہ کے چوتھے صدر جیمز میڈیسن 1809 سے 1817 تک صدر رہے۔ 1812 میں امریکہ اور برطانیہ کی جنگ ہوئی اور کینیڈا کے محاذ پر برطانیہ کے Indian Troops کو شکست ہوئی۔ اس جنگ میں برطانیہ نے واشنگٹن شہر کو جلادیا مگر Baltimore میں امریکیوں نے برطانوی فوج کو پیچھے دھکیل دیا۔ اس کے بعد جیمز منرو 1817 میں پانچویں صدر بنے اور 1825 تک رہے۔ جنہوں نے منرو ڈاکٹرائن دیا جس کے مطابق کوئی بھی یورپین طاقت دونوں امریکہ میں کوئی نئی کالونی نہیں بنائے گی اور امریکہ بھی اپنے آپ کو یورپ کے معاملات سے دور رکھے گا۔ اور اسی دور میں سپین سے فلوریڈا کا علاقہ بھی 1819 میں معاہدہ کر کے لے لیا گیا۔ چھٹے صدر کوئنسی ایڈمز 1825 سے 1829 تک رہے۔

اینڈریو جیکسن 1829 سے 1837 تک امریکہ کے صدر رہے۔ انہوں نے 1828 میں ڈیموکریٹک پارٹی کی بنیاد رکھی (موجودہ صدر جو بائیڈن کا تعلق بھی ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے۔)۔ اسی دور میں ایک اور پارٹی جس کو فیڈرلسٹ پارٹی کا متبادل سمجھا جاتا ہے جس کا نام Whig Party ہے۔ 1854 میں Kansas-Nebraska Act

نے اس پارٹی کا اختتام کر دیا۔ 1854 میں ہی ایک اور پارٹی The Republican Party also referred as Grand Old Party کی بنیاد ابراہام لنکن نے رکھی۔ 1841 میں ولیم ہیریسن مختصر ترین عرصہ ایک ماہ تک صدر رہے، اس دوران ان کا انتقال ہو گیا۔

Mexican-American War 1846-1848 جس میں امریکہ نے میکسیکو کا ٹیکساس کا علاقہ اپنے قبضہ میں لے لیا۔

1861 میں سولہویں امریکی صدر ابراہام لنکن پہلے ریپبلکن امریکی صدر بنے۔ انہیں کے دور حکومت میں امریکہ میں سول وار اپریل 1861 سے شروع ہوئی جب کنفیڈریشن کی افواج نے US Military پر حملہ کر دیا۔ اس کی بنیادی وجہ Slavery تھی۔ ابراہان لنکن غلامی کو ختم کرنا چاہتے تھے اور ساؤتھ میں موجود کنفیڈریشن غلامی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ 1865 میں یونین آرمی کو فتح ہوئی اور غلامی کا بھی باقاعدہ خاتمہ 1865 میں ہوا۔ ابراہام لنکن پہلے امریکی صدر ہیں جنہیں دوران اقتدار قتل کیا گیا۔ اینڈریو جانسن 1865 سے 1869 تک امریکہ کے 17 ویں صدر رہے۔ 1881 میں آفس کے دوران طبعی موت مرنے والے دوسرے امریکی صدر جیمز اے گارفیلڈ تھے۔ امریکہ کے دوسرے قتل کیے جانے والے صدر ولیم میکنلی 1897 سے 1901 تک صدر رہے۔ اس کے بعد تھیوڈور روزویلٹ 1901 سے 1909 تک صدر رہے۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران امریکی صدر وڈرو وِلسن تھے۔ یہ 1913 سے 1921 تک صدر رہے۔

- 1st largest mountain range in south America Andes range - Mt. Aconcagua ‘is the highest mountain of this range.
- Two great rivers of North America originate from Rocky Mountain Range which is largest mountain range of North America and second longest in the world.
  1. Missouri River is 3763 KM long.
  2. Mississippi River is 3730 KM long.
- Missouri River is the tributary of river Mississippi river.
- **Isthmus**: A narrow strip of Land that connects two larger land masses and separates two water bodies.
- Canal: A artificial water way that separate two land mass and join two water bodies.

GREAT LAKES IN NORTH AMERICA

- **Lake Superior** is the largest fresh water lake in the world (**Area wise**)
- Lake Eire
- Lake Ontario (Canada)
- Lake Huron (Canada)
- Lake Michigan is Along with Chicago state of America.
- **Lake Baikal** in Siberia is the deepest and 2nd largest Lake in the world and Volume wise it is largest Fresh water lake in the world.

- Mississippi river and Missouri river flows through Illinois state of America. Obama belongs to Illinois state.

امریکہ میں California کی ریاست ہے اور اس کے اوپر Oregon ریاست ہے جس پر امریکہ اور برطانیہ کے درمیان 1818 معاہدہ ہوا اور اس کے نتیجہ میں یہ ریاست امریکہ کو ملی۔

FAMOUS RIVERS OF AMERICA

1. Mississippi River
2. Missouri River + Colombia river
3. Red river
4. Ohio river + Snake River
5. Colorado river
6. Tennessee river

- (great lake) Region کا زراعت کے اعتبار سے اہمیت کا حامل ہے اور امریکہ کی زیادہ زراعت اسی علاقے میں ہوتی ہے کیونکہ یہاں تازہ پانی زیادہ ہے۔
- دیکھا جائے تو (Pacific Ocean) سے warm Air / Winds آتی ہیں اور اوپر یعنی Arctic Ocean سے Cold winds آتی ہیں اور جب یہ collide کرتی ہیں۔ تو یہ گول گول گھومتی ہیں تو انہیں ہم مختلف طوفان کا نام دیتے ہیں۔

1. Tornado
2. Hurricane
3. Cyclones

DAMS

- Hoover dam is the second tallest dam of America and constructed in 1932. ON(COLAMIBA) river in Washington DC State.
- Grand Coulee dam → largest concrete dam in the world.
- Three Gorges dam is the largest electricity generating dam in the world located in China. Its Power Generation Capacity is (22500MW).
- Largest earth filled dam in the world is Tarbela dam. It has Power generating capacity of 4500 MW In (SAWABI)

CITIES ON RIVERS

- New York is on Hudson River
- Philadelphia is on Delaware River.
- Washington DC is on Potomac River.

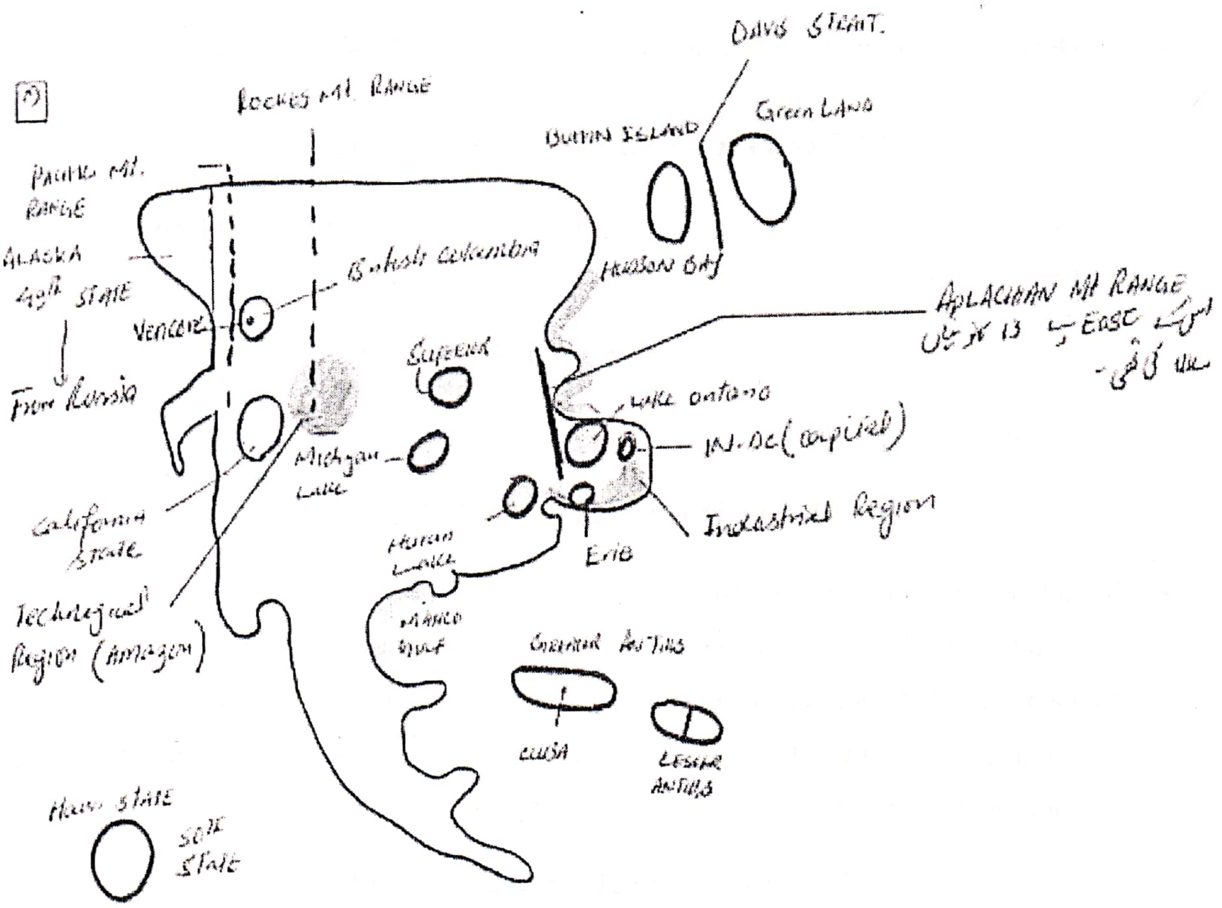
M
Rockes Mt. Range
Davis Strait.
Buffin Island
Green Land
Pacific Mt. Range
Alaska 49th State
From Russia
Vencore
British Columbia
Hudson Bay
Aplachian Mt Range
اس کے East پے 13 کالونیاں
سال کی تھی
Superior
Lake Ontario
Michgan Lake
W. DC (capital)
Industrial Region
Erie
California State
Huran Lake
Technological Region (Amazon)
Mexico Gulf
Greater Antills
Cuba
Lesser Antills
Hawai State
50th State

Philadelphia is a city in Pennsylvania

STATE.FAMOUS STATES OF AMERICA

1. Mississippi State
2. Missouri State
3. Virginia State
4. Illinois State .
5. Alaska State 49th.
6. Hawaii State 50th
7. Nevada State
8. South Dakota State
9. North Dakota State

11- South Carolina

12 – North Carolina

10. Delaware State (Joe Biden Belongs)
11. Pennsylvania State.

- Narmada River جو کہ انڈیا میں ہے اور St. Lawrence River جو کہ Canada میں ہے یہ ایسے دریا ہیں جو کہ بغیر ڈیلٹا کے ہیں یعنی کے کسی دوسرے دریا میں گرنے سے پہلے جو ڈیلٹا بناتے ہیں جڑیں بناتے ہیں۔ یہ دونوں دریا جڑیں نہیں بناتے بلکہ Direct ہی گر جاتے ہیں۔

➢ Quebec is the city of Canada situated on St. Lawrence River.

IMPORTANT RIVERS OF CANADA

1. Nelson River
2. Mikenzie River
3. Churchill River
4. Frazer River
5. Ottawa River

WATER FALLS OF CANADA

➢ Churchill water Fall

WATER FALL OF AMERICA

➢ Nevada water fall in Nevada State.

➢ Yosemite water fall it is the highest water fall of America in California.

➢ Niagara water fall. Originate from Lake Erie and fall in Huron lake. It consists on O3 water falls (America fall, Horse shoe fall, Niagara fall) It situated on the border of America and Canada and most beautiful fall of America.

FAMOUS CITIES OF CANADA

1. Ottawa City
2. Quebec City
3. Montreal City

➢ Capital of California is San Francisco.

➢ Loss Angel is the famous area of California and headquarter of google and apple in loss angles.

➢ Golden gate bridge in San Francisco.

➢ There is a Death Valley in California and having hot weather.

➢ Detroit State

➢ Detroit State is famous for Auto mobile.

LEC 150 GK 39 World War Complete Background (MAIN)

- ہمیں پتا ہے کہ کونسٹنٹینوپل جب فتح ہوا تو وینس اور فلورینس (موجودہ اٹلی) میں لوگ آباد ہونا شروع ہو گئے تو ان لوگوں کی وجہ سے آئل پینٹنگ اور لٹریچر کا دور شروع ہو گیا۔ انڈسٹریل انقلاب آ گیا جو کہ سپائننگ جینی (چرخہ۔ سادہ مشین) سے شروع ہوا اور اسی طرح آگے آگے کام چلتا گیا۔
- یعنی کہ یوکے میں انڈسٹریل انقلاب آ گیا اور پھر اس طرح یوکے فرانس اور سپین نے بہت سی ایجادات ہوئیں کیونکہ یہ اٹلانٹک سمندر کی کوسٹ لائن پہ تھے۔ اس لئے زیادہ ایجادات ہوئیں۔
- 1830 میں یونان نے آزادی کا اعلان کر دیا اور اب آہستہ آہستہ بلقان کے ممالک آزاد ہو گئے ہیں اور اس کے زیادہ تر لوگ نسل کے اعتبار سے سلاویک ہیں
- نیچے دیے گئے نقشے کے اعتبار سے اپنے ہاتھ سے ایک بار یورپ کا نقشہ بنا لیں اور پھر دوسرا نقشہ جنگ عظیم اول کے اعتبار سے بنائیں۔

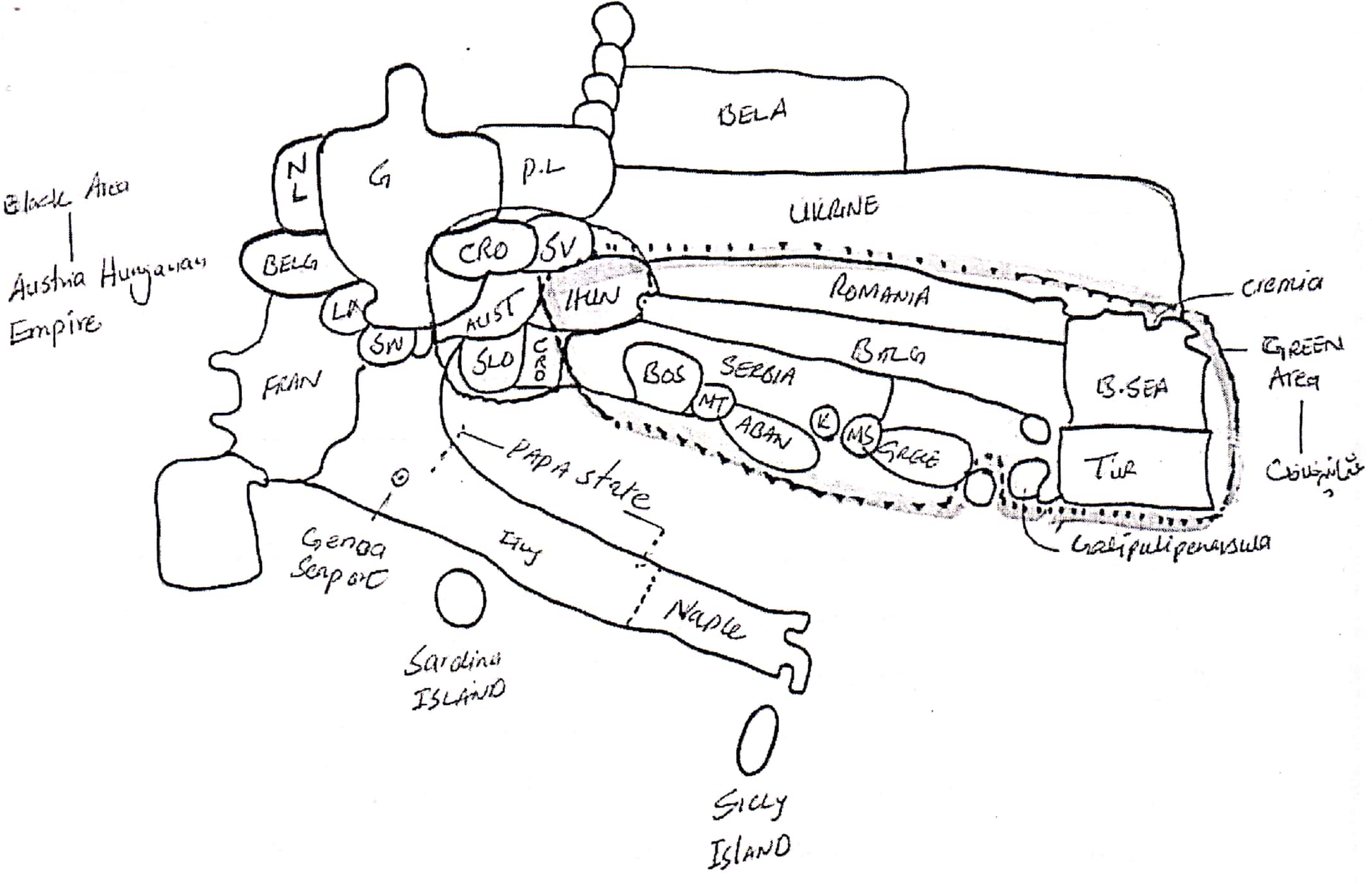
Black Area
Austria Hungarian Empire
N L
G
P.L
BELA
UKRINE
BELG
LA
SW
FRAN
CRO
SV
AUST
IHUN
SLO
CRO
ROMANIA
BULG
BOS
SERBIA
MT
ABAN
K
MS
GREE
B.SEA
TUR
Cremia
GREEN Area
عثمانیہ خلافت
Gallipuli peninsula
PAPA state
Genoa Seaport
Ity
Naple
Sardina ISLAND
Sicly ISLAND

2

- The first Chancellor of Germany is Otto Van Bismarck (1871)
- یعنی یورپ میں پہلے جو جنگی معاملات ہو رہے تھے وہاں 3 طرح کی پاورز تھیں۔

1- Clergy Power / Holy Roman Empire.

2- Monarchs.

3- Commons

دنیا کی تاریخ کو دیکھا جائے تو یہ مختلف ادوار میں مختلف معاشی اور معاشرتی طبقات میں تقسیم رہی ہے مثال کے طور پر انسان پہلے غاروں میں رہتا تھا تو جب اس نے پچاس ہزار سال پہلے بولنا سیکھا اور زراعت سے واقف ہوا تو اس نے غاروں سے نکل کر معاشرے کی صورت میں رہنا شروع کر دیا۔ یعنی نظام کے اندر یکسر تبدیلی ہوئی اور اس سے تجارت کا شعبہ وجود میں آیا اور لوگوں کی صلاحیت کے مختلف پہلو بھی سامنے آئے۔ اور اس دور میں ارسطو، سقراط، افلاطون جیسے فلسفیوں نے نظریات پیش کیے۔

کیونکہ انہوں نے ایک زراعت سے متعلق معاشرے کے لیے اور جنگوں میں ملوث طبقات کے لیے نظریات دیے تھے۔ اگر لوگوں کو دیکھا جائے تو اس وقت کچھ زراعت سے منسلک تھے، کچھ تجارت سے منسلک تھے، کچھ فوج سے منسلک تھے اور کچھ لوگ حکومت کے ساتھ منسلک تھے یعنی معاشرہ چار طرح کے طبقات میں تقسیم تھا۔ اور اس کے لیے فلسفیوں نے جو نظریات دیے وہ انہیں سے متعلق تھے۔ اور ان طبقوں کے آپس کے اختلاف حل کرنے کے لیے ایک انصاف کے نظام کے لیے بھی اپنی تجاویز دیں۔ لیکن جس دور میں اب ہم داخل ہو چکے ہیں اس میں معاشرے کے طبقات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں اور معاشرے میں طاقت کے توازن کو تبدیل کرنے کے لیے اور ایک نیا نظام لانے کے لیے پہلی عالمی جنگ ناگزیر تھی۔ اگر ہم پہلی جنگ عظیم سے قبل مختلف طبقات کا جائزہ لیں تو یہ یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔

اب ایک صنعتی انقلاب آ چکا تھا اور زراعت سے منسلک لوگوں کو کوشش کر کے یا زبردستی صنعتی شعبہ میں لایا جا رہا تھا۔

جہاں تک زرعی معاشرے کی بات ہے، یورپ میں فیوڈلز (جنہیں مشرقی اصطلاح میں جاگیر دار کہا جاتا ہے) مونارک کی اشیر باد اور باقاعدہ اجازت ناموں کے ذریعے لوگوں سے کام کروا کے پیداوار پہ قابض رہتے تھے اور اس کے بدلے انہیں محض اتنا معاوضہ دیتے کہ وہ بمشکل گزارا کر سکیں۔ اس وقت معاشرہ انہیں دو طبقات پر مشتمل تھا یعنی فیوڈلز اور پیزنٹس (کسان)۔ صنعتی انقلاب آنے سے انہیں فیوڈلز نے اب صنعتی شعبہ میں سرمایہ کاری کی اور کارخانوں میں کام کرنے کے لیے لیبر کلاس کی ضرورت پڑی انہیں، اس طرح انہوں نے پیزنٹس کو زبردستی صنعتی شعبہ میں دھکیل دیا۔ اب اس وقت تک زیادہ توجہ صنعت کی طرف مبذول ہو چکی تھی اور رفتہ رفتہ زراعت کا شعبہ روبہ زوال ہونا شروع ہو گیا۔ سمندری حدود رکھنے والے ممالک ہی کالونیاں بنانے میں کامیاب ہوئے تھے اور اس طرح خام مال کی بہتات سے انہوں نے کارخانوں میں مصنوعات کی پیداوار بڑھا کر سرمایہ کمانا شروع کر دیا۔ اس ضمن میں زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے مزدوروں سے کم معاوضہ پر بہت زیادہ کام لیا جانے لگا۔ یعنی اب اس نئے دور میں بھی استحصال جاری رہا۔ اس صنعتی دور میں بھی معاشرہ طبقاتی تقسیم سے باہر نہ نکل سکا۔ دو طبقات بن گئے تھے: ایک وہ طبقہ جو وسائل پر قابض تھا اور دوسرا محنت کش طبقہ جو اب ہنر مند مزدور (سکلڈ لیبر کلاس) طبقہ۔ اس دور میں استحصال عروج پر پہنچ گیا تھا۔ مزدوروں کی دادرسی کے لیے عدل کا کوئی خاطر خواہ نظام بھی موجود نہ تھا۔ ایسے میں جرمن فلسفی کارل مارکس اور فریڈرک اینگل سامنے آئے اور انہوں نے ایک نظریہ پیش کیا جسے عرف عام میں اشتراکیت کا نظریہ کہا جاتا ہے۔ انہوں نے وسائل اور ذرائع پیداوار پر قابض طبقہ کو بورژوا یعنی سرمایہ دار اور دوسرا وہ طبقہ جو محنت کش تھا اور ان کی محنت کی بدولت خام مال مصنوعات کی صورت میں بدلتا اور اس سے سرمایہ کار کے سرمایہ میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا مگر اس قدر زائد میں محنت کش طبقہ کو کوئی اضافی معاوضہ نہیں دیا جاتا تھا۔ اس طبقہ نے اپنی دولت کے بل بوتے پر 1688 سے 1689 میں انگلینڈ جیسے ملک کے کیتھولک مذہب سے تعلق رکھنے والے بادشاہ جیمز دوئم کو ہٹا کر اپنی مرضی کا ایک پروٹسٹنٹ بادشاہ بٹھا دیا، تاریخ میں اسے بلڈ لیس گلوریئس انقلاب کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس تبدیلی کے ذریعے انہوں نے پچھلے نو سو سال سے قائم مذہب اور مونارک کی طاقت کا اثر ختم کر کے بظاہر پارلیمانی جمہوری مگر درحقیقت فری مارکیٹ اکانومی یا

سرمایہ دارانہ نظام سے تعلق رکھنے والے طبقہ کو اقتدار میں لے آئے اور جس کے ذریعے سے وہ تا حال اسی نظام کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ کارل مارکس نے اس طبقاتی کشمکش کے خاتمے کے لیے یہ نظریہ پیش کیا کہ وسائل اور ذرائع پیداوار سرمایہ دار کے بجائے ریاست کے کنٹرول میں ہونا چاہیے اور اس ریاست پہ حکمرانی محنت کش طبقہ یعنی پرولتاریہ جو کسی بھی ملک کا کم از کم نوے فیصد ہوتا ہے۔ اور یہ حکومت قائم کرنے کے لیے اس نے کہا کہ بورژوا اور پرولتاریہ کے درمیان ایک مستقل کشمکش یا جنگ کے نتیجہ میں قائم ہو گی کیونکہ نوے فیصد طبقہ کے سامنے دس فیصد طبقہ کا کھڑا رہنا ناممکن ہے۔ اب اس میں مختلف فلسفیوں نے مختلف نظریات دیے جس سے معاشرہ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گیا جیسے ایک طبقہ کہتا تھا کہ ہمیں مزدوروں کی حکومت قائم کرنے کے لیے انقلاب کے بجائے سرمایہ داروں کے بنائے ہوئے جمہوری نظام میں حصہ لیتے ہوئے حکومت حاصل کرنی چاہیے اور اپنے نظام کو نافذ کرنا چاہیے۔ انہیں سوشل ڈیموکریٹس کہتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایک اور طبقہ کمیونسٹ جس کے مطابق سرمایہ دارانہ نظام کے رہتے حکومت میں آنا ناممکن ہے کیونکہ اس نظام نے اپنی جڑیں سرمایہ داری، انڈسٹریز اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ذریعے بہت زیادہ گہری کر لی ہیں اور یہ بہت زیادہ منافع اور سودی نظام کے ذریعے بہت زیادہ طاقتور ہو چکے ہیں اور ووٹ کو بآسانی خرید سکتے ہیں۔ اس لیے ان کو ہٹا کر پرولتاریہ کی حکومت قائم کرنے کے لیے ایک انقلاب کی ضرورت ہے ۔ جس کی واضح مثال ہمیں رشیئن ایمپائر میں نظر آتی ہے۔ یہاں پر ایک رشیئن سوشلسٹ ڈیموکریٹک لیبر پارٹی اس وقت کے مونارک کو ہٹا کر کارل مارکس کے بتائے ہوئے نظام کو قائم کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ بیسویں صدی کے اوائل تک تمام یورپی ممالک میں بادشاہتیں ختم ہو رہی تھیں اور ان کے نتیجہ میں سرمایہ داروں کی بنائی ہوئی جمہوری حکومتیں قائم ہو رہی تھیں۔ اس طرح پوری دنیا کے زیادہ تر طاقتور ممالک میں سرمایہ دارانہ نظام اپنے پنجے گاڑ رہا تھا اور اگلے کئی سو سال تک اپنی اجارہ داری قائم کرنا چاہ رہا تھا مگر اس کے برعکس جن ممالک کو اس کا ادراک تھا وہ اپنے ملک میں سرمایہ داری کے بجائے اشتراکیت کا نظام لانا چاہتے تھے۔ تو رشین ایمپائر میں 1904 سے 1905 میں رشیئن سوشلسٹ ڈیموکریٹک لیبر پارٹی نے منظم ہو کر نکولس دوئم کے خلاف احتجاج کیا مگر وہ ناکام رہے تو پھر اس پارٹی میں اختلاف سامنے آیا جس کی وجہ سے یہ پارٹی دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک کو مینشیوک اور دوسری کو بولشیوک کہتے ہیں۔ مینشیوک نرم انقلاب لانا چاہتے تھے مگر بولشیوک جسے ولادیمیر لینن لیڈ کر رہے تھے سرخ انقلاب لانا چاہتے تھے۔ آگے چل کر جنگ عظیم اول کی تفصیلات میں ہم انقلاب روس کا ذکر کریں گے۔

ارسٹوکریسی (اشرافیہ): یہ حکومت کا مراعات یافتہ طبقہ ہوتا ہے اور حکومتی رٹ قائم رکھنے میں حکومت کا معاون ہوتا ہے اور یہ طبقہ نسل در نسل اشرافیہ بھی ہو سکتا ہے اور حکومت کی طرف سے نیا چنا ہوا بھی ہو سکتا ہے۔

- یعنی پوپ کی پاور جب ختم ہو رہی تھی تب ایک فیڈرل لورڈ / ارسٹوکریسی آ گئے اور نیچے سے ایک لبرل بھی آ گئے ہیں اور مونارک کے ساتھ کنزرویٹو بھی آ گئے ہیں۔ لبرل جو کہ مرکنٹائل تھے وہ چاہتے ہیں کہ معاملات ان کے پاس اور پاور ان کے پاس ہو اور یہ زیادہ سے زیادہ تجارت کریں اور ہولڈ ان کا ہو۔
- جب کوئی نئی پاور بن رہی ہو تو اس کو اوپر نہیں آنے دیا جا رہا ہوتا اور یہاں پہ ویانا کنونشن کر کے آسٹریہ، پرسشیا اور جرمنی کو دے دیا جاتا اور فرانس کو بھی چھیڑا نہیں جاتا تاکہ وہ دوبارہ اس پرانی ریوولوشن کے اثرات یہاں یورپ میں نہ لے آئیں۔
- اٹلی کی بھی یونیفیکیشن ہو گئی اور ایمانوئل-2 کے کنٹرول میں آ گیا ہے۔

- Italy's central area is called Pope State.

- آسٹریو ہنگیرین ایمپائر نے پھر بوسنیا کو بھی اپنے کنٹرول میں کر لیا اور اس کے پاس مختلف ایتھنیسٹی کے لوگ ہیں۔ جرمنی بولنے، اٹلی بولنے اور سلاویک بھی ہیں۔ یعنی ڈائورس ایتھنیسٹی کے لوگ ہیں۔
- اب آسٹریو ہنگیرین ایمپائر کہہ رہی ہے کہ یہ بلقان پینسولہ کے سلاویک لوگ میرے ساتھ مل جائیں۔

- سربیہ، بلغاریہ اور گریس اپنے اپنے اندر ہی چاہتے تھے کہ ان کے پاس کنٹرول ہو یعنی کہ بلقان پیننسولہ آزاد ہوا ہے اور یورپی لوگ چاہتے ہیں کہ اس علاقے میں ہمارا ہولڈ ہو۔
- روس سربیا کو کنٹرول کر رہا ہے یعنی اس کا حامی ہے اور چاہتا ہے کہ سربیا کے پاس یہ علاقہ آجائے اور یہ روس کے پاس ہی ہے اور بس پھر کام ہو جائے گا کیونکہ وہاں بھی سلاویک ہیں۔
- آسٹرو ہنگیرینٔ ایمپائر کہتا ہے کہ میرے علاقے جو سلاویک لوگ ہیں وہ بغاوت کریں اور یہ علاقہ مجھے دے دیں اب آسٹریا اور روس کی بن نہیں رہی۔
- یعنی کہ روس سربیا کے ساتھ ہے اس کو سپورٹ کر رہا ہے اور آسٹریو ہنگیرینٔ ایمپائر اس کے خلاف ہے۔
- اور 1912 میں بلقان ممالک نے مل کر ایک بلقان لیگ بنائی ہے جس نے عثمانیہ کے خلاف پہلی بلقان جنگ لڑی اور اس میں بلقان جیت گئی ہے۔

- **First Balkan War → 1912**
- Balkan Countries vs. Ottoman Empire.
- Balkan League won.

- پھر اس کے بعد 30 مئی 1913 میں ایک لندن معاہدہ ہوا۔

- London Treaty 1913.

- جولائی 1908 میں کیونکہ ایک انٹرنل ریوولوشن ہوا ہے اور اوٹومان ایمپائر کی پارلیمنٹ میں ینگ ترک آگئے ہیں اور اسے لندن معاہدے میں بہت سے علاقوں مثلاً البانیہ، مقدونیہ اور سربیا وغیرہ کو آزادی دینا پڑ گئی اور پھر بلغاریہ نے پہلی بلقان جنگ میں سربیا اور مقدونیہ کی کوسٹ لائن پر ہولڈ کر لیا۔

- **2nd Balkan War**
- Bulgaria VS Ottoman Empire + Serbia + Balkan
- Bulgaria loss

- ٹرپل الائنس جس میں اٹلی، آسٹرین ایمپائر اور پروشیئن ایمپائر / جرمنی شامل تھے، نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک پر حملہ پورے الائنس پر حملہ کے مترادف ہو گا۔ جبکہ دوسری طرف فرانس، روس اور یوکے نے اینٹنٹے الائنس کر لیا تھا۔

یعنی کہ اب آسٹریو ہنگیرینٔ ایمپائر نے پہلے ہی بوسنیا پر قبضہ کر لیا ہے۔ بلغاریہ ہار گیا اور سربیا کنٹرول میں آگیا ہے۔ یہ تمام حالات جو آپکو اوپر بتائے گئے یہ جنگ عظیم اول کا پس منظر ہیں۔ اب اگر ہم جنگ عظیم اول کی بات کریں تو یہ 28 جولائی 1914 سے لے کر 11 نومبر 1918 تک پورے یورپ اور افریقہ میں اس کی کالونیوں جن میں اٹلی کے پاس لیبیا، برطانیہ کے پاس روڈیشیاء (جو آج کے زمبابوے اور زیمبیاء پر مشتمل ہے)، ساؤتھ افریقہ اور مصر، فرانس کے پاس پورا نارتھ افریقہ (مصر اور لیبیا کے علاوہ)، پرتگال کے پاس انگولا، ساؤتھ ایسٹ افریقہ (موزمبیق)، بیلجئم کے پاس سینٹرل افریقن ریپبلک اور جرمنی کے پاس ساؤتھ ویسٹ افریقہ (نمیبیا)، اور ایسٹ افریقہ (تنزانیہ) اور ایشیاء میں برصغیر، میانمار، پیسیفک سمندر کے جزائر یعنی دنیا کے تین براعظموں پر لڑی گئی۔ اٹلی حالانکہ ٹرپل الائنس کا حصہ تھا مگر جنگ کے شروعات میں اس نے حصہ نہیں لیا۔ مگر بعد میں 1915 میں اپنی سائیڈ تبدیل کر لی اور ٹرپل اینٹنٹے کے ساتھ مل گیا۔ جاپان ٹرپل اینٹنٹے کا حصہ بنا کیونکہ یہ پیسیفک سمندر میں موجود جرمنی کے جزائر پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اب آگے بڑھتے ہوئے اگر ہم جنگ عظیم اول کے فوری سبب کی بات کریں تو Ferdinand Joseph جو آسٹریو ہنگیرینٔ ایمپائر کا ایک بادشاہ ہے اور اس کا بھتیجا فرڈیننڈ ہے جو کہ ولی عہد ہے۔ (یعنی کہ اگر فرڈیننڈ جوزف مرے گا تو فرڈیننڈ بادشاہ بنے گا)۔ یہی فرڈیننڈ اپنی بیوی کے ساتھ سربیا کے علاقے بوسنیا میں وزٹ کے لئے گیا تو وہاں ان

دونوں کو ایک بوسنین سرب لڑکے نے قتل کر دیا تو اس کے نتیجہ میں 28 جولائی 1914 کو آسٹریا نے سربیا کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا۔ یہ شروعاتی حملہ بیسویں صدی کی سب سے بڑی ہار ثابت ہوا اور سربیا نے آسٹریا کو اس محاذ پر شکست دے دی۔

- اس جنگ میں ٹرپل الائنس کی وجہ سے جرمنی نے آسٹریا کا ساتھ دیا اور ٹرپل اینٹنٹے الائنس کی وجہ سے رشیاء نے سربیا کا ساتھ دیا۔
- پھر روس نے اپنے ٹروپس کو پولینڈ والی سائڈ پر تعینات کر دیا کیونکہ اس وقت بیلاروس، یوکرائن اور بالٹک ریاستیں روس کے پاس تھیں۔
- Schlieffen Plan جو کہ جرمنی کے ایک جرنیل نے پیش کیا اگر دو طرفہ جنگ ہو گئی تو ہم پہلے بیلجئم کے راستے فرانس پہ چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیں گے پھر اس کے فوراً بعد پولینڈ کے راستے روس پہ حملہ کریں گے۔ اب 4 اگست 1918 کو جرمنی نے بیلجئم کی نیوٹرلٹی کا خیال کیے بغیر اس پر حملہ کر کے اس کے زمینی راستے سے فرانس پر حملہ کر دیا۔ اس صورت میں بیلجئم اور یو کے کا ایک پرانا معاہدہ تھا کہ اگر بیلجئم پر کوئی حملہ ہو گا تو یو کے اس کی مدد کو آئے گا۔ چنانچہ اسی دن یو کے نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ جرمنی نے ابتدائی طور پر بیلجئیم پر قبضہ کرتے ہوئے کچھ دنوں میں فرانس پر حملہ کر دیا لیکن یہاں پر Schlieffen Plan پر عمل نہ ہو سکا اور Battle of Marne میں فرانس اور برطانیہ نے جرمنی کو فرانس کے محاذ پر روک لیا اور جرمنی دو سال ادھر فرانس اور برطانیہ کا مقابلہ کرتا رہا اور روسی سائیڈ سے مسلسل پریشر بنتا رہا۔ اگر بیرونی محاذ کی بات کریں تو سلطنت عثمانیہ جو کہ یورپی ممالک کی مقروض تھی اور یہ سوچ کر عثمانیہ سلطنت نے جرمنی کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا کہ جیت کی صورت میں یورپی ممالک سے اپنے قرضے معاف کروالے گی۔ اس محاذ پر ایک مشہور جنگ ہوئی جسے گیلی پولی جنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ جنگ 1915 سے 1916 تک لڑی گئی اور اس میں Entente Powers درہ دانیال (Dardanelles Strait) سے رسائی چاہتے تھے۔ اس جنگ میں عثمانی سلطنت کی جیت ہوئی اور آسٹریلیا، نیوزی لینڈ (جو کہ تاج برطانیہ کے ماتحت تھے) سے آئے ہوئے فوجیوں کو بری طرح سے شکست ہوئی۔ تاہم، اس جنگ میں عثمانی فوجوں کا بھاری جانی نقصان ہوا۔

LEC 151 GK 40 WW1 INFORMATION (MAIN)

یو ایس اے 1914 سے 1917 تک جنگ کا حصہ نہ بنا اور دونوں پارٹیز کو ہتھیار بیچتا رہا۔ مگر پھر یو ایس اے کی پہلی جنگ عظیم میں فارمل انٹری 1917 میں ہو گئی۔ کیوں کہ جرمنی نے USA کی سب میرین پہ حملہ کر دیا تھا اور دوسری طرف جرمنی نے میکسیکو کو ٹیلی گراف بھیجا تھا کہ تم یو ایس اے پہ حملہ کر دو ہم تمہارا ساتھ دیں گے وہ ٹیلی گراف یو USA نے Intercept کر لیا تھا۔ ٹیکساس کا ریجن میکسیکو کے پاس تھا لیکن یہ ریجن اس سے امریکہ نے لے لیا ایک جنگ لڑ کر پھر یہ وہی وجہ تھی کہ جرمنی اس میکسیکو کو بھڑکا کر جنگ کے لیے آمادہ کر رہا تھا۔ اسی وجہ سے ہی امریکہ 1917 میں پہلی جنگ عظیم میں آ گیا۔ اور اس کے بیس لاکھ فوجی اس جنگ میں شرکت کے لئے آ گئے اور انہوں نے فرانس کے محاذ پر جرمنی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

Triple Alliance → Germany + Italy + Austria

Triple Entente → France + UK + Russia + Italy + USA

RUSSIA

روس کا بادشاہ نکولس دوئم اینٹنٹے کے ساتھ تھا اور جرمنی کے خلاف لڑ رہا تھا مگر یہاں پر عوام بادشاہ کے خلاف تھے اور عوام کو جو پارٹی لیڈ کر رہی تھی اس کے دو گروپس میں سے مینشیوک نے بادشاہ کو مارچ 1917 میں تخت سے ہٹا دیا اور قید کر دیا۔ مگر اس پارٹی کا دوسرا گروپ بولشیوک جس کی سربراہی ولادیمیر لینن کر رہے تھے۔ اکتوبر 1917 میں بولشیوک گروپ نے بادشاہ کو اس کی فیملی سمیت قتل کر دیا اور روس میں ایک سول وار کا آغاز ہو گیا جو 1917 سے 1922 تک چلی۔ یہ سول وار دو گروہوں کے درمیان تھی جس کا اختتام بولشیوک کی جیت پر ہوا۔ ایک نئی ریاست جسے یو ایس ایس آر (یونین آف سوویت سوشلسٹ ریپبلک) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہاں پر سوویت سے مراد مزدوروں کا وہ گروپ ہے جو سیاست میں حصہ لیتا ہے۔ روس اس طرح کی سینکڑوں سوویت پر مشتمل تھا اور اس کے کنٹرول میں آج کا سینٹرل ایشیاء، اور مشرقی یورپ کا کچھ علاقہ بھی تھا۔ اب یہ تمام علاقہ نئی بننے والی حکومت کے کنٹرول میں تھا اور یو ایس ایس آر میں یک جماعتی آمریت (ون پارٹی سسٹم) قائم ہوئی۔ اس کے پہلے صدر 1922 سے 1924 تک ولادیمیر لینن تھے۔ اس کے بعد 1924 سے 1953 تک ان کے ساتھی جوزف سٹالن دوسرے صدر رہے۔ جنہوں نے دوسری جنگ عظیم میں یو ایس ایس آر کو لیڈ کیا۔

ولادیمیر لینن نظریہ اشتراکیت کے پیروکار تھے۔ یہ نظریہ جرمن فلاسفر کارل مارکس نے فریڈرک اینگل کے ساتھ مل کر اپنی کتاب "کمیونسٹ مینیفیسٹو" میں دیا تھا۔ کارل مارکس نے اس کے علاوہ ایک اور کتاب "داس کیپیٹل" میں معاشی نظام اور معاشرتی طبقاتی تقسیم کے بارے مفصل لکھا۔ یہ دونوں کتابیں جرمن زبان میں تھیں۔ بولشیوک انقلاب کو انقلاب اکتوبر یا لال انقلاب بھی کہتے ہیں۔

AUSTRIO HANGARIAN EMPIRE

جنگ عظیم اول میں اس ایمپائر کا خاتمہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ معاہدہ سینٹ جرمن 1919 میں ہوا جس کے مطابق اس ایمپائر کو توڑ کر آسٹریا، ہنگری، چیکوسلواکیہ، سلووینیا، کروشیا، سربیا ملک بنائے گئے اور کچھ حصہ رومانیہ اور اٹلی کو بھی دیا گیا۔

OTTOMAN EMPIRE

معاہدہ سائکس پائکوٹ 1916 جو کہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان ہوا۔ اس معاہدے میں انہوں نے طے پایا کہ اگر ہم جنگ جیت گئے تو عثمانیہ سلطنت کو بانٹ لیں گے۔ جنگ عظیم اول میں سلطنت عثمانیہ ہار گئی۔ اور اس کے اختتام پر ایک معاہدہ ٹریٹی آف سیوریز 1920 میں ہوا جس کے مطابق عثمانیہ سلطنت کا سارا علاقہ اینٹنٹے اور یونان کے قبضہ

میں آگیا مگر مصطفیٰ کمال اتاترک نے مزاحمت کو ترک نہ کیا اور وہ لڑتا رہا اور مجبوراً ٹرپل اینٹنٹے کو ایک اور معاہدہ "ٹریٹی آف لوزان" 1923 میں کرنا پڑا جس کے مطابق اینٹنٹے اور یونان ترکی کے اصل علاقہ جسے ایشیاء کوچک یا اناطولیہ کہا جاتا ہے سے نکلنا پڑا لیکن اس معاہدہ کے مطابق عثمانی سلطنت نے اس علاقہ کے علاوہ اپنے باقی تمام علاقے جن میں شام، عراق، فلسطین، اردن، کویت، جزیرہ نمائے عرب سے دستبرداری کرلی اور ان علاقوں کو ٹریٹی آف سائکس پائکاٹ کے مطابق فرانس کو شام اور لبنان، باقی تمام علاقہ یوکے کو دے دیا گے۔ یہاں ایک بات بتانا ضروری ہے کہ فلسطین کا علاقہ جو کہ اب یوکے کو ملا، اس کو برطانیہ نے بیلفور ڈیکلیریشن 2نومبر 1917 کے مطابق یہودیوں کو دینے کا وعدہ کیا کیونکہ پہلی جنگ عظیم میں یہودیوں نے ان کا مالی طور پر بہت ساتھ دیا تھا۔ عثمانیہ سلطنت کے تمام علاقے جو یوکے اور فرانس کے کنٹرول میں آئے تھے انہیں "لیگ آف نیشنز" جو کہ امریکی صدر ووڈرو ولسن کے 14 نکات کے تحت بجنوری 1920 میں بنائی گئی تھی، کے مینڈیٹ میں دے دیا گیا اور اس تنظیم کو فرانس اور یوکے لیڈ کر رہے تھے اور یو ایس اے اس کا حصہ نہیں تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر جنیوا (سوئٹزر لینڈ) میں قائم کیا گیا یعنی عملاً یوکے اور فرانس ہی عثمانیہ سلطنت کے علیحدہ ہونے والے حصوں پر قابض تھے۔ عرب کا وہ خطہ جہاں مکہ اور مدینہ ہیں، وہ بھی عثمانیہ سلطنت کا حصہ تھا مگر وہاں کے لوگوں نے جنگ عظیم اول میں اینٹنٹے کا ساتھ دیا کیونکہ برطانیہ نے اپنا ایک جاسوس / ایجنٹ لارنس آف عریبیہ وہاں بھیجا جس نے عرب میں موجود دو بڑی طاقتیں جن میں شریفین مکہ، اس کا بڑا بیٹا علی، باقی بیٹے فیصل اور عبداللہ شامل ہیں۔ اور دوسری طاقت نجد کی طرف جو کہ عرب کے جنوب میں بہت بڑا علاقہ ہے وہاں کے حکمران عبدالعزیز السعود کو اپنی مدد کے لیے قائل کیا اور بدلے میں شریف مکہ اور اس کے بیٹوں سے کہا کہ عثمانیہ سلطنت کے علیحدہ ہونے والے تمام علاقے آپ کو دیے جائیں گے اور دوسری طرف السعود سے بھی یہی وعدہ کیا۔ جنگ کے اختتام پر شریفین مکہ نے اپنے آپ کو مکہ اور مدینہ کا حکمران اعلان کردیا اور اپنے بیٹے فیصل کو برطانیہ کے ذریعے عراق کی حکومت کو دلوادی اور دوسرے بیٹے عبداللہ کو اردن کی حکومت دلوادی۔ مگر 1924 میں ابن سعود کے مسلسل حملوں کی وجہ سے شریف مکہ خود تخت سے علیحدہ ہوگیا اور اپنے سب سے بڑے بیٹے علی کو تخت نشین کرایا۔ مگر ابن سعود نے 1932 میں حجاز کی حکومت پر قبضہ کرلیا اور اس علاقہ کو سعدی عرب کا نام دیا۔ اس دوران شریف مکہ کی برطانیہ نے کوئی مدد نہ کی۔ شریف مکہ کے بڑے بیٹے فیصل جو کہ عراق پہ حکمران تھے، ان کے جانے کے بعد ان کا پوتا فیصل حکومت کررہا تھا جسے 1958 کی فوجی بغاوت میں مروادیا گیا۔ یہ وہی عراق ہے جہاں صدام حسین 1979 سے 2003 تک صدر رہے۔ عراق کے موجودہ صدر براہام صالح ہیں اور وزیر اعظم مصطفیٰ الکادیمی ہیں۔ شام اور لبنان 1946 تک فرانس کے کنٹرول میں رہے۔

SPANISH FLU (H1N1)

جنگ عظیم اول کے دوران ایک پینڈیمک انفلوءنزا جس کو سپینش فلو کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس وبا سے 500 ملین لوگ متاثر ہوئے۔ یہ Bubonic Plaque(1346-1353) کے بعد دوسری بڑی مہلک ترین وبا تھی۔ اس میں تقریباً 100 ملین مرگئے۔ اس وبا کا اختتام 1919 میں ہوا۔

WORLD WAR- II

دوسری جنگ عظیم یکم ستمبر 1939 سے 2 ستمبر 1945 تک جاری رہی۔ اس کے دو اسباب تھے۔

1۔ فوری اسباب: 2۔ تفصیلی اسباب۔

اگر تفصیلی اسباب کا تذکرہ کریں تو پہلی جنگ عظیم کے بعد امریکی صدر Woodrow Wilson کے مشورہ پر **League of Nations** کی بنیاد جنوری 1920 میں رکھی گئی۔ یہ دنیا میں قائم ہونے والی پہلی عالمی تنظیم تھی جس کا مقصدت دنیا کو پہلی جنگ عظیم جیسی ہولناک جنگ سے روکنا تھا۔ اس تنظیم کے آرٹیکل 10 کی وجہ سے امریکی سینٹ نے امریکہ کی اس میں شمولیت کی منظوری نہ دی، اس لیے امریکہ اس تنظیم کا ممبر نہیں بنا۔ اس کے علاوہ یہ تنظیم اپنے مقاصد میں بھی ناکام رہی۔ جیسے چین جاپان جنگ، جاپان روس جنگ اور اٹلی کا 1935 میں ایتھوپیا پر حملہ، اس ضمن میں اس تنظیم نے کوئی خاطر خواہ اقدامات نہ اٹھائے اور دوسری طرف جرمنی نے بھی اپنے ملحقہ خود مختار علاقوں پر حملے شروع کر دیے۔ اس پر بھی اس تنظیم نے **Appeasement** کی پالیسی اختیار کی۔

جرمنی کو جنگ عظیم اول کے اختتام پر Treaty of Serves کے نتیجے میں مالی اور عسکری دونوں لحاظ سے نقصان اٹھانا پڑا۔ جس کے رد عمل میں جرمنی میں فسطائیت کے رجحانات اجاگر ہونا شروع ہو گئے جس کے نتیجہ میں **Adolf Hitler** جیسے شخص کو ملک کا صدر بنا دیا گیا اور اس نے جرمن قوم پرستی اور نسلی تعصب کو ہوا دے کر نازی ازم کی بنیاد رکھ دی۔ دراصل نازی ازم فسطائیت ہی کی ایک شکل ہے، جرمنی میں اس کا نام Nazism ہے. اسی عرصہ میں اٹلی میں Benito Mussolini فسطائیت کے نظریہ کو اپنے ملک میں پھیلا رہے تھے اور اپنے ملحقہ علاقوں پر حملے کر رہے تھے۔ ان تمام عوامل کو **League of Nations** نے نظر انداز کیا اور ان کے تدارک کے لیے کوئی اقدامات نہیں اٹھائے اور پھر تاریخ نے یکم ستمبر 1939 کو اپنے آپ کو دہرایا جب جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر دیا اور یہ دوسری عالمی جنگ کا سبب بن گیا جس کے نتیجے میں برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اس جنگ سے پہلے جرمنی، جاپان اور اٹلی **Tripartite Pact** کر چکے تھے اور جرمنی روس کے ساتھ **non-aggression pact** کر چکا تھا جس کی رو سے دونوں ملک ایک دوسرے پر دس سال تک حملہ نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ روس اور جرمنی کا ایک خفیہ معاہدہ بھی ہو چکا تھا جس کے مطابق جرمنی پولینڈ پر مغربی طرف سے جبکہ روس مشرقی طرف سے حملہ کرے گا۔ دوسری طرف فرانس اور برطانیہ کا معاہدہ بھی موجود تھا۔ تاہم جرمنی نے ایک بار پھر پہلی جنگ عظیم کی طرح بیلجیم میں گھس کر اس کے زمینی راستے سے فرانس پر حملہ کر دیا اور وہ اس بار اس میں کامیاب بھی ہو گیا اور اپریل 1940 آتے آتے جرمنی اور اٹلی نے مین لینڈ یورپ کے تمام علاقوں کو فتح کر لیا تھا۔ پھر ہٹلر سے غلطی ہوئی اور اس نے برطانیہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اس نے ہوائی جہازوں سے برطانیہ کے شہروں پر بمباری کی اور اس کے تمام صنعتی شہروں کو تباہ کر کے رکھ دیا مگر وہ اسے فتح کرنے میں ناکام رہا۔ دوسری طرف امریکہ کا دوسری جنگ میں کردار سمجھنے کے لئے پس منظر کا جاننا ضروری ہے جب جاپان چین اور روس پر حملہ کر رہا تھا تو امریکہ ان کے ان اقدامات کی مذمت کر رہا تھا اور اس کے علاوہ اس پر تجارتی اور اسلحہ کی خرید پر پابندیاں بھی لگا رہا تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ سمجھ رہا تھا کہ جاپان چین اور کوریا کے مقبوضہ علاقوں سے واپس چلا جائے گا مگر اس کے برعکس جاپان نے **Pearl Harbor** پر دسمبر 1941 میں حملہ کر دیا جو امریکہ کی دوسری جنگ عظیم میں شمولیت کی وجہ بنا۔ دوسری طرف Operation Barbarossa کے ذریعے جرمنی نے **non-aggression pact** کی خلاف ورزی کرتے ہوئے روس پر حملہ کر دیا۔

اب ایک طرف جاپان، جرمنی اور اٹلی تھے اور دوسری طرف یو کے، فرانس، امریکہ اور روس تھے، اس طرح یہ جنگ یورپی کالونیوں افریقہ، ساؤتھ ایسٹ ایشیا اور ساؤتھ ایشیا کے محاذوں تک پھیل گئی۔ 1942 سے 1943 کے درمیان روس کے محاذ پر تین اہم جنگیں لڑی گئیں۔ یہ جنگیں شمال میں لینن گراڈ، جنوب میں سٹالن گراڈ اور سینٹر میں ماسکو کے محاذ پر جنگ لڑی گئی اور 5 جولائی سے اگست 1943 تک تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ ہوئی جسے **Battle of Kursk** کہتے ہیں، اس جنگ میں جرمنی کو بری طرح شکست ہوئی اور اسے روس کا محاذ چھوڑ کر برلن واپس آنا پڑا۔ 1943 میں ہی اٹلی نے سرینڈر کر دیا اور 6 جون 1944 کو ڈی-ڈے پر **Normandy** کے مقام پر اتحادی

افواج نے جرمنی کو پیچھے دھکیلنا شروع کیا اور دوسری طرف سے روس بھی برلن کی طرف بڑھ رہا تھا اور بالآخر 8 مئی 1945 کو جرمنی نے سرینڈر کر دیا۔ جاپان پر امریکہ نے دو ایٹمی حملے کیے جس کے نتیجے میں اس نے بھی سرینڈر کر دیا اور 2 ستمبر 1945 کو جاپان نے سرکاری سطح پر جنگ کے خاتمے کا اعلان کیا جس سے چھ سالہ عالمی جنگ کا اختتام ہوا۔

جرمنی میں 1933 سے 1945 تک یہودیوں کا قتل عام جاری رہا جسے تاریخ میں Holocaust کہا جاتا ہے، اس میں ساٹھ لاکھ یہودیوں کو قتل کیا گیا۔ اس کے علاوہ جنگ عظیم دوم میں ڈھائی کروڑ فوجی ہلاک ہونے کے ساتھ ساتھ 6 کروڑ عام شہری بھی لقمہ اجل بنے۔

POST WORLD WAR –II SITUATION IN THE WORLD

دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد دنیا کو درپیش مسائل درج ذیل تھے۔

1۔ ایک ایسی تنظیم قائم کرنا جو تیسری جنگ عظیم نہ ہونے کے لئے موثر انتظام کرے کیونکہ لیگ آف نیشن ناکام ہو گئی تھی جس کی تفصیل ایک الگ لیکچر میں موجود ہے۔

2۔ یورپ میں سب سے زیادہ اس جنگ کے اثرات رونما ہوئے تھے۔ اور یورپ تباہ حالی کا شکار تھا۔

3۔ اتحادی افواج جن میں امریکہ، یو کے، فرانس اور USSR شامل تھے، پہلے تین ممالک اور USSR کے درمیان بہت سے معاملات پر اختلاف ہونا شروع ہو گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ ا۔ جرمنی اور برلن کی تقسیم: مغرب سے نارمونڈی آئیلینڈ سے ہوتے ہوئے برلن تک تین اتحادیوں نے قبضہ کر لیا تھا اور مشرق سے USSR بڑھتے بڑھتے برلن تک پہنچ چکا تھا۔ اب اس بات پر تنازعہ تھا کہ جرمنی کو اتحادیوں کے درمیان کیسے تقسیم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں پوسٹ ڈم کانفرنس منعقد ہوئی اور جس کے نتیجے میں فیصلہ کیا گیا کہ جرمنی کو چار حصوں میں تقسیم کیا جائے گا آئے گا۔ مغربی حصے پر امریکہ کا اختیار ہو گا۔ جنوب مغربی حصے پر فرانس کا اختیار ہو گا اور شمال مغربی حصے پر برطانیہ کا اختیار ہو گا جبکہ مشرقی حصہ USSR کو دے دیا گیا اور اس کے علاوہ جرمنی کے دارالحکومت برلن کو بھی اوپر بتائی گئی ترتیب کے مطابق چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور اس طرح دو ریاستیں وجود میں آئیں ایک مشرقی جرمنی جس کا دارالحکومت برلن شہر تھا اور ایک ہیں جس کا دارالحکومت بون شہر تھا۔ مغربی حصے پر قابض اقوام نے 1949 میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے مقبوضہ علاقے کو اکٹھا کر کے Govern کریں مگر تاریخ میں جرمنی کی تقسیم پر USSR کے اختلافات قائم رہے۔ اور مغربی جرمنی مشرقی جرمنی کی نسبت بہت زیادہ ترقی کر گیا ترقی کی وجہ کے عوامل کا تذکرہ ہم آگے چل کر کریں گے مگر یہاں یہ بتا دیں کہ اس ترقی کی وجہ سے بیس فیصد مشرقی جرمنی کے شہریوں نے مغربی جرمنی جرمنی میں ہجرت کی۔ USSR اس مسئلہ سے پریشان ہوا اور اس نے 1961 میں مشرقی اور مغربی جرمنی کے درمیان ایک دیوار تعمیر کر دی جسے وال آف برلن کہتے ہیں مگر بعد میں USSR کے کمزور ہونے پر 1989 میں اس دیوار کو گرا دیا اور 1990 میں مشرقی اور مغربی جرمنی کو دوبارہ متحد کر دیا گیا۔ امریکہ (USA)، برطانیہ اور فرانس فری مارکیٹ اکانومی اور کیپٹلزم کو مانتے تھے جبکہ اس کے برعکس USSR کیمونزم یا اشتراکیت کو مانتا تھا یعنی جرمنی کی تقسیم کے علاوہ یہ سب سے بڑا مسئلہ تھا کہ اکانومی تمام ممالک کا سب سے اہم مسئلہ رہا ہے اور اسی کی وجہ سے دو جنگ عظیم ہو چکی ہیں۔ تو اس معاشی سسٹم کو سمجھنا ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔

گولڈ سٹینڈرڈ

آج دنیا میں یو ایس ڈالر Reserve Currency ہے۔ مگر قدیم تاریخ سے دوسری جنگ عظیم تک لوگ سونے اور چاندی کے عوض تجارت کیا کرتے تھے۔ دنیا کے معاشی نظام پر نظر ڈالی جائے تو چودھویں سے سولہویں صدی تک یورپ میں موجود گولڈ سمتھ یا صرافے سونے کے ذخائر پر اپنا تسلط رکھتے تھے۔ اس کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ جب دو تاجروں کے درمیان تجارت ہوتی تھی تو ایک تاجر دوسرے تاجر کو سامان کے بدلے میں سونا دیا کرتا تھا۔ بڑے تاجروں کے پاس سونے کے بہت سے ذخائر جمع ہو جاتے تھے اور اس کو خطرہ لاحق ہوتا تھا کہ کہیں میرا یہ سونا لوٹ نہ لیا جائے جائے کیونکہ اس وقت یورپ میں قانون پر عملدرامد نہیں ہوتا تھا تو اس صورت میں صرافے قابل اعتماد سمجھے جاتے تھے اور انہوں نے اپنی حفاظت کے لیے دستہ بھی رکھا ہوا تھا۔ اور تاجر اپنا سونا ان کے پاس رکھوا دیتے تھے تو یہ صرافے سونے کے بدلے انہیں پرچی پر سونے کی مقدار لکھ کر مہر لگا کر دیتے تھے۔ اس طرح یورپ میں تجارت چل رہی تھی یعنی جب کسی تاجر کو سونے کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ پرچی لے کر متعلقہ صرافے پر جاتا تھا اور اس سے اپنا سونا لے لیتا تھا کئی سالوں میں صرافوں کا اعتماد تاجروں کے دلوں میں گھر کر گیا اور وہ آپس میں تجارت سونے کی بجائے صرافے کی پرچیوں پر کرنے لگے کیونکہ زیادہ سونا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا خطرناک سمجھا جاتا تھا۔ جب صرافوں نے اپنی پرچیوں کی اہمیت کو دیکھا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ لوگوں کو سود پر قرضہ دیں گے کیونکہ بہت سے تاجر سالہا سال اپنا سونا واپس لینے نہیں آتے تھے صرافوں نے ابتدائی طور پر قرضہ سونے کی صورت میں دینا شروع کیا اور بعد میں پرچی کی صورت میں دینا شروع کر دیا کیونکہ تمام تاجر صرافوں کی پرچیوں کو اہمیت دیتے تھے اور انہی پر تجارت کیا کرتے تھے تو تاجروں نے قرض لینے والوں کی پرچیوں کو بھی اہمیت دی اور مقروض لوگوں سے بھی تجارت کرنا شروع کر دی اور اس طرح قرض لینے کا رجحان یورپ میں بہت بڑھ گیا یا اور سترہویں صدی کے آغاز میں سونے کے مقابلے میں گیارہ گنا پرچیاں یورپ کے لوگوں کے پاس موجود تھی یعنی صرافوں کے پاس ایک کلو سونا تھا تو انہوں نے 11 کلو سونے کی پرچیاں لوگوں کو دے رکھی تھی تھی۔ یورپ کے تمام ملکوں کا سرمایہ ان صرافوں کے پاس ہونے سے یہ تمام ممالک تذبذب کا شکار ہو گئے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ مرکزی بینک جس میں حکومت کی نمائندگی بھی ہو کو قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہاں محدود سطح پر نجی بینک بھی موجود تھے لیکن ان پر حکومت کا کوئی اختیار نہیں تھا اور وہ صرف سونے کو جمع کرتے تھے اور لوگوں کو واپس کرتے تھے اس طرح کے بینکوں کی مثالیں بینکا مونٹی بینک اٹلی کی میڈیس فیملی نے 1472ء میں قائم کیا جو

دنیا کا سب سے پرانا بینک ہے مگر پھر اسے 1624 میں سرکاری اختیار میں دے دیا گیا اور یہ آج بھی قائم ہے۔ یورپ میں موجود حکومتوں نے فیصلہ کیا کہ ایک مرکزی بینک کھولا جائے گا اور اس کے اصول وضع کئے جائیں گے اور تمام چھوٹے بینک اس میں مرکزی بینک کے قوانین پر عمل کریں گے مگر حکومت کے اس فیصلے سے صرافوں نے شدید اختلاف کیا مجبوراً حکومتوں کو ان صرافوں کی بات سننا پڑی کیونکہ صرافوں نے ایک کلو سونا کے بدلے پچاس کلو سونا کی پرچیاں دینا شروع کر دیں حالانکہ ملک میں ایک کلو سونا کے وسائل تھے۔ جس سے پورے یورپ میں افراط زر میں اضافہ ہو گیا تو تمام صرافوں نے اس شرط پر بات کرنے پر آمادگی ظاہر کی کہ اگر بینک کی انتظامیہ میں ساٹھ فیصد نمائندگی ہماری ہو اور ہمارے پاس جتنا سونا ہو گا ہم اس کا گیارہ گنا یا گیارہ سو فیصد لوگوں کو قرض کی صورت میں دے سکیں تو ہم اپنا تمام سونا مرکزی بینکوں کو دینے کو تیار ہیں۔ مجبوراً حکومتوں کو صرافوں کی بات ماننا پڑی جس کے نتیجہ میں دنیا کا جدید بینکنگ نظام وجود میں آیا۔ اس ضمن میں سب سے پہلے بینک آف ایمسٹرڈیم دونوں میں قائم کیا گیا مگر یہ بینک سونے کے سکوں کو پیسوں میں تبدیل نہیں کرتا تھا۔ دوسرے نمبر پر بینک آف سویڈن 1668 میں بنا اور آخر کار 1694 میں بینک آف انگلینڈ جو سکوں کو نوٹ میں تبدیل کرتا تھا۔ اب تمام ممالک کرنسی نوٹ جاری کرتے تھے اور اس کے پیچھے اتنی مقدار کا سونا مرکزی بینک میں رکھتے تھے اسے Conventional Gold Standard کہا جاتا ہے۔ دنیا میں تین طرح کے گولڈ سٹینڈرڈ نظام موجود تھے۔

1۔ روایتی گولڈ سٹینڈرڈ سسٹم: اس کے مطابق حکومت سونے کے سکے ڈھال کر اپنی عوام کو دیتی تھی اور وہ اس سے لین دین کرتے تھے۔ 2۔ گولڈ بولین سٹینڈرڈ، یہ نظام امریکہ میں رائج رہا۔ تمام ممالک امریکہ میں اپنا سونا رکھوا کر ڈالر لے لیتے تھے اور اس کے برعکس بھی کیا کرتے تھے۔ 3۔ گولڈ ایکسچینج سٹینڈرڈ: اس نظام میں کسی ملک کی کرنسی کا براہ راست تعلق سونے سے نہیں ہوتا بلکہ کسی دوسرے ملک کی کرنسی کے ساتھ ہوتا ہے یعنی ہر ملک اپنی کرنسی کا تعین کسی دوسرے ملک کی کرنسی سے کرتا ہے۔ امریکہ بھی 1870ء سے گولڈ سٹینڈرڈ کو اپنائے ہوئے تھا اور جے پی مورگن جیسے بزنس ٹائیکون کی مدد سے اسے مستحکم رکھتا تھا مگر یہ نظام امریکہ میں اکتوبر 1929ء کو بری طرح فیل ہو گیا جسے ہم گریٹ ڈپریشن کے نام سے جانتے ہیں اور یہ 1930 سے 1940 کے درمیان کا وہ عرصہ ہے جب امریکی عوام کا امریکہ کی کرنسی سے اعتبار اٹھ گیا اور انہوں نے اس کے بدلے بینکوں اور وال سٹریٹ سٹاک ایکسچینج سے اپنے پیسوں اور شیئرز کے بدلے سونا لینا شروع کر دیا اور اسی تناظر میں امریکہ کے بتیسویں صدر ایف ڈی روزویلٹ نے سونے کی خرید میں کمی کرنے کے لئے اس کی قیمت 20 ڈالر سے بڑھا کر 35 ڈالر فی اونس کر دی یعنی ڈالر کی قدر میں بے تحاشا کمی ہوئی (جس طرح آج کل پاکستان میں پٹرول کی قیمتوں کی مثال ہے)۔ دنیا بھر کی مارکیٹوں میں اس طرح کی کیفیت اور قیمتوں کے مسلسل اتار چڑھاؤ کے ذمہ دار وہ یہودی ہیں جنہوں نے نے ویں صدی میں 17 بینکاری کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اور پہلی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم میں اتحادی ممالک کو کرنسی اس صورت میں دی تھی کہ وہ ان کے لئے الگ ملک اسرائیل کا قیام کریں گے امریکی اکانومسٹ جو ہن نیس نے 1944 میں Bretton wood Conference کا مشورہ دیا جس کے نتیجے میں آئی بی آر ڈی اور آئی ایم ایف کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جن کے ذریعے نہ صرف اتحادی ممالک بلکہ بلکہ دنیا کے ممالک کا اقتصادی کنٹرول ان بنکاروں کو دیا جائے۔ اس کے برعکس کیمونزم کا نظریہ سوشلزم اور کنٹرولڈ اکانومی پہ مبنی تھا۔ ان دو نظریات اور دو معاشی نظاموں کی وجہ سے دوسری جنگ عظیم کے بعد ابھر کر آنے والی سب سے بڑی طاقتوں کے درمیان سرد جنگ Cold War شروع ہو گئی اسے سرد جنگ اس لئے کہا جاتا ہے کہ دونوں طاقتیں براہ راست جنگ میں ملوث نہیں ہوئیں بلکہ Proxy کے ذریعے ایک دوسرے کا مقابلہ کیا یعنی کسی ملک کے اندر جاری اندرونی جنگ میں کسی ایک پارٹی کو اسلحہ اور مالی طریقے سے سپورٹ کرنا اور جیت کی صورت میں جس کی پارٹی جیتے گی وہ اس طاقت کا نظام اپنے ملک میں نافذ کرے گی جیسے جنوبی اور شمالی کوریا کی جنگ 1950 سے 1953 تک جاری رہی اس کے دوران شمالی کوریا یعنی ڈیموکریٹک ری پبلک آف کوریا کو USSR اور چائنا نے سپورٹ کیا گیا جبکہ جنوبی کوریا کو امریکہ نے سپورٹ کیا مگر یہ جنگ بے نتیجہ ثابت ہوئی۔

سویز کینال تنازعہ 1956ء میں USSR کا موقف مانا گیا۔ ایران میں ڈاکٹر مصدق کی حکومت 1953 میں ختم کر کے امریکہ نواز پہلوی سلطان محمد رضا کو صدر بنایا گیا۔ 1960 میں پشاور کے ائیر بیس سے امریکی جہاز U-2 نے پرواز بھری اور USSR کی جاسوسی کی جو پکڑا گیا اور پھر پاکستان اور امریکہ کو شرمندگی اٹھانا پڑی۔ 1954 سے جاری شمالی اور جنوبی ویت نام کی جنگ میں 1963 میں امریکہ نے بڑی تعداد میں اپنے فوجی اتارے اور لاؤس اور کمبوڈیا میں بمباری کی مگر 1975 میں شکست کے بعد 17th Parallel Line ختم کر کے شمالی اور جنوبی ویتنام ایک ہوگئے اور نئی حکومت جو کہ USSR کی حمایت یافتہ تھی، نے ویت نام میں کیمونسٹ نظام لاگو کر دیا۔

ان جنگوں میں اسلحہ اور پیسوں سے مدد کے علاوہ یورپی اتحادیوں کے لئے مارشل پلان جس کا مقصد یورپی اقوام کی بحالی اور ترقی کے لیے 13 بلین ڈالر دینا تھا امریکہ نے کمیونزم کو روکنے کے لیے 1947 میں نیشنل سیکیورٹی ایکٹ دیا جس کے مطابق آرمی، نیوی اور ایئر فورس کو اکٹھا کر دیا گیا اور اس کے علاوہ دو نئے ادارے نیشنل سیکیورٹی کمیٹی اور سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی CIA کا قیام عمل میں لایا گیا اور ان تمام کو ایک نئے ادارے ڈیپارٹمنٹ آف ڈیفنس جسے سیکریٹری آف سٹیٹ ہیڈ کرے گا، کے ماتحت کر دیا گیا۔ مارشل پلان کے تحت سب سے زیادہ حصہ برطانیہ، فرانس اور تیسرے نمبر پر مغربی جرمنی کے علاوہ یونان کی جنگ میں کمیونسٹ مخالف اتحاد کی مدد کی جس سے وہ جیت گیا اور مغربی بلاک کا حصہ بن گیا۔

ترکی پر بھی دباؤ تھا کہ وہ Dardanelles Strait مشرقی بلاک کو دے تو اسے بھی سپورٹ کیا گیا اس طرح ترکی بھی طاقت ور ہو گیا۔ 4 اپریل 1949 کو واشنگٹن معاہدہ کے تحت ایک فوجی اتحاد نیٹو NATO تشکیل دیا گیا جس کا مقصد مغربی بلاک کو مشرقی بلاک کے ممکنہ حملوں سے بچانا تھا۔ نیٹو کا ہیڈ کوارٹر برسلز (بیلجیئم) میں ہے اور اس کے موجودہ سیکرٹری جنرل جان سٹولٹنبرگ ہیں جن کا تعلق ناروے سے ہے۔ USSR نے مارشل پلان کے مقابلے میں مشرقی بلاک کو Molotov Plan دیا جس کے ذریعے تجارت میں مشرقی ممالک کی مدد کی گئی۔

نیٹو کے مقابلے میں 1955 میں Warsaw Pact دیا جو 1991 میں ختم ہو گیا. اس پوری سرد جنگ میں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ بھی عروج پر تھی۔ امریکہ نے یہ جوہری صلاحیت اپنے سائنسدان Oppenheimer کی کوششوں سے The Manhattan Project کے ذریعے حاصل کی اور پہلا ایٹمی ٹیسٹ 1945 میں کیا۔ USSR نے 1949 اور برطانیہ نے اپنے ایٹمی سائنسدان Otto Hahn کے ذریعے 1952 میں، فرانس نے 1960 میں، چائنہ نے، 1964 انڈیا 1974، پاکستان، 1998 نارتھ کوریا نے 2006 میں ایٹمی تجربات کئے۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور جنہوں نے 1959 میں پاکستان کا دورہ بھی کیا۔ جنوب مشرقی ایشیا میں کمیونزم کو پھیلنے سے روکنے کے لیے ساؤتھ ایسٹ ایشین ٹریٹی آرگنائزیشن SEATO جسے منیلا پیکٹ بھی کہا جاتا ہے، الائنس بنایا گیا۔ اس میں پاکستان سمیت کل آٹھ ممالک شامل تھے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر بنکاک (تھائی لینڈ) میں تھا اور یہ 1977 میں ختم ہوا۔ پاکستان 1973 میں ہی اس سے علیحدہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ جو 1955 میں مڈل ایسٹ ٹریٹی آرگنائزیشن جسے بغداد پیکٹ بھی کہا جاتا ہے، ایک ملٹری الائنس بنایا گیا تھا۔ 1958 میں عبد الکریم قاسم نے فیصل دوم کو قتل کر کے عراق پر قبضہ کر لیا تو 1958 سے 1979 تک اس معاہدہ کا ہیڈ کوارٹر انقرہ (ترکی) میں رہا اور یہ معاہدہ بھی 1979 میں ختم ہو گیا۔ اس سرد جنگ کے دوران ایک وہ موقع بھی آیا جب ایٹمی لڑائی بہت قریب تھی۔ 1959 میں کیوبا میں Fulgencio Batista کی حکومت کو فیدل کاسترو اور اس کے ارجنٹینا کے دوست چی گویرا نے مل کر ختم کر دیا۔ امریکہ اس انقلاب کے خلاف تھا کیونکہ اس کے نتیجے میں وہاں کمیونزم آ گیا تھا تو اس نے کیوبا پر حملہ کیا جو ناکام رہا۔ پھر کیوبا نے USSR کے اس وقت کے صدر Nikita Khrushchev کو اپنے ایٹمی ہتھیاروں کو کیوبا میں نصب کرنے کی درخواست کی جنہوں نے اس درخواست پر کیوبا کی مدد کے لیے کیوبا میں میزائل نصب کرنے کا فیصلہ کیا۔ (USSR میں 1922 سے لے کر 1924 تک ولادیمیر لینن صدر رہے تھے اور 1924 سے 1953 تک جوزف سٹالن صدر رہے تھے)۔ یہ 1962 کی بات ہے جب امریکہ کے صدر جان ایف کینیڈی تھے (35th President of USA)۔ خرشیف اور کینیڈی کے درمیان ملاقات میں یہ طے پایا کہ امریکہ دوبارہ کیوبا پر حملہ نہیں کرے گا اور اس کا نیول بلاک بھی ہٹائے گا اور اس طرح ایک ایٹمی جنگ ہوتے ہوتے بچ گئی۔ 22 نومبر 1963 کو کینیڈی کا قتل کر دیا گیا اور لینڈن بی جانسن امریکہ کے 36 ویں صدر بنے جنہوں نے پرانی پالیسیوں کو تسلسل دیا یعنی کمیونزم کو پھیلنے سے روکا انہوں نے 1967 میں پاکستان کا دورہ بھی کیا۔ امریکہ کے 37 ویں صدر رچرڈ نکسن کے دور میں یورپی ممالک امریکہ سے ڈالر کے بدلے واپس اپنا سونا لینا شروع ہو گئے جو کہ ان ممالک نے 1947 کے بعد رکھوا کر دیے تھے۔ سونے کے ذخائر کم ہونے کا خدشہ اور recession کے خطرہ کے پیش نظر صدر نکسن نے گولڈ سٹینڈرڈ کا خاتمہ کر دیا یعنی اب ملک ڈالر کے بدلے سونا نہیں لے سکتے تھے۔ صدر نکسن پر الزام لگا کہ اس نے اہم امریکی لیڈرز کے فون ٹیپ کر کے جاسوسی کی ہے، اس الزام کے نتیجے میں صدر نکسن نے مواخذہ (Impeachment) کے پیش نظر صدر کے عہدہ سے استعفی دے دیا۔ اس سکینڈل کو Watergate Scandal کہا جاتا ہے۔ بعد ازاں صدر نکسن کے دور میں سیکیورٹی ایڈوائزر ہنری کسنجر نے 1975 میں ویت نام سے

امن معاہدہ کر کے امریکی فوجیوں کو وہاں سے نکالا۔ اس معاہدہ کے نتیجے میں ہنری کسنجر کو نوبل انعام بھی ملا۔ معروف امریکی باکسر محمد علی کو ویت نام جنگ میں شرکت سے انکار پر جیل بھیجا گیا۔ محمد علی نے 18 سال کی عمر میں 1960 کے اولمپکس میں گولڈ میڈل جیتا تھا۔ 22 سال کی عمر میں ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپیئن شپ میں سونی لسٹن کو ہرایا تھا۔ محمد علی نے جیل کی سزا کاٹنے کے بعد 1974 میں جو فریزر کو دوسری فائٹ میں ہرایا. یا محمد علی کو رعشہ (Parkinson) کی بیماری تھی اور ان کا انتقال 2016 میں ہوا۔

1967 میں اسرائیل نے عرب اسرائیل جنگ میں شام کے علاقہ گولان ہائٹس پر قبضہ کرلیا اور مصر کو بھی بری طرح شکست دی۔ اس جنگ کو Six Day War بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن 1973 کے تیل کے بحران کے دوران یوم کپور جنگ جو کہ 1973 میں اسرائیل اور عرب ممالک کے مابین ہوئی، کے نتیجے میں امریکہ اور سوویت یونین بھی آمنے سامنے آگئے۔ اس میں غیر متوقع طور پر امریکہ کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑا اور سوویت یونین کو فائدہ ہوا۔ 1964 سے 1982 تک سوویت یونین کے صدر Leonid Brezhnev تھے، ان کے دور میں سوویت کی معاشی ترقی رک گئی اور اس کے اتحادی بھی کمزور ہو رہے تھے۔ کیونکہ 1947 میں General Agreement on Trade and Tariff کے نتیجے میں مغربی ممالک آپس میں بھرپور تجارت کر رہے تھے مگر سوویت یونین میں اس طرح کا کوئی معاہدہ نہیں تھا۔

افغان جنگ نے یو ایس ایس آر کو مزید کمزور کر دیا اور میخائل گورباچوف 1985 میں اس کے آخری صدر بنے۔ انہوں نے دو پالیسیاں Perestroika and glasnost اپنائیں۔

Perestroika کا مطلب معیشت میں نئے مواقع پیدا کرنا اور معیشت کو اوپن کرنا ہے جبکہ glasnost میں میڈیا پر پابندی کو ختم کیا گیا جس سے مشرقی بلاک کمزور ہوتا گیا اور بالآخر 26 دسمبر 1991 کو یو ایس ایس آر کو بورس یلسن نے تحلیل کر دیا جس کے نتیجے میں پانچ وسطی ایشیائی ممالک آزاد ہوئے اس کے علاوہ آذربائیجان، آرمینیا، جارجیا اور مشرقی یورپ میں ہنگری، پولینڈ، اسٹونیا، لاٹویا، یوکرین، بیلاروس میں کمیونسٹ حکومتیں ختم ہو کر نئی کیپیلسٹ حکومتیں قائم ہوئیں۔ یوگوسلاویہ جوزف ٹیٹو کی قیادت میں 1948 سے ہی علیحدہ مؤقف رکھتا تھا اور 1980 میں ان کے مرنے کے بعد یہ بھی 6 حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ البانیہ بھی سوویت سے علیحدہ ہو چکا تھا۔ اس طرح یو ایس ایس آر کا شیرازہ بکھرنے پر اس سرد جنگ کا خاتمہ ہوا۔ اس کے بعد امریکہ نے 2013 تک اکیلے سپر پاور بن کر دنیا پر حکمرانی کی۔

LEC 164 GK 53 INTERNATIONAL ORGANIZATION AND UNITED NATIONS (MAIN)

Idea of organization come in 1863

ICRC : International committee of Red Cross. Established in 1863 in Geneva, Switzerland by Henry Dunant and Fredrick Passy. They got the first Nobel Peace Prize. The purpose of this organization was "Charity in War". Red Cross was established in Pakistan on 20 December 1947, its headquarter is located in Islamabad.

ITU: International telecommunication union. Established in 1865.

UPU: Universal Postal Union.

ILO: International Labor organization. Established in 1919.

(Above organizations were established before the League of Nations).

LEAGUE OF NATIONS: Established in January 1920. It is also known as "Child of War". Later, the UN replaced it.

BRETTON WOOD CONFERENCE

It was signed by USA finance Minister Dexter and UK finance minister John Keynes.

Under Bretton wood Agreement IMF and world Bank was established.

The purpose of the establishment of these organizations was to overcome the economic issues in the World.

WORLD BANK

It was a Group of Banks established in July 1944. H.Q in Washington DC. Current president. David Malpas. Pakistan has 16% of its loans from the World Bank. World Bank has five subsidiary organs, which are mentioned below: All subsidiaries are headquartered in Washington DC.

IBRD: International Bank of Reconstruction and Development.

IDA: International Development Association.

MIGA: Multilateral institute of Guarantee Association.

IFC: International Finance cooperation.

CSID: Center for Settlement of Investment Disputes.

IMF

International Monetary Fund was established in July 1944, HQ is in Washington DC. Its main purpose to foster world economy and to deal with balance of payment crisis. Current MD of IMF is Kristalina Georgieva from Bulgaria. Total members of IMF are 190.

قرض لینے کے لیے کسی بھی ملک کو %85 ووٹ چاہیے ہوتے ہیں۔ اس لیے جب تک امریکہ کا ووٹ شامل نہ ہو کوئی بھی ملک قرضہ نہیں لے سکتا۔ کیونکہ امریکہ کا کل 16 فیصد شیئر ہے۔ اسی لیے پاکستان کو امریکہ سے اپنے تعلقات بہتر رکھنے کے لیے کہا جاتا ہے۔

8% of the total loan of Pakistan is taken from IMF.

Tricks:

- ایسی تنظیمیں جن کے نام World سے شروع ہو کر Organization پر ختم ہوں، ان کے ہیڈ کوارٹر جینیوا (سوئٹزرلینڈ) میں ہیں۔
- ایسی تنظیمیں جن کے نام میں Food آتا ہے، ان کے ہیڈ کوارٹر روم (اٹلی) میں ہیں۔
- ایسی تنظیمیں جن میں پیسوں کے حوالے سے کام ہوتا ہے، ان کے ہیڈ کوارٹر واشنگٹن ڈی سی (امریکہ) میں ہیں۔
- ایسی تنظیمیں جو لوگوں سے متعلق ہیں، ان کے ہیڈ کوارٹر نیویارک (امریکہ) میں ہیں۔
- انڈسٹریز سے متعلق تنظیموں کے ہیڈ کوارٹر ویانا (آسٹریا) میں ہیں۔

UN SPECIALIZED AGENCIES

WMO: World meteorological organization. H.Q in Geneva. It Deal with weather and climate change. Established 23 march 1950. Current president David Grimes.

WTO: World trade organization. H.Q: Geneva .Old name is GATT(Generalized Agreement on trade and tariff). WTO was established on 1st January 1995. Pakistan joined on 1st January 1995. Its Purpose is to manage trade among different countries.

UNICEF: United Nation's Children Fund . H.Q New York. Established on 11 December, 1946.
UNESCO:United nation Education, Scientific and Cultural Organization. H.Q : Paris. Established in 1945(16 Nov)

INTERNATIONAL MARITIME ORGANIZATION: H.Q : UK. Established in 1948.

AMNESTY INTERNATIONAL:Established on 28 may 1961. H. Q London. Founder : Peter Benson , Eric Baka. It works for Human Rights.

INTERPOL:International criminal police organization. H.Q: Lyon (France). Established in 1923. Current President :Ahmad Naser Al Raisi (UAE).

EUROPEAN Central BANK: H.Q Frankfort , Germany.Established on 1st June 1998. Current President is Christine Lagarde.

UN FOOD PROGRAMMS + AGENCIES

FAO: Food and agriculture organization. H.Q : Rome (Italy). Established on 16 oct 1945.Pakistan joined FAO on 7 sep 1947

WORLD FOOD PROGRAM:H.Q : Rome(Italy). Founded in 1981.

IFAD(International Fund For Agriculture And Development). H.Q: Italy: Rome

UNFPA: Untied nation population fund. H.Q New York.

WIPO: World Intellectual Property Organization. H.Q. Geneva.

ICAO: International civil aviation Organization. H.Q.Montreal (Canada)

UNIDO: United Nations Industrial Development Organization. H.Q. Vienna (Austria).

UNWTO: United Nation World Tourism Organization. H.Q. Madrid (Spain).

HUMAN RIGHTS COMMISSION. H.Q ; Geneva Switzerland. Its Name changed in 2006 as Human Right Council.

COMMONWEALTH ORGANIZATION. Established in 1931. H.Q. London. Head of Summit: Hosting country president and Queen Elizabeth is the head of the Organization.

In thecommonwealth games: Pakistan participated for first time in 1954.

Pakistan left Commonwealth in 1973 and rejoined in 1989. Pakistan was expelled during 1999-2004.The last summit was held in Rwanda in June 2022. Its member countries are the former colonies of the British Empire. Recently, Maldives left in 2016 and rejoin in 2020.

2018 commonwealth games were held in Gold coast (Australia).

2022 commonwealth games are held in Birmingham (England). CW Games 2026 will be held in Australia.

SCOTLAND YARD: UK Police. H.Q London. It was founded in 1829.

LEC 172 GK 61 United Nations (MAIN)

- Because of the failure of the League of Nations.
- Principal Organ
- Specialized Agencies
- Programs
- United Nation → For Peace and Security in the World

PRINCIPAL ORGAN

- Most Sovereign and Powerful Institution of Security Council.
- Security Council has 15 members of which 5 permanent and 10 non-permanent members.
- Permanent 5 members are → U.K, USA, France, USSR (Taiwan → China).
- Permanent 5 members have power → Veto Power
- This power is mostly used by Russia.
- UN charter signed on 26 June 1945 in San Francisco in California
- 24 Oct 1945 UN was formed and its charter has 111 articles.
- First Article → We the people of United Nation.
- China first used Veto Power for Pakistan on the issue of recognition of Bangladesh.

SECURITY COUNCIL

- 10 non-permanent members elected for the term of 2 years.
- President ship of UNSC changes every month alphabetically.
- Non-permanent member elected by United Nation General Assembly UNGA.
- Pakistan elected for 7 times as Non-permanent member of Security Council, in 2013 (Lastly).
- India elected 8 times non-permanent member recently in 2020 (184 votes).
- Kashmir issue → India took up this issue to UN on 1st January 1948.
- United Nation Military Observer Group for India and Pakistan → UNMOGIP
- Security Council → It sends Peace keeping missions to disputed territories all around the world.
- Pakistan has served 7 countries under UN Peace Keeping Missions→ Congo, Haiti, Cameron, Cambodia, Kosovo and Sri Lanka.
- **UNCIP** → United Nation Commission for India and Pakistan
- **UNSC** → HQ → New York
- **UN** → HQ → New York
- Regional Offices → Nairobi (Kenya), Geneva (Switzerland), Austria.
- UN Languages → Six languages: Arabic, English, French, Spanish, Chinese, Russian.
- International Court of Justice: HQ: Hague (Netherland)

UNGA → UNITED NATIONS GENERAL ASSEMBLY

- Total Members → 193
- Observer States → 1- Vatican City (Holy Sea) 2- Palestine
- Elect members of UNSC (Non - permanent member) → 10 member
- Elect UNESC Members → United Nation Economic Council and Social → 54 Members
- Elect HRC → Human Right Council → 47 Members
- UNGA → Parliament of the World.
- 1994 → Palau got independence and became a member of UN.
- 2002 → East Timor got independence and became a member of UN.
- 2007 → Kosovo got independence and became a member of UN.
- Pakistan became 57th member of UN along with Yamen on 30th Sep 1947.
- Afghanistan voted against Pakistan in UN.
- 2011, South Sudan join UN. Most recent member of UN.
- President of UN elected for 1 year.

FIVE REGIONAL GROUP

- Africa → 54 Countries
- Asia Pacific → 53 Countries
- Latin America → 33 Countries
- Eastern Europe → 23 Countries
- Western Europe → 28 Countries

- UN permanent representative of Pakistan → Patrus Bukhari was first representative.
- Current representative is Munir Akram.
- Maliha Lodi → First Women Representative of Pakistan in UN.
- First delegation of Pakistan to UN for membership of Pakistan in UN, includes→ Zafrullah Khan, Salma Tasaduq, Begum Rana Liquate Ali Khan (Sheela).
- UN Annual session is held in the first week of September.
- 76th session was held in September 2021. Abdullah Shahid from the Maldives is the Current President of UNGA.
- UNGA's first woman President was Vijay Luxmi Pundit (from India) 1953 – 1954
- Sir Zafrullah was first Pakistani to Preside UNGA in (1961 - 62)
- First Session of UNGA was held in 1946 in London, Second Session → 1947 in New York 3rd Session → 1948 in Paris, 29th Session → 1988 in Geneva
- UNSC Total Members → 1965 → 11, its number was increased in 1965 and total membership is 15.

INTERNATIONAL COURT OF JUSTICE

- Total Judges → 15 Term of Judge→ 9 Years. H.Q → Hague (Netherland)

- President Term → 3 Years
- Sir Zafrullah → 1958 – 1961 → Vice President and 1970 – 1973 → President
- Current President → **Joan E. Donoghue** → from USA.

SECRETARIAT

- Secretary General heads UN Secretariat. The term is 5 years. A Secretary General can serve for a maximum of two terms. He is elected by UNGA.

1- Tyger Lie → Norway → 1948 -53

2- Dag Hammus Kold (Congo Mission and killed by Aero plane Crash) → Sweden → 1953 – 61

3- Kurt Wieldhm → Austria → 1961 – 1970

4- First Asian → Uthant → Barma/Myanmar → 1970 – 1979

5- Jabrev Perez → Peru → 1979 – 1988

6- Boutros Gali → Egypt → 1988 – 1995

7- Kofi Anan → Ghana → 1995 – 2004 (First Secretary General raised by rank.)

8- Banki Moon → South Korea

9- Antonio Guitress → 2017 – 2026 → Portugal (Former PM of Portugal)

- UNESCAP → UN Economic and Social Council for Asia Pacific H.Q in Bangkok

TRUSTEE SHIP COUNCIL

- Inactive since 1994 after independence of Plau.
- It used to manage colonies.

HISTORICAL BACKGROUND OF AFGHANISTAN

افغانستان پاکستان کا ہمسایہ ہونے کے ناطے تاریخی اور جغرافیائی لحاظ سے ہمارے لئے اہم ملک ہے۔ افغانستان کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پانچویں صدی قبل مسیح میں یہاں دارا دوم (Darius the king of Persia) نے حملہ کر کے اپنی سلطنت میں شامل کیا۔ پھر یہاں سکندر اعظم نے 323 قبل مسیح میں حملہ کیا۔ بعد میں یہ علاقہ مسلمانوں کے کنٹرول میں بھی رہا۔ کُشن ایمپائر نے اپنی حکمرانی میں یہاں بدھ مذہب کا نفاذ کیا۔ نادر شاہ درانی نے 1748ء میں یہاں پہلے مقامی مسلم حکمران کی حیثیت سے حکومت کی۔ بعد ازاں ہوتک قبیلہ کے دوست محمد نے 1823ء میں نے نادر شاہ کے پوتے شاہ جہان درانی کو شکست دے کر اپنی حکومت قائم کر لی اور 1826ء میں امارات افغانستان کی بنیاد رکھی۔ پہلی اینگلو افغان جنگ جو کہ 1839 سے 1842 تک جاری رہی، میں لارڈ آک لینڈ نے دوست محمد کو شکست دے کر افغانستان میں درانی خاندان کی کٹھ پتلی حکومت دوبارہ قائم کر دی۔ کچھ ہی عرصہ بعد دوست محمد خان نے ایک بار پھر درانی خاندان کو ہرا کر امارات افغانستان کی حکومت خود سنبھال لی۔ دوسری اینگلو افغان جنگ (1878-1880) میں لارڈ لٹن نے افغانستان کو شکست دی۔ 1893ء میں سر مور ٹیمر ڈیورنڈ جو کہ سروئیر آف ہندوستان تھے، نے ہندوستان کی افغانستان کے ساتھ سرحد کا تعین کیا اور اس سرحد کا نام ڈیونڈر لائن رکھا گیا۔ یہ سرحد آج بھی اسی نام سے معروف ہے۔ ڈیورنڈ لاءن کے معاہدہ کے وقت افغانستان کے امیر عبدالرحمان تھے۔ تیسری افغان جنگ میں یکم اگست 1919 کو امیر امان اللہ خان کی قیادت میں افغانستان نے انگریزوں سے آزادی حاصل کی۔ 1921ء میں افغانستان کو امارات قرار دیا گیا اور اور امان اللہ خان اس کے پہلے بعد خود مختار بادشاہ بنے۔ امان اللہ خان آزاد خیال تھے اور ان کا سوویت یونین کی طرف کافی جھکاؤ تھا۔ انہوں نے افغانستان میں کافی اصلاحات کیں۔ افغانستان کو ماڈرنائزیشن سے روشناس کرایا۔ علامہ اقبال بھی ان کے بہت بڑے مداح تھے۔

1973ء میں افغانستان کے تیسرے بادشاہ ظاہر شاہ کو ان کے برادر نسبتی اور کزن داؤد خان نے عہدے سے ہٹا کر ریپبلک آف افغانستان کی بنیاد رکھی اور اس کے پہلے صدر بنے۔ اگلے سال نور خان ترکئی اس کے صدر بنے تھے۔ ان کا جھکاؤ سوویت کی طرف تھا۔ ان کو حفیظ اللہ امین نے 1978ء میں قتل کر کے اقتدار پر قبضہ کر لیا، ان کا تعلق پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی افغانستان سے تھا جو کہ ایک کمیونسٹ پارٹی تھی۔ مگر سوویت یونین ان کو بطور صدر نہیں رکھنا چاہتا تھا لہذا ثور انقلاب کے نتیجے میں بننے والی حکومت کو تبدیل کرنے کے لیے یو ایس ایس آر نے 24 دسمبر 1979 کو افغانستان پر چڑھائی کر دی اور حفیظ اللہ امین کو قتل کر کے ببرک کارمل کو صدر بنا دیا گیا۔ یہ سرد جنگ کا زمانہ تھا تو امریکہ نے پاکستان کے ذریعے مجاہدین کی سپورٹ کرنا شروع کر دیا اور افغانستان میں سوویت یونین کی افواج اور مجاہدین کے مابین ایک طویل جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں افغانستان کے مختلف دھڑوں نے شرکت کی جن میں حزب اسلامی، شمالی اتحاد نمایاں تھے۔ شمالی علاقہ میں شمالی اتحاد کی قیادت احمد شاہ مسعود کر رہے تھے، انہیں جنرل عبدالرشید دوستم کی حمایت حاصل تھی۔ اس کے علاوہ جماعت اسلامی کی قیادت برہان الدین ربانی جبکہ حزب اسلامی کی قیادت گلبدین حکمت یار اور مجاہدین کی قیادت ملا عمر

نے کی۔ طول پکڑتی اس جنگ کو کسی طرح ختم کرنا ضروری ہو گیا تھا، چنانچہ اقوام متحدہ کی ثالثی میں 1988ء میں سوویت یونین، امریکہ، افغانستان اور پاکستان کے درمیان جنیوا معاہدہ ہوا۔ اس معاہدہ کی رو سے 15 فروری 1989 کو یو ایس ایس آر نے اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلا لیں۔

سوویت افواج کے انخلا کے بعد افغانستان میں اوپر بتائے گئے گروپوں کی آپس میں لڑائیاں شروع ہو گئیں آخر کار طالبان نے ملا عمر کی قیادت میں کابل پر قبضہ کر لیا۔ 1996ء میں جنرل نجیب کو قتل کر کے اس کی لاش کابل میں سر عام لٹکا دی گئی۔ 1996ء سے 2001 تک افغانستان پر پر دو دھڑے حکومت کر رہے تھے۔ شمالی علاقہ میں برہان الدین ربانی جبکہ کابل اور جنوب کے تمام علاقوں پر طالبان کی حکومت تھی۔ 2001ء میں امریکہ میں نائن الیون کا واقعہ ہوا جس کے رد عمل میں 7 اکتوبر 2001 میں امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ طالبان حکومت کا خاتمہ ہوا، 2002 میں عبوری حکومت قائم کی گئی۔ حامد کرزئی 2002 سے لیکر 2004 تک عبوری صدر رہے۔ بعد ازاں حامد کرزئی 2004 سے 2009 تک پہلی مدت اور 2009ء سے 2014 تک دوسری مدت کے لیے صدر منتخب ہوئے۔ اشرف غنی 2014ء میں افغانستان کے صدر اور عبد اللہ عبد اللہ چیف ایگزیکٹو بنے۔ اشرف غنی 2021 تک افغانستان کے صدر رہے۔ اس طویل جنگ کے دوران ہی امریکہ نے طالبان سے مذاکرات کا آغاز کر دیا۔ 18 جون 2013 کو طالبان نے دوحہ (قطر) میں دفتر کھولا۔ بالآخر 29 فروری 2020 کو US-Taliban Peace Deal ہوئی جس کی رو سے امریکہ نے افغانستان سے اپنی فوجیں نکالنے پر رضامندی کی۔ دوحہ مذاکرات میں میں طالبان کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ ملا عبد الحکیم تھے. امن معاہدہ پر طالبان کی جانب سے دستخط ملا عبد الغنی برادر نے کیے جبکہ امریکہ کی طرف سے زلمے خلیل زاد نے دستخط کیے۔ زلمے خلیل زاد امریکہ کے نمائندہ خصوصی برائے برائے پاکستان اور افغانستان تھے۔

ٹرمپ انتظامیہ نے یکم مئی 2021 تک فوج کے مکمل انخلا کا اعلان کیا بعد ازاں جو بائڈن حکومت نے امریکی افواج کے انخلا کے لیے 11 ستمبر 2021 کی تاریخ کا اعلان کیا۔ تاہم امریکہ نے اپنی فوجیں 30 اگست 2021 تک افغانستان سے نکال لیں۔ طالبان نے 15 اگست 2021 کو کابل کا کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ طالبان نے اقتدار سنبھالنے کے بعد عبوری حکومت کا اعلان کیا جس کے وزیر اعظم ملا حسن اخوند، ڈپٹی پرائم منسٹر ملا عبد الغنی برادر، وزیر خارجہ امیر خان متقی اور ترجمان طالبان حکومت ذبیح اللہ مجاہد ہیں جبکہ طالبان کے امیر ملا ہیبت اللہ اخونزادہ ہیں۔ طالبان نے 33 رکنی کابینہ تشکیل دی۔

اس ضمن میں حقانی نیٹ ورک کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے۔ اس نیٹ ورک کا کنٹرول کابل کے قریبی علاقوں میں تھا اور اس کے چیف جلال الدین حقانی تھے۔ اس کو پاکستان کی بھرپور حمایت حاصل تھی۔ طالبان حکومت میں ان کا بھی حصہ ہے۔ سراج الدین حقانی موجودہ حکومت میں افغانستان کے وزیر داخلہ ہیں اور امر اللہ صالح جو کہ گزشتہ حکومت میں نائب صدر تھے اس کی جگہ موجودہ ڈپٹی ہیڈ آف سٹیٹ بھی ہیں۔ جب طالبان نے کابل پر قبضہ کیا تو صدر اشرف غنی اور نائب صدر امر اللہ صالح ملک سے فرار ہو گئے تھے۔

MUSLIM COLD WAR & ISRAEL-PALESTINE CONFLICT

اگر ہم عرب اور اس کے ارد گرد کے ماحول کو دیکھیں تو دوسری جنگ عظیم کے اواخر میں ایک تنظیم بنائی گئی جس کو عرب لیگ کے نام سے جانتے ہیں اس کا قیام 22 مارچ 1945 کو وجود میں آیا اور اس کے 22 ممبر تھے۔ شروعات میں اس کی لیڈر شپ مصر کو ملی جب 1952 میں ایک فوجی بغاوت (Coup) کے نتیجے میں جمال عبدالناصر اس کے صدر بن گئے۔ 1958ء میں یونائیٹڈ عرب ریپبلک کا قیام ہوا جس میں شام اور مصر مل کر ایک ملک کی طرح رہے۔ 1948ء میں عالمی طاقتوں کی ایما پر ایک نئے ملک کا قیام عمل میں لایا گیا جس کو اسرائیل کے نام سے جانتے ہیں اور اس کے قیام کے دن یعنی 14 مئی کو عرب دنیا نے یوم نقبہ (Black Day) کے طور پر منایا. اس کے ساتھ ہی 1949 میں عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان پہلی جنگ شروع ہوگئی جس کا نتیجہ اسرائیل کے حق میں آیا اور وہ مضبوط ہوگیا۔ وہاں پر بسنے والے فلسطینیوں کے لئے عرب کے جذبات بہت زیادہ گرم تھے اور وہ اس کا بدلہ اسرائیلیوں سے لینا چاہتے تھے۔ 1956ء میں مصر کے جمال عبدالناصر نے سویز کنال کو نیشنلائز کر دیا تو فرانس، یو کے اور اسرائیل نے مل کر مصر پر حملہ کر دیا کیوں کہ ان کا تجارتی راستہ بند ہو چکا تھا۔ یہاں پر جمال عبدالناصر نے فیصلہ کیا کہ وہ USSR سے مدد مانگیں گے مگر امریکہ نے اس میں مداخلت کی اور یو کے کو دھمکی دی کہ اگر اس نے اپنی فوجیں یہاں سے نہ نکالیں تو اس پر معاشی پابندیاں لگائی جائیں گی اور اس طرح فرانس اور یو کے یہاں سے چلے گئے اور اس طرح یو کے جو دو سو سال سے سپر پاور کا اسٹیٹس انجوائے کر رہا تھا، اس کی Supremacy ختم ہوگئی۔ اس طرح مصر عرب دنیا کا لیڈر بن کر ابھرا۔ 25 ستمبر 1969 کو ایک عالمی تنظیم کا قیام ہوا جسے Organization of Islamic Conference کہتے ہیں۔ بعد ازاں 28 جون 2011 کو اس کا نام تبدیل کر کے Organization of Islamic Cooperation رکھا گیا۔ اس کا پہلا اجلاس رباط (مراکش) میں منعقد ہوا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر جدہ میں ہے۔ دوسری عالمی اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں لاہور میں منعقد ہوئی جس میں معمر القذافی، کنگ فیصل اور بڑے بڑے عالمی مسلم رہنماؤں نے حصہ لیا۔

فلسطین کا علاقہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں تقسیم تھا، ویسٹ بینک پر اردن کے کنٹرول میں تھا۔ اردن ہاشمیت کنگڈم کہلاتا ہے، یہ علاقہ دوسری جنگ عظیم کے بعد شریفین مکہ کے بیٹے عبداللہ فسٹ کو دے دیا گیا تھا۔ جزیرہ نما سینا (Sinai Peninsula) اور غزہ کی پٹی مصر کے قبضے میں تھی۔ 1967 میں مصر کی قیادت میں عرب ملکوں نے مل کر اسرائیل پر حملہ کیا، جس جنگ کو Six Day War کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس جنگ میں اسرائیل کو بہت بڑی کامیابی ملی اور اس نے شام کے علاقہ گولان ہائیٹس پر قبضہ کر لیا اس کے علاوہ اردن کے ویسٹ بینک پر قبضہ کر لیا اور غزہ کا بھی بہت سا علاقہ اس کے پاس چلا گیا۔ مصر کے PeninsulaSinai پر بھی اس کا کنٹرول ہو گیا اس طرح یہ جنگ عربوں کے لیے بہت بڑا دھچکا ثابت ہوئی۔ 1970ء میں جمال عبدالناصر کا انتقال ہو گیا اور اس کے بعد ملک کی قیادت انور سادات جبکہ سعودی عرب میں کنگ فیصل کی حکومت آگئی جو اسرائیل کے بہت خلاف تھے۔ کنگ فیصل نے OPEC نامی تنظیم کے ذریعے اسرائیل کی مدد کرنے والے تمام ممالک بشمول امریکہ کینیڈا کو تیل کی فراہمی پر پابندی لگا دی جس سے تیل کا عالمی بحران پیدا ہوا۔ OPEC تیل پیدا کرنے والے ممالک پر مشتمل ہے اور جس کا قیام 1960 میں عمل میں لایا گیا اور اس میں 14 ممالک شامل ہیں اور اس کا ہیڈ کوارٹر آسٹریا کے شہر ویانا میں ہے۔ تیل کے اس عالمی بحران سے USSR نے بہت فائدہ اٹھایا مگر

اس کا خاطر خواہ فائدہ عرب ملکوں نہ ہو سکا۔ 1973 میں تیسری عرب اسرائیل جنگ ہوئی۔ یہ جنگ یہودیوں کے مقدس ایام میں لڑی گئی، اسے Youm Kippur War بھی کہتے ہیں۔ عام طور پر یہودی ان دنوں میں جنگ سے گریز کرتے ہیں ہیں اور اب کی بار عرب ممالک نے ان دنوں میں اسرائیل پر حملہ کیا۔ اسرائیل نے اپنے دفاع کو مقدم رکھا اور حیرت انگیز طور پر اپنا بھرپور دفاع کیا اور عرب ملکوں کے اتحاد کو شکست دے دی یوں تیسری عرب اسرائیل جنگ میں بھی عرب ممالک کو کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ملی۔ اس کے بعد 1978ء میں مصری صدر انور سادات نے اپنی پالیسی کو یکسر بدل لیا اور وہ وہ سرکاری جہاز پر بیٹھ کر اسرائیل کی پارلیمنٹ (Knesset) سے خطاب کرنے چلے گئے اور اسرائیل کو تسلیم کر لیا اور یوں مصر اسرائیل کو تسلیم کرنے والا پہلا اسلامی ملک بن گیا۔ اس ضمن میں امریکی صدر جمی کارٹر کی ثالثی میں مصر اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ ہوا جسے Camp David Accord 1978 کہتے ہیں۔ 1981ء میں انور سادات کو قتل کر دیا گیا۔ 1982 میں مصر کو Sinai Peninsula واپس مل گیا۔ فلسطین میں ایک اور تنظیم PLO یعنی فلسطین لبریشن اور گنائزیشن 1969 میں مصر میں وجود میں آئی اور اس کی قیادت یاسر عرفات کر رہے تھے جو اسرائیل کے ساتھ بات کر رہے تھے کہ فلسطین کو ایک ریاست کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں امریکہ نے بھی اپنی کاوشیں کیں اور ان کاوشوں کے نتیجے میں اقوام متحدہ کا ایک خصوصی اجلاس 1988 میں جنیوا میں منعقد کیا گیا اور میڈرڈ کانفرنس 1992ء میں بلائی گئی، جس کا نتیجہ Oslo Accord 1993 کی صورت میں نکلا ملا. اس معاہدہ کے بعد میں 1994 میں یاسر عرفات اور شمعون پیریز کو نوبل انعام ملا اور اسرائیل نے پہلی بار PLO کو فلسطین کی نمائندہ جماعت تسلیم کر لیا اور اس سے PLO نے بھی اسرائیل کو ایک ملک کے طور پر تسلیم کر لیا اور اس کے بعد یاسر عرفات 10 سال تک فلسطین کے صدر رہے۔ اسرائیل نے ویسٹ بنک اور اس کے کچھ ملحقہ علاقے PLO کو دے دیے مگر اس پر فوجی کنٹرول اسرائیل کا ہی رہا۔ اس کے موجودہ صدر محمود عباس اور وزیر اعظم محمد اشتیہ ہیں۔ اس کے علاوہ فلسطین کے اندر غزہ کی پٹی پر ایک گروہ جو سرگرم عمل تھا جسے حماس کہتے ہیں، جس کی بنیاد 1987ء میں شیخ احمد یاسین نے رکھی۔۔ غزہ میں اسماعیل ہانیہ نے جمہوری طور پر 2006 میں کامیاب ہونے کے بعد حکومت قائم کی اور اس کے موجودہ پرائم منسٹر عصام الدالیس ہیں۔

2011 میں تیونس میں وقوع پذیر ہونے والے ایک واقعہ نے عرب دنیا میں تہلکہ مچا دیا، جس کے نتیجہ میں عرب ممالک میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں آئیں۔ اس واقعے کے نتیجے میں ایک تحریک نے جنم لیا جسے Arab Spring کے نام سے جانا جاتا ہے۔ عرب سپرنگ دراصل حکومت مخالف مظاہروں کا ایک سلسلہ تھا جو تیونس سے شروع ہوا اور کئی عرب ممالک میں حکومتوں کی تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اس کا آغاز کچھ یوں ہوا کہ 18 دسمبر 2010 کو تیونس میں بوعزیزی نامی ایک پھل فروش نے پولیس اہلکار کے ناروا سلوک کے رد عمل میں اپنے آپ کو آگ لگالی۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں عوام نے حکومت مخالف مظاہروں کا آغاز کیا جس کے نتیجے میں طویل مدت سے اقتدار پر قابض تیونس کے صدر زین العابدین کو اقتدار چھوڑ کر ملک سے بھاگنا پڑا۔ اس تحریک سے متاثر ہو کر مصر میں نوجوانوں نے حکومت مخالف تحریک چلا کر حسنی مبارک کے 27 سالہ آمرانی اقتدار کا خاتمہ کیا۔ اس عرب سپرنگ کے اثرات شام میں بھی گئے۔ شام میں 1977ء میں حافظ الاسد نے حکومت کو سنبھال لیا تھا اور 2000ء میں انکی وفات کے بعد ان کے بیٹے بشار الاسد برسر اقتدار تھے۔ بشار الاسد نے عرب سپرنگ کے نتیجے میں اٹھنے والے احتجاجی مظاہرین پر فائرنگ کروا کر شام میں اس تحریک کو بری طرح سے کچل دیا۔ نتیجتاً آج بھی وہاں پر ایک CIVIL WAR جاری ہے۔

عرب سپرنگ کے نتیجے میں لیبیا کے معمر القدافی کے 42 سالہ آمرانہ دور حکومت کا خاتمہ ہوا اور اسے 2011 میں قتل کر دیا گیا۔ پھر لیبیا پر اقوام متحدہ کے حمایت یافتہ گرینڈ نیشنل الائنس (GNA) کی حکومت قائم کر دی گئی، مگر ایک اور وار لارڈ خلیفہ ہفتار بھی طرابلس (Tripoli) پر قبضہ کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں اور ان کو عرب اور فرانس کی سپورٹ حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اس عرب سپرنگ کا اثر قطر، سعودی عربیہ کے حلیف یمن تک بھی پہنچا اور وہاں پر پر عبد المالک جو کہ حوثی باغی تحریک کے سربراہ ہیں نے موجودہ سعودیہ نواز گورنمنٹ کو ہٹا دیا اور وہاں پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ حوثی باغیوں اور سعودی عربیہ کا تنازعہ آج بھی قائم ہے۔

عراق میں 1958ء میں انقلاب آیا جس کے نتیجے میں ہاشمیٹ کنگڈم کی عراق پر حکمرانی ختم ہوئی۔ بعد میں صدام حسین اس کے صدر بن گئے اور انہوں نے 1990 کو چھوٹے سے ملک کویت پر حملہ کر کے اسے ایک ہی دن میں نے فتح کر لیا، مگر سعودی عربیہ کی درخواست پر امریکہ نے عرب ممالک کے ساتھ مل کر عراق پر حملہ کر دیا اور یوں Gulf War چھڑ گئی جس کے نتیجے میں مجبوراً عراق کو کویت سے واپس ہٹنا پڑا۔ امریکہ نے 2003 میں عراق پر چڑھائی کر دی اور صدام حسین کی گورنمنٹ کو ختم کر دیا۔ اب عراق میں شیعہ پارٹی کی حکومت ہے اور اس کے صدر براہام صالح جبکہ پرائم منسٹر مصطفی الکادمی ہیں۔ یہاں پر آپ کو یہ بات بھی بتاتے چلیں کہ ایران شیعہ گروپس کو مختلف علاقوں میں سپورٹ کرتا ہے اور جواب میں سعودی عرب وہابی یا سنی گروہوں کو سپورٹ کرتا ہے جس کی وجہ سے یہ مسلم سرد جنگ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی.

مسلم دنیا میں نوبل انعام یافتگان

مسلم دنیا میں میں نوبل انعام یافتہ افراد کی بات کی جائے تو مصر یہ اعزاز حاصل ہے کہ اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ نوبل انعام یافتہ شہری اس کے ہیں۔ انور سادات کو 1978ء میں نوبل انعام ملا۔ مصر ہی کے نجیب محفوظ کو 1988ء میں ادب کا نوبل انعام ملا۔ یاسر عرفات کا بنیادی طور پر تعلق مصر سے ہے، ان کو 1994 میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ 1999ء میں مصری سائنسدان احمد زوائل کو نوبل انعام ملا۔ مصر کے محمد البرادئی کو 2005 میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ مصر کو ایک اور اعزاز بھی حاصل ہے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بطروس الغالی کا تعلق بھی مصر سے تھا۔ 1940ء میں چٹاگانگ (بنگلہ دیش) میں پیدا ہونے والے محمد یونس کو 2006 میں نوبل پرائز ملا، انہوں نے گرامین مائیکرو فنانس بینک کی بنیاد رکھی اور اس بنک کی بنگلہ دیشی عوام کی زندگیوں میں معاشی تبدیلیاں آئیں۔ اب تک ترکی کو دو نوبل انعام ملے ہیں ایک عزیز سنجر کو اور دوسرا اورحان پاموک کو۔ اورحان پاموک اپنی مشہور کتاب Black Book کی وجہ سے دنیا بھر میں جانے جاتے ہیں۔ ایران کی بات کریں تو ایران کی شیریں عبادی مسلم دنیا کی پہلی نوبل انعام یافتہ خاتون ہیں۔ یمن سے تعلق رکھنے والی خاتون توکل کرمان عرب سپرنگ کے دوران سامنے آئیں، انہیں بھی نوبل انعام سے نوازا گیا۔ پاکستان کی ملالہ یوسف زئی کو 2014 میں نوبل انعام سے نوازا گیا جو مجموعی طور پر تیسری مسلم خاتون ہیں جنہیں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ اس سے قبل 1979 میں ڈاکٹر عبد السلام کو بھی نوبل انعام مل چکا ہے۔ 2019 میں امن کا نوبل ایتھوپیا کے وزیر اعظم انعام ابی احمد علی کو ملا۔ 2021 میں تنزانیہ کے عبد الرزاق قرنح کو ملا۔

نوبل انعام کا آغاز 1901ء میں ہوا۔ اس کے بانی سویڈش سائنسدان الفریڈ نوبل تھے جس نے 1895ء میں ڈائنامائیٹ (دھماکہ خیز مواد) ایجاد کیا تھا۔ نوبل انعام کا پس منظر کچھ یوں ہے کہ الفریڈ کے ہم شکل بھائی کا کسی حادثے میں انتقال ہوا، اخبار نے اسے الفریڈ نوبل سمجھ کر یوں خبر شائع کی، "موت کے سوداگر کا انتقال۔۔۔"۔ الفریڈ نے اپنے

بارے میں اتنی بری خبر سننے کے بعد فیصلہ کیا کہ وہ اپنی ساری دولت سائنس اور مخصوص شعبہ جات میں نمایاں کام کرنے والوں کو دے دیں گے۔ پھر سویڈن حکومت نے نوبل انعام کو حکومتی تحویل میں لے لیا۔ یہ انعام 6 مختلف شعبوں جن میں کیمسٹری، فزکس، میڈیسن یا فزیالوجی، لٹریچر، امن اور اکنامکس (اکنامکس میں نوبل انعام کا آغاز 1969 میں ہوا) شام ہیں، میں دیا جاتا ہے۔ پہلی بار نوبل انعام 1901 میں دیا گیا تھا۔

چیدہ چیدہ نوبل انعام یافتہ شخصیات کا ذکر حسب ذیل ہے۔

Physics	**Chemistry**	**Economics (Since 1969)**	**Medicine/Physiology**
Wilhelm Roentgen and Leonard. (First) 1901. Discovery of X-Rays	Jacobus Hoff (First)	Tin Burger and Reynar Fries (First)	Emely Won Behring (First)
Henry Becquerel. Radioactivity	Ernest Rutherford	Reynar Fries	Ronald Rose Malaria Vaccine
Marconi. Radio	Merrie Curie	Gunnar Myrdal. Sweden	Karl Landsteiner Discovery of Blood Groups
Einstein. 1921 Photoelectric Effect	Linus Pauling	Amrita Sen Indian. Worked on HDI with Mahboob ul Haq (Pakistani)	Alexander Fleming Discovery of Penicillin
Merrie and Perry Curie Husband Wife	Hoffman		
JJ Thomson Electron			
Max Plank Quantum Theory			
John Bardeen Transistor			
Abdul Salam 1979 Weak + Electromagnetic			
Taylor Quark			

PEACE	**LITERATURE**
Henry Dunant & Fredrick Passy (First/1901). Founders of ICRC.	Sully Prudhomme (First) France
Theodore Roosevelt (1906) US President	Rudyard Kipling 1907 Died in India . Golf Player.
Woodrow Wilson (1919) US President	Rabinder Nath Tagore 1913. First Asian Laureate, Gitanjali
Barack Obama (2009) US President	GB Shaw
Jimmy Carter (2002) US President	Bob Dillon
Linus Pauling (Only Noble Laureate who alone got Two Noble Prizes in different Categories)	Abdul Razak Gurnah 2021
Henry Kissinger Secretary of State of USA	T.S Eliot
Anwar Saddat (1978) First Noble Laureate in Muslim World.	Sir Winston Churchill 1953
Mother Teresa (1979)	Ernest Hemmingway (Farewell to Arms)
Nelson Mandela and Klerk (1993) Apartheid Treaty	John Steinbeck
Yasir Arafat and Shimon Perez (1994) Oslo Accord	Jean Paul Sartre (declined)
Aung San Sukiy (1991) Taken back after Rohingia Genocide in Rakhine state.	Orhan Palmuk 2006 Black Book
Shiren Ebadi (2003) First Muslim Woman Nobel Laureate	Herta Muller Germany
Kofi Anan (2001) UN Sec-General	
Wangharie Maathia (2004) Kenya	
Younas (2006) Founder of Gramine bank in Bangladesh	
Al Gore (2007)	
Marti Ehtasari (2008) Finland	

PAKISTAN AFFAIRS

ہندوستان کی آزادی کے وقت وسائل کی تقسیم پاکستان اور انڈیا کے درمیان 36 اور 64 کے تناسب سے کی گئی۔ متحدہ ہندوستان کی فوج کی قیادت Auchinleck کے پاس تھی۔ ریزروبنک آف انڈیا 1948ء تک دونوں ممالک کے مالی معاملات کو چلاتا رہا۔ تاہم یکم جولائی 1948ء کو پاکستان نے سٹیٹ قائم کرلیا۔ پاکستان کے حصے میں 750 ملین روپے آئے تھے۔ انڈیا نے پہلے 200 ملین، پھر 500 ملین دیے۔ 50 ملین روپے انڈیا نے دبا لیے۔ جہاں تک فیکٹریوں کی بات ہے تو 921 فیکٹریوں میں سے پاکستان کے حصہ میں 34 فیکٹریاں آئیں۔

2020 میں کو سروے آف پاکستان کی طرف سے ایک رپورٹ جاری کی گئی جس کے مطابق پاکستان کی سرحدوں کی پیائش کچھ یوں ہے: پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد جسے ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں اس کی لمبائی 2611 کلومیٹر ہے۔ پاکستان اور چین کے درمیان سرحد کی لمبائی 599 کلومیٹر ہے۔ پاکستان اور ایران کے مابین سرحد کی لمبائی 909 کلومیٹر ہے۔ پاکستان اور انڈیا کا بارڈر تین طرح کا ہے: پہلا ریڈکلف لائن جس کی لمبائی 1640 کلومیٹر ہے۔ دوسرا ورکنگ باؤنڈری اس کی لمبائی 202 کلومیٹر ہے اور یہ سیالکوٹ اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان ہے۔ تیسرا بارڈر لائن آف کنٹرول ہے جو آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان واقع ہے اور اس کی لمبائی 861 کلومیٹر ہے۔ پاکستان کا بھارت کے ساتھ آفیشل بارڈر 2100 کلومیٹر ہے۔ جبکہ پاکستان کی ساحلی پٹی کی لمبائی 1058 کلومیٹر ہے۔ پاکستان کی تمام سرحدوں کی لمبائی (ماسوائے ورکنگ باؤنڈری اور لائن آف کنٹرول کے) 7277 کلومیٹر ہے جب کہ بشمول ورکنگ باؤنڈری اور لائن آف کنٹرول کے 8340 کلومیٹر ہے۔

مسئلہ ء کشمیر

کشمیر کی ریاست انگریز سرکار نے معاہدہ امرتسر کے تحت 1846ء میں 75 لاکھ روپے نانک شاہی کے عوض ہندو ڈوگرہ راجہ گلاب سنگھ کو بیچ دی تھی۔ تقسیم ہند کے وقت اس پر راجہ ہری سنگھ حکومت کر رہا تھا۔ اس نے ابتدا میں پاکستان اور بھارت دونوں کے ساتھ Stand Still Agreement کرلیا۔ تاہم 26 اکتوبر 1947 کو Treaty of Accession انڈیا کے ساتھ سائن کرلی۔ مسلمانوں کی ڈوگرہ راج کے خلاف بغاوت کا آغاز 1930ء میں ہوا۔ اس کے بعد مسلم نیشنل کانفرنس کا وجود عمل میں آیا جس کی قیادت شیخ عبداللہ اور غلام عباس کے پاس تھی۔ شیخ عبداللہ نے 1937ء میں مسلم نیشنل کانفرنس کا نام بدل کر نیشنل کانفرنس رکھ دیا جبکہ غلام عباس بدستور مسلم کانفرنس کے ساتھ کھڑے رہے۔ نیشنل کانفرنس اور شیخ عبداللہ نے نہرو کے ساتھ معاہدہ کرلیا جس کے نتیجے میں وہ کشمیر کو ہندوستان کا حصہ رکھنا چاہتے تھے مگر غلام عباس کشمیر کی 80 فیصد آبادی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پاکستان کے ساتھ ملنا چاہتے تھے۔ ہندو ڈوگرہ راجہ ہری کے ظلم سے مسلمان بھائیوں کو بچانے کے لیے گلگت اور آس پاس کے لوگوں نے رضاکارانہ طور پر پاکستان کی انتظامیہ کی اجازت کے بغیر کشمیر کی حدود میں داخل ہو کر کر مسلح جدوجہد شروع کر دی خان عبدالقیوم خان نے پہلی گولی چلا کر مجاہد اول کا لقب حاصل کیا۔ اس موقع پر قبائلی پشتون مجاہدین بھی کشمیری بھائیوں کی مدد کو پہنچے اور ان کی لڑائی کے بعد ایک علاقہ ڈوگرہ کے تسلسل سے چھڑانے میں کامیاب رہے جہاں 24 اکتوبر 1947 کو ایک الگ حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سردار ابراہیم خان اس آزاد ریاست جموں اور کشمیر کے پہلے صدر بنے۔

سائن ہوتے ہی ہندوستانی فوج 27 اکتوبر 1947 کو پٹھان کوٹ کے راستے کشمیر میں داخل ہو گئی کشمیری بھائیوں کو بھارت Treaty of Accession سے چھڑانے کے لئے قائد اعظم نے فوج کو کشمیر پر چڑھائی کا حکم دیا اور کشمیر کے معاملے پر پہلی بھارت جنگ کا آغاز ہوا۔ یکم جنوری 1948 کو نہرو نے ۔ اقوام متحدہ کی مداخلت پر 5 جنوری 1949 کو جنگ بندی ہوئی۔ یہ معاملہ اقوام متحدہ میں رکھا

United Nations Commission for India and Pakistan کی تشکیل ہوئی. 5 جنوری 1949 کو سیز فائر لائن کا تعین کیا گیا۔ اور ایک پیس کیپنگ مشن UNITED NATIONS MILITARY OBSERVER GROUP IN INDIA AND PAKISTAN بھی قائم کیا گیا جو آج بھی قائم ہے. اقوام متحدہ نے دونوں ملکوں کو کہا کہ وہ اپنی فوجیں کشمیر کے علاقے سے نکال لیں تاکہ وہ یہاں استصواب رائے یعنی Plebiscite کروا سکے۔ لیکن دونوں فریق اس پر رضامند نہ ہوئے۔ 1954ء میں پاکستان کے SEATO جوائن کرنے پر نہرو نے بھی Plebiscite کے وعدے سے انکار کر دیا یا۔ اسی کشمیر کے معاملے پر 1965، 1971، اور 1999 کی جنگ ہو چکی ہیں۔ مگر آج بھی کشمیری بھائی انڈیا کے عتاب کا شکار ہیں۔ جلتی پر تیل کا کام موجودہ انڈین حکومت نے بھارتی آئین کی دفعہ 370 میں ترمیم کر کے کشمیر کی خصوصی حیثیت کو ختم کر دیا گیا اور دفعہ 35-A میں ترمیم کر کے کشمیر کی آبادی کے تناسب کو متاثر کرنے کی کوشش کی. اس ترمیم کے بعد اس ترمیم کے ذریعے کشمیر کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس ملک میں ترمیم کے بعد اب غیر کشمیری بھی کشمیر میں جائیداد خرید سکتے ہیں اور یہاں ڈومی سائل بنوا کر کشمیر کے شہری بن سکتے ہیں۔ اس طرح غیر کشمیریوں کی آباد کاری کی راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ 5 جنوری 1949 کو سیز فائر لائن کی حد بندی بھی ایک مشکل مرحلہ تھا کیونکہ اتنی اونچائی پر اور برفیلے پہاڑوں کی وجہ سے سرحد کی نشاندہی ناممکن تھی۔ کراچی معاہدہ جو 1950ء میں ہوا، اس کے تحت NJ-9842 آخری حد مقرر کی گئی۔ مگر 1984ء میں بھارت نے نے آپریشن میگھدوت کے نتیجے میں اس حد کو عبور کر کے لڑائی ممکن بنا دی۔

پاکستان کی بہادر افواج جو اپنے ملک کی سرحدات کے تحفظ کے لیے ہمہ وقت سربکف رہتی ہے۔ پاکستان کی بہادر افواج نے اس پر خطر علاقہ میں بھارتی افواج کی جارحیت کا بھرپور مقابلہ کیا۔ سالتورو رینج کا یہ علاقہ جس میں 76 کلومیٹر طویل سیاچن گلیشیر بھی موجود ہے، دنیا کا Highest Battleground مانا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ شملہ معاہدہ 1972ء کے تحت سیز فائر لائن کا نام بدل کر لائن آف کنٹرول رکھ دیا گیا۔

Constitutional History of Pakistan

1945-46 کے انتخابات کے نتیجے میں میں ہندوستان کے 11 صوبوں کے نمائندوں نے 16 مئی 1946ء کو 389 لوگوں کو چنا، جن کا بنیادی کام کابینہ مشن پلان کے تحت آئین سازی کرنا تھا۔ ان میں سے 296 ممبر صوبائی اسمبلیوں نے چن کر بھیجے، 93 ممبران Princely States کے تھے جبکہ 4 ممبران ڈپٹی کمشنریٹ علاقوں کے نمائندے تھے۔ تھے۔ آئین ساز اسمبلی میں کانگریس کو 208 نشستیں ملی جبکہ مسلم لیگ کو 73 نشستیں ملیں۔ اس سمبلی کا مشترکہ اجلاس راجندر پرساد کی قیادت میں 9 دسمبر 1946 میں ہوا۔ تین جون پلان کے مطابق پاکستان اور انڈیا کی آئین ساز اسمبلی کو علیحدہ کر دیا گیا۔ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے 69 ممبر تھے، بعد میں 10 ممبران کا اضافہ کیا گیا جن میں ایک خاتون بھی شامل تھی۔ پاکستان کے آئین بننے تک Dominion Status پہ رہا اور عارضی بنیادوں پر 1935 کے آئین کو چند تبدیلیوں کے ساتھ نافذ کر دیا گیا۔ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس 10 اگست 1947ء کو کراچی میں ہوا۔ قائد اعظم نے 11 اگست کو پاکستان کی آئین ساز اسمبلی سے خطاب کیا۔ اسی دن قانون ساز اسمبلی میں

پاکستان کے قومی پرچم کی منظوری دی گئی گی جس کا ڈیزائن امیر الدین قدوائی نے تیار کیا تھا۔ 15 اگست 1947ء کو پاکستان کے پہلے چیف جسٹس عبدالرشید نے قائداعظم اور لیاقت علی خان سے بالترتیب پہلے گورنر جنرل اور پہلے وزیراعظم کے عہدے کا حلف لیا۔

آئین سازی کے ضمن میں 7 مارچ 1949ء کو لیاقت علی خان نے "قرارداد مقاصد" اسمبلی میں پیش کی جسے 12 مارچ 1949 کو منظور کر لیا گیا۔ تاہم اس قرارداد کی مخالفت میں 21 ووٹ پڑے تھے۔ یہ قرارداد پاکستان کے دساتیر کا اہم حصہ ہے۔ آنے والے تمام constitutions میں بطور ابتدائیہ (preamble) شامل کیا گیا۔ 1985ء میں صدارتی آرڈر نمبر 14 کے تحت اس قرارداد کو آئین پاکستان 1973 کا حصہ بنا دیا گیا۔ اس قرارداد کے اہم نکات درج ذیل ہیں۔ اقتدار اعلی کی مالک اللہ تعالی کی ذات ہے۔ اور عوام کے منتخب کردہ نمائندے اپنے اختیارات اللہ تعالی کی امانت سمجھ کر استعمال کریں گے۔ آئین ساز اسمبلی کو پاکستان کے لئے آئین بنانے کا اختیار دیا گیا۔ ریاست اپنے اختیارات کا استعمال لوگوں کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعہ کرے گی۔ اسلام میں دیئے گئے نظریہء جمہوریت، آزادی، برابری اور انصاف کو کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔ مسلمان اپنی زندگی قرآن وسنت کے مطابق آزادی سے گزار سکیں گے۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ پاکستان کا نظام وفاقی ہو گا۔ صوبوں کو خودمختاری دی جائے گی۔ اقلیتوں کے جائز مطالبات تسلیم کیے جائیں گے۔ عدلیہ کی آزادی ملحوظ خاطر رکھی جائے گی۔ پاکستان کی سرحدی حدود کی حفاظت کی جائے گی۔ عوام آزادی کے ساتھ عالمی امن، ترقی اور خوشحالی کے لیے کام کر سکیں گے۔ اس قرارداد کو بعض مسلم طبقوں اور غیر مسلموں کی طرف سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ قرارداد کو 12 مارچ کے دن پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا کام قراداد مقاصد کی روشنی میں آئین سازی کے لیے ڈرافٹ تیار کرنا تھا۔ اس کمیٹی کو Basic Principles Committee کا نام دیا گیا۔ مولوی تمیزالدین اس کے سربراہ اور لیاقت علی خان اس کے نائب سربراہ تھے۔ مولوی تمیزالدین اسمبلی کے پہلے اسپیکر بنے۔ اس کمیٹی نے اپنی ابتدائی رپورٹ 7 ستمبر 1950 کو پیش کی جبکہ دوسری رپورٹ 19 نومبر 1952 کو دوسری رپورٹ پیش کی۔ اس کمیٹی نے اپنا حتمی مسودہ (Final Draft) اسمبلی میں پیش کرنا تھا، لیکن تیسرے گورنر جنرل غلام محمد نے اکتوبر 1954 میں اسمبلی تحلیل کر دی.. مولوی تمیزالدین نے گورنر جنرل کے اقدام کو سندھ ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا۔ عدالت نے نظریہ ضرورت (Doctrine of Necessity) کے تحت گورنر جنرل کے اقدام کو درست قرار دیا۔ دوسری آئین ساز اسمبلی کی تشکیل گورنر جنرل کے آرڈر نمبر 12 کے مطابق ہوئی، اس اسمبلی کے ممبران کے لیے Electoral College صوبائی اسمبلیاں تھی۔ اس نئی اسمبلی کے ممبران کی تعداد 80 تھی۔ 40 ممبران مشرقی پاکستان جبکہ 40 ممبران مغربی پاکستان سے تھے۔ وزیراعظم محمد علی بوگرہ نے 7 اکتوبر 1953 کو بوگرہ فارمولہ (Constitutional Formula) پیش کیا جس کا مقصد آئین ساز اسمبلی میں نمائندگی کے معاملات کو حل کرنا تھا۔ اس میں دوایوانی مقننہ (Bicameral Legislator) تجویز کی گئی۔ زیریں ایوان (lower house) میں تمام صوبوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی دی جائے گی گی اور سینٹ میں برابر نمائندگی دی جائے گی۔ بوگرہ فارمولا کی ناکامی کے بعد ان معاملات کو حل کرنے کے لئے 22 نومبر 1954 کو One Unit Bill اسمبلی میں پیش ہوا . وزیراعظم چوہدری محمد علی نے ون یونٹ کا بل منظور کروا کر ون یونٹ کے قیام کی منظوری دے دی اور 14 اکتوبر 1955 کو مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کو یکجا کر کے ون یونٹ بنا دیا گیا، یوں مشرقی اور مغربی پاکستان کی نمائیندگی کا معاملہ کافی حد تک سلجھ گیا۔ پاکستان کے پہلے آئین کا ڈرافٹ 9 جنوری 1956ء کو تیار ہوا۔ 29 فروری کو اسمبلی نے پاس کیا۔ 2 مارچ کو گورنر جنرل نے منظوری دی اور اسے 23 مارچ 1956 کو نافذ کر دیا گیا۔ 1956ء کے آئین کے اہم نکات حسب ذیل ہیں:

اس آئین کے 234 آرٹیکل، 13 پارٹس اور 6 شیڈول ہیں۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔ حکومتی نظام Unicameral ہو گا اور ملک کے سربراہ کا مسلمان ہونا ضروری قرار دیا گیا۔ صدر کے لیے کم از کم عمر 40 سال ہونا ضروری تھی۔ اردو اور بنگالی کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ اس اسمبلی کے ممبران کی تعداد 300 تھی جس میں مشرقی اور مغربی پاکستان کے نمائندگان 150، 150 تھے۔ قرآن وسنت سے متصادم کوئی قانون نہ بنایا جائے گا۔ آئین میں ترمیم کے لیے دو تہائی اکثریت کا ہونا لازمی تھا۔ صدر کو ویٹو پاور دی گئی مگر پارلیمنٹ کی simple majority اس ویٹو کو ختم کر سکتی تھی۔ عبدالوہاب دوسری آئین ساز اسمبلی کے سپیکر 258 تھے۔

7 اکتوبر 1958ء کو گورنر جنرل سکندر مرزا نے قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں اور 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ کمانڈر انچیف ایوب خان کو چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر بنا دیا۔ اس دوران ایوب خان کچھ دنوں کے لیے وزیراعظم بھی رہے۔ ایوب خان نے 27 اکتوبر 1958 کو سکندر مرزا کو ہٹا دیا اور خود صدر بن گئے۔ 11 فروری 1960 کو

Constituional Committee تشکیل دی گئی جسے ملک کے لئے آئین بنانا تھا۔ اس 10 رکنی کمیٹی کے سربراہ جسٹس شہاب الدین تھے۔ مئی 1960ء میں ایوب خان نے Basic Democaries System متعارف کرایا کیا جس میں مشرقی اور مغربی پاکستان سے اسی ہزار (40،000+40,000) basic democrats کا انتخاب ہونا تھا۔ اور انہی ممبران نے صدرُ آکستان کے انتخاب کے لیے ووٹ کرنا تھا۔ ایوب خان نے انتظامی ڈھانچہ کو بھی چار سطحی (Four Tiers) بنایا۔

1. Dvision 2. District 3. Tehsil/Taluka 4. Union/Village Council

Constituional Committee نے اپنی رپورٹ 29 اپریل 1961 کو جمع کروائی۔ یکم مارچ 1962ء کو نیا آئین منظور کر لیا گیا۔ اس آئین کے تحت انتخابات 28 مارچ 1978 کو منعقد ہوئے۔ 8 جون 1962ء کو اسمبلی کا پہلا اجلاس ایوب ہال راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ اس اسمبلی کے ممبران کی تعداد 156 تھی۔ 1962 کے آئین کے چیدہ چیدہ نکات حسب ذیل ہیں:

صدر کے پاس بے پناہ اختیارات تھے صدارتی نظام حکومت رائج کیا گیا۔ مرکز اور صوبوں میں Unicameral سسٹم لایا گیا۔ اسمبلی کی مدت تین سال مقرر ہوئی۔ ملک کا نام جمہوریہ پاکستان رکھا گیا تاہم بعد میں نام بدل کر اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔ اس آئین کے 250 آرٹیکل، 12 پارٹس اور 3 شیڈول تھے۔ اس آئین میں ایک سقم یہ تھا کہ سپیکر کے لئے مسلمان ہونا لازمی شرط نہ تھی جس کی وجہ سے خدشہ تھا کہ صدر کی غیر موجودگی میں غیر مسلم سپیکر خلاف مذہب کوئی اقدام نہ اٹھا لے۔ صدر کے لیے عمر کی حد 35 سال مقرر کی گئی۔ اردو اور بنگالی کو قومی زبان قرار دیا گیا۔ آئین میں ترمیم کے لیے دو تہائی اکثریت لازمی تھی۔ صدر کو آرڈر جاری کرنے کا اختیار تھا 25 مارچ 1969ء کو ایوب خان نے اپنے ہی آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہوئے اختیارات سپیکر کے بجائے اس وقت کے کمانڈر انچیف یحیٰ خان کو سونپ دیے۔ 25 مارچ 1969ء کو یحیٰ خان نے صدر بن کر مارشل لاء لگا دیا۔ یحیٰ خان نے 23 مارچ 1977 کو لیگل فریم ورک آرڈر دیا ی جس کے مطابق یکم جولائی 1970 کو ون یونٹ کو ختم کر دیا گیا۔ آبادی کے اعتبار سے بالغ رائے دہی (Adult Frenchise) کے ذریعے الیکشن کروانے کا اعلان کیا۔ اس آرڈر کے مطابق قومی اسمبلی کی 313 نشستیں تھیں جن میں 13 نشستیں خواتین کے لیے مختص تھیں۔ مشرقی پاکستان کو 162 جنرل نشستیں اور 7 مخصوص نشستیں دی گئی ہیں۔ پنجاب کو 82 جنرل نشستیں اور 3 مخصوص نشستیں ملیں۔ سندھ کو 27 جنرل نشستیں اور 1 مخصوص نشست ملی۔ صوبہ سرحد کو 18 جنرل نشستیں 3 اور 1 مخصوص نشست ملی۔ بلوچستان کو 4 جنرل نشستیں اور 1 مخصوص نشست ملی۔ قبائلی علاقوں کو 7 جنرل نشستیں اور 1 مخصوص نشست ملی۔ LFO کے تحت الیکشن کروائے جائیں گے جس کے مطابق اسمبلی کے لیے 120 دن کے اندر آئین بنانا لازمی ہو گا، بصورت دیگر اسمبلی تحلیل تصور کی جائے گی۔ LFO کو عبوری آئین کے طور پر لیا گیا۔ پاکستان کے پہلے عام انتخابات 7 دسمبر 1970 کو ہوئے۔

16 دسمبر 1971 کو سقوط ڈھاکہ کے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے 20 دسمبر کو صدر پاکستان اور پہلے سول مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کے طور پر عہدہ سنبھالا۔ 14 اپریل 1972 کو اسٹیٹ بینک اسلام آباد کی عمارت میں قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا، جس میں 144 ممبر مغربی پاکستان سے اور مشرقی پاکستان سے نورالامین اور راجہ تری دیو رائے نے شرکت کی۔ 17 اپریل 1972 کو مارشل لاء ہٹا کر عبوری آئین لایا گیا جس میں صدارتی نظام کے تحت ملک کو چلایا جانا تھا۔ اس کی رو سے 14 اگست 1973 سے پہلے اسمبلی نہیں توڑی جا سکتی۔ 17 اپریل 1972ء کو ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے ذمہ نئے آئین کے لیے ڈرافٹ تیار کرنا تھا۔ اس کمیٹی نے 31 دسمبر 1972ء کو آئین کا ڈرافٹ پیش کیا کیا جسے 10 اپریل 1973ء کو اسمبلی نے پاس کیا۔ 12 اپریل کو صدر پاکستان نے منظوری دی۔ بالآخر اسے 14 اگست 1973ء کو ملک میں نافذ کر دیا گیا۔ اس کے تحت فضل الٰہی چوہدری نے صدر پاکستان جبکہ بھٹو نے وزیر اعظم پاکستان کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ 1973ء کے آئین کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

وفاقی نظام حکومت، دو ایوانی مقننہ (ایوان بالا یعنی سینیٹ اور ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی)، اسلام کو ریاستی مذہب قرار دیا گیا، صدر اور وزیر اعظم کے لئے مسلمان ہونے کی شرط لگائی گئی، اس آئین میں مسلمان کی باقاعدہ تعریف بیان کی گئی گی۔ اس آئین کے 280 آرٹیکل، 12 پارٹس، 5 شیڈول تھے۔ صدر کے لئے عمر کی شرط 45 سال جبکہ گورنر کے لئے 35 سال رکھی گئی۔ آئین کا پہلا پارٹ Introductory جبکہ دوسرا پارٹ Fundamntal Rights کا ہے۔ آئین میں بنیادی حقوق آرٹیکل 8 سے لے کر 28 تک

موجود ہیں۔ 7مارچ 1977 کو دوسرے عام انتخابات میں پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی۔ پاکستان نیشنل الائنس یعنی قومی اتحاد نے ان انتخابات پر تحفظات کا اظہار کیا اور حلف لیا۔ ملکی حالات کشیدہ ہوگئے، 5جولائی 1977 کو ضیاء الحق نے مارشل لاء لگا دیا۔ 24دسمبر 1981ء کو صدارتی آرڈر نمبر 15 کے مطابق مجلس شوریٰ بنائی گئی۔ 11 جنوری 1982 کو مجلس شوری کا پہلا اجلاس ہوا۔

25فروری 1985 کو صوبوں اور مرکز میں میں غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات ہوئے۔ 1985ء میں صدارتی آرڈیننس نمبر 214 کے تحت 2مارچ 1985 کو 73ء کے آئین کو چند ترامیم کے بعد بحال کر دیا گیا۔ 20مارچ کو اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا۔ 24مارچ 1985 کو محمد خان جونیجو وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ نومبر 1985 میں آئین میں آٹھویں ترمیم کی گئی جس کے تحت آئین میں میں ایک Sub-article 58(2)(b) کا اضافہ کیا گیا جس کے تحت صدر کو اسمبلی تحلیل کرنے کا اختیار ملا۔ 29مئی 1988ء کو صدر ضیاء الحق نے اسمبلی تحلیل کر دی۔ جنرل الیکشن نومبر 1988 میں ہوا اور دسمبر 1988 میں بے نظیر بھٹو وزیر اعظم بنیں۔ 6اگست 1990ء کو غلام اسحاق خان نے 58(2)(b) کا استعمال کرتے ہوئے اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔ اکتوبر 1990 کو انتخابات ہوئے، نومبر، 1990 میں نواز شریف وزیر اعظم بنے۔ اپریل 1993 میں غلام اسحاق خان نے نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا۔ 26مئی 1993 کو سپریم کورٹ نے اسمبلی بحال کر دی۔ تاہم حالات سازگار نہ رہے اور 18جولائی 1993 کو اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔ انتخابات ہوئے اور اکتوبر 1993 میں دوسری بار بے نظیر کی حکومت قائم ہوئی۔

نومبر 1996 میں فاروق لغاری نے بے نظیر حکومت برطرف کر دی۔ فروری 1997ء میں عام انتخابات ہوئے جس کے نتیجے میں نواز شریف وزیر اعظم بنے۔ اپریل 1997ء تیرھویں ترمیم کے ذریعے 58(2)(b) کا خاتمہ ہوا۔ 12اکتوبر 1999 کو مشرف نے ایمرجنسی لگائی اور 14اکتوبر کو آئین کو معطل کر دیا۔ 29اکتوبر 1999 کو مشرف PCO کے تحت چیف ایگزیکٹو آف پاکستان بنے۔ 1999 میں نیشنل سیکورٹی کونسل بنائی گئی۔ سپریم کورٹ نے 12مئی 2000ء کو پرویز مشرف کے اکتوبر 1999ء کے اقدام کو درست قرار دیا۔ 30اپریل 2001 کو مشرف نے بطور صدر حلف لیا۔ اکتوبر 2002 کو الیکشن ہوئے۔ نومبر 2002ء میں ظفر اللہ خان جمالی وزیر اعظم بنے۔ 2003 میں LFO کو آئین کا حصہ بنایا گیا۔ جنوری 2004 میں ظفر اللہ جمالی نے استعفیٰ دے دیا۔ چوہدری شجاعت حسین جون 2004 میں وزیر اعظم بنے۔ اگست 2004 میں شوکت عزیز نے وزارت عظمیٰ کے عہدے کا حلف لیا۔ نومبر 2007ء میں میاں محمد سومرو کو نگران وزیر اعظم بنایا گیا۔ بے نظیر بھٹو کو لیاقت باغ راولپنڈی میں جلسہ کے دوران دسمبر 2007 میں قتل کر دیا گیا۔ فروری 2008 میں انتخابات ہوئے اور مارچ 2008 میں یوسف رآج گیلانی پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہوئے۔ پرویز مشرف نے 18اگست، 2008 صدر کے عہدے سے استعفی دے دیا۔ 6ستمبر 2008 کو آصف علی زرداری پاکستان کے صدر بنے۔ 31مارچ 2010ء کو آئین میں ترمیم کا مسودہ اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ 10اپریل کو قومی اسمبلی نے اس ترمیم کی منظوری دی۔ 15اپریل کو سینیٹ نے منظوری دی اور 19اپریل کو صدر پاکستان سے منظوری کے بعد 18ویں ترمیم کو آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے پہلی کابینہ میں وزارت عظمی کے علاوہ وزارت دفاع اور وزارت خارجہ اپنے پاس رکھی۔ ابراہیم اسماعیل چندریگر کامرس، غضنفر خان فوڈ اینڈ ایگریکلچر، غلام محمد کو وزارت خزانہ، سردار عبدالرب نشتر کو کمیونیکیشن، جوگندر ناتھ منڈل کو قانون اور لیبر، فضل الرحمن کو وزارت داخلہ، انفارمیشن اور ایجوکیشن کی وزارت دی گئی۔ دسمبر 1947 میں سر ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ بنایا گیا۔ 14جنوری 1949ء کو Public and Representative Office Disqualification Act لاگو کیا گیا۔ اس ایکٹ کے تحت کسی بھی سیاستدان کو دس سال کے لئے نااہل کیا جاسکتا تھا۔ اس قانون کے تحت حسین شہید سہروردی اور میاں افتخار حسین ممدوٹ کو نااہل قرار دیا گیا۔ لیاقت علی خان کو قائد ملت کا لقب دیا گیا۔ قائد اعظم نے آپ کو اپنا دست راست یعنی Right Hand قرار دیا۔ مارچ 1951 میں پنجاب اسمبلی کے الیکشن ہوئے۔ دسمبر 1951 میں شمال مغربی سرحدی صوبہ، مئی 1953ء میں سندھ کے صوبائی الیکشن ہوئے۔ اپریل 1954 میں مشرقی پاکستان میں صوبائی الیکشن ہوئے۔

راولپنڈی سازش کیس: 1951ء جنرل اکبر خان نے نے گیارہ آرمی افسران کے ساتھ مل کر کر 4فروری 1951 کو لیاقت علی خان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی، یہ سازش ناکام ہوئی۔ فیض احمد فیض بھی اس سازش میں شریک تھے۔ ان کو جیل بھیجا گیا۔ 1950ء میں لیاقت علی خان نے روس کی دعوت کو نظر انداز کرتے ہوئے ہوئے امریکہ کا دورہ

کیا اور امریکی صدر ٹرومین سے ملاقات کی۔ لیاقت علی خان نے رضی الدین صدیقی کو ریسرچ انسٹیٹیوٹ بنانے کے لئے اپنا مشیر بنایا۔ رضی الدین صدیقی کو آئین سٹائین کے ساتھ کام کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔ لیاقت علی خان نے سلیم الزمان صدیقی کو بھی اپنا سائنسی مشیر بنایا اور پاکستان کی شہریت دی۔ 1950ء میں جوگندر ناتھ منڈل کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہوئے ,جوگندر ناتھ پاکستان چھوڑ کر بھارت چلے گئے پاکستان کو سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا اور ایران ہی سب سے پہلے اپنا سفارت خانہ پاکستان میں کھولا۔ پاکستان نے اپنا پہلا سفارت خانہ مصر میں کھولا۔ ابوالحسن اصفہانی امریکہ میں پاکستان کے پہلے سفیر تھے۔ ایران میں راجہ غضنفر علی خان پاکستان کے پہلے سفیر مقرر ہوئے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے پہلے سفیر پطرس بخاری تھے۔ لیاقت علی خان 1895ء میں کرنال کے مقام پر پیدا ہوئے۔ 1951ء میں لیاقت علی خان کو راولپنڈی میں کمپنی باغ میں جلسے کے دوران سید اکبر نامی شخص نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ لیاقت علی خان قائد اعظم کی وفات کے بعد 1951 تک مسلم لیگ کے صدر رہے۔

دیگر معلومات: 9جولائی 1948 کو پاکستان کا پہلا ڈاک ٹکٹ جاری ہوا۔ پاکستان کا پہلا سکہ Brandley نے ڈیزائن کیا جو جنوری ء1948 کو جاری ہوا۔ یکم مارچ ء1949 کو ایک روپے اور دو روپے کے کرنسی نوٹ جاری کئے گئے۔ زاہد حسین پاکستان اسٹیٹ بینک کے پہلے گورنر تھے۔ جنوری 1950ء میں انڈونیشیا کے صدر احمد سویکارنو نے پہلے غیر ملکی سربراہ کی حیثیت سے پاکستان کا دورہ کیا۔ 30مارچ 1950 کو رضا شاہ پہلوی نے پاکستان کا دورہ کیا, پاکستان نیوی بینڈ نے قومی ترانہ کی دھن بجا کر ان کا استقبال کیا۔ پاکستانی پرچم میں سبز رنگ اسلام اور مسلم اکثریت کو ظاہر کرتا ہے اور سفید رنگ اقلیتوں کو ظاہر کرتا ہے۔ پاکستانی پرچم میں چاند ترقی جبکہ ستارہ علم اور روشنی کی عکاسی کرتا ہے، مجموعی طور پر دونوں اسلام کے نشانات ہیں۔ 1948ء میں جنوبی افریقہ میں مقیم پاکستانی اے آر بخشی نے پاکستان کے قومی ترانہ لکھنے اور اس کی دھن بنانے والے کے لئے پانچ، پانچ ہزار روپے کا انعام مقرر کیا۔ دسمبر 1948 میں حکومت پاکستان نے شیخ محمد اکرام کی سربراہی میں کمیٹی بنائی جس نے پاکستان کا قومی ترانہ کمپوز کروانا اور لکھوانا تھا۔ اس کمیٹی کو 732 ترانے موصول ہوئے جن میں سے شاعر اسلام حفیظ جالندھری لکھا ہوا ترانہ منظور کیا گیا۔ یہ ترانہ ان کی کتاب چراغ سحر میں موجود ہے۔ 1948ء میں احمد غلام علی چھاگلہ نے قومی ترانہ کی دھن بنائی تھی۔ اگست 1954 کو حفیظ جالندھری کے ترانہ کی کابینہ نے منظوری دے دی۔ 13 اگست 1954 کو ریڈیو پاکستان پر یہ ترانہ پہلی بار پڑھا گیا۔ 16 اگست 1954ء میں ترانہ کی پہلی ریکارڈنگ ہوئی۔ اس میں گیارہ گلوکار شامل تھے۔ یہ ترانہ ایک منٹ بیس سیکنڈ پہ مشتمل ہے۔ قومی ترانہ کے تین بند (Stanza) ہیں اور یہ مخمس کی شکل میں ہے۔ پاکستان کا قومی ترانہ فارسی زبان میں ہے اور اس میں اردو کا صرف ایک لفظ "کا" شامل ہے۔ اگست ء2022 قومی ترانہ دوبارہ ریکارڈ کیا گیا، اس میں ملک بھر سے 155 گلوکار، 48 موسیقار اور 6 برانڈ ماسٹر شامل ہیں۔ 22 اگست 1947 کو قائد اعظم نے شمال مغربی سرحدی صوبہ کے وزیر اعلی خان عبد الجبار خان کو برطرف کر دیا۔ 12 اگست 1948 کو شمال مغربی سرحدی صوبہ میں میں بابڑا کا سانحہ پیش آیا جس میں مظاہرین پر فائرنگ کی گئی اور سینکڑوں افراد کی موت ہوئی۔ خواجہ ناظم الدین قائد اعظم کی وفات کے بعد پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل بنے۔ لیاقت علی خان کے قتل کے بعد خواجہ ناظم الدین پاکستان کے دوسرے وزیر اعظم بنے، جبکہ ان کی جگہ ملک غلام محمد پاکستان کے تیسرے گورنر جنرل بنے۔ ان کے دور کے اہم واقعات میں گندم کا شدید بحران پیدا ہوا۔ 1953ء میں لاہور میں قادیانی مسلم فسادات پھوٹ پڑے جس کی وجہ سے لاہور میں جنرل اعظم کی نگرانی میں مارشل لاء لگایا گیا۔ گورنر جنرل غلام محمد نے اپریل 1953ء میں خواجہ ناظم الدین کو برطرف کر دیا۔ ان کے بعد امریکہ میں پاکستان کے سفیر محمد علی بوگرہ کو پاکستان کا وزیر اعظم بنایا۔ اگست 1955 میں بوگرہ کو ہٹا کر چوہدری محمد علی کو وزیر اعظم بنایا گیا۔ چوہدری محمد علی پاکستان کے پہلے جنرل سیکریٹری بھی رہے تھے ت۔ انہی کے دور میں پاکستان کا پہلا آئین منظور ہوا۔ اگست 1955 کو گورنر جنرل غلام محمد کو ناسازیء طبیعت کے باعث گھر بھیج دیا گیا۔ ان کے بعد ملٹری بیوروکریٹ سکندر مرزا پاکستان کے چوتھے، آخری اور کم ترین مدت کے گورنر جنرل ثابت ہوئے۔ 1956ء کے آئین کی منظوری کے بعد پاکستان ڈومینین سے ریپبلک بنا۔ گورنر جنرل کا عہدہ ختم کر دیا گیا، سکندر مرزا پاکستان کے پہلے صدر بنے۔ ایوب خان نے 1958 میں مارشل لاء لگا کر سکندر مرزا کو جلاوطن کیا تھا۔ 1969ء میں سکندر مرزا کی وفات ہوئی تو یحیٰ خان نے پاکستان میں تدفین کی اجازت نہ دی۔ رضا شاہ پہلوی نے انہیں ایران میں دفن کرانے کی پیشکش کی اور یوں سکندر مرزا کو تہران میں دفن کیا گیا۔ چوہدری محمد علی کو ستمبر 1956ء میں برطرف کر دیا گیا۔ ان کے بعد حسین شہید سہروردی وزیر اعظم بنے۔ انہوں نے پہلے پاکستانی سربراہ کی حیثیت سے چین کا دورہ کیا۔ حسین شہید سہروردی اکتوبر 1957ء میں برطرف کر دیے گئے۔ 1963ء میں حسین شہید سہروردی لبنان میں مردہ حالت میں پائے گئے۔ ابراہیم اسماعیل چندریگر اکتوبر 1957ء سے دسمبر 1957ء تک وزیر اعظم رہے۔ ان کو بھی برطرف کر دیا گیا۔ فیروز خان نون پاکستان کے ساتویں وزیر اعظم بنے۔ جواہر لعل نہرو نے اس موقع پر کہا تھا کہ میں نے اتنی دھوتیاں نہیں

بدلی، جتنے پاکستان میں وزیر اعظم تبدیل ہوئے۔ فیروز خان نون کے دور میں 7 ستمبر 1958ء میں پاکستان نے اومان سے گوادر کو 30 لاکھ ڈالر کے عوض خرید کر پاکستان میں شامل کیا گیا۔ گوادر 174 سال تک اومان کے کنٹرول میں رہا۔ تیس ستمبر 1955ء سے یکم جولائی 1970 تک ون یونٹ قائم رہا۔ مشرقی پاکستان کے گورنر امیر الدین احمد اور اے کے فضل الحق رہے جبکہ مغربی پاکستان میں مشتاق احمد گورمانی اور اختر حسین گورنر رہے۔ مشرقی پاکستان میں ابو حسین سرکار وزیر اعلی رہے جب کہ مغربی پاکستان میں عبد الجبار خان، عبد الرشید خان اور مظفر خان وزیر اعلی رہے۔ 1947ء سے 1960ء تک کراچی پاکستان کا دارالحکومت رہا۔ 1960 میں راولپنڈی کو عارضی طور پر کیپٹل بنایا گیا۔ 1962ء میں ڈھاکہ کو لیجسلیٹو کیپیٹل قرار دیا گیا۔ 14 اگست 1967 کو دارالحکومت اسلام آباد منتقل کر دیا گیا۔ ایوب خان کے دور میں آل پاکستان میوزک کانفرنس 15 ستمبر 1959ء کو منعقد ہوئی۔ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ 1962 آیا۔ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کا قیام بھی ایوب خان دور میں 1962ء میں ہوا، اس کے پہلے سربراہ جسٹس ابو صالح تھے جب کہ موجودہ سربراہ ڈاکٹر قبلہ ایاز ہیں۔ ایوب دور میں لینڈ ریفارمز 24 جنوری 1968 کو ہوئی جس کی رو سے مغربی پاکستان میں زرعی زمین کی زیادہ سے زیادہ ملکیتی حد 200 ایکڑ جبکہ بارانی زمین 400 ایکڑ رکھی گئی۔ 1959ء میں Elective Bodies Disqualification Order آیا جس کے تحت تین ہزار لوگوں کو الیکشن میں نااہل قرار دیا گیا۔ صدارتی الیکشن 2 جنوری 1965 کو ہوا۔ ایوب خان کے مدمقابل کمبائنڈ اپوزیشن پارٹیز کی طرف سے امیدوار مادر ملت فاطمہ جناح تھیں اور ان کا انتخابی نشان لالٹین تھا۔ ایوب خان کنونشن لیگ کے امیدوار تھے اور انتخابی نشان پھول تھا۔ 6 ستمبر 1965 کو بھارت نے پاکستان پر حملہ کر دیا۔ پاکستان نے بھرپور انداز میں اپنا دفاع کیا، یہ جنگ 17 دن جاری رہی۔ اقوام متحدہ کی مداخلت پر 23 ستمبر کو جنگ بندی ہوئی۔ پاکستان میں ہر سال 6 ستمبر کو یوم دفاع منایا جاتا ہے۔ اس جنگ کے بعد لاہور سیالکوٹ اور سرگودھا کے شہریوں کو ہلال استقلال سے نوازا گیا۔ ایوب خان نے 1974ء میں وفات پائی اور ریحانہ گاؤں ہری پور میں دفن ہیں۔ 1965 کی جنگ کے بعد 10 جنوری 1966 کو ازبکستان کے کیپٹل تاشقند میں سوویت یونین کی ثالثی میں پاکستان بھارت معاہدہ ہوا۔ اگلی صبح بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری کا انتقال ہو گیا۔

ایوب خان دور میں عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمن نے 1966ء میں 6 نکات پیش کیے۔ جن کی رو سے اس نے مطالبات رکھے کہ قرارداد لاہور کے مطابق پاکستان کو فیڈریشن بنایا جائے۔ وفاقی حکومت کے پاس صرف ڈیفنس اور فارن آفیس ہونے چاہییں، باقی تمام اختیارات صوبوں کو دے دیے جائیں۔ دو الگ الگ کرنسیاں ہوں۔ ٹیکس کا نظام الگ الگ ہو۔ فارن ایکسچینج ریزرو کے الگ الگ اکاؤنٹ ہوں۔ پیرا ملٹری فورس کے قیام کی اجازت دی جائے۔ جنوری 1968ء میں شیخ مجیب الرحمن کو اگرتلہ سازش کیس میں گرفتار کر لیا گیا اور مئی 1968ء میں رہا کر دیا گیا۔ بھولا سائیکلون کی وجہ سے نومبر 1970ء میں ہونے والے انتخابات مؤخر ہو کر دسمبر 1970ء میں منعقد ہوئے۔ مشرقی پاکستان سے عوامی لیگ نے 162 میں سے 160ء نشستیں حاصل کیں۔ جبکہ مغربی پاکستان میں پاکستان پیپلز پارٹی نے 144 میں سے 81 سیٹیں جیتی۔ پیپلز پارٹی 1967ء میں لاہور میں قائم ہوئی۔ 7 مارچ سے 26 مارچ 1971ء کے دورانیے میں شیخ مجیب الرحمن نے سول نافرمانی کی تحریک چلائی۔ 26 مارچ کو فوج نے شیخ مجیب الرحمن کے خلاف آپریشن سرچ لائٹ کا آغاز کیا۔ مجیب یہ تحریک اس لیے چلا رہے تھے کہ آغا خان اسمبلی کا اجلاس بلانے میں تاخیر کر رہے تھے۔ مکتی باہنی مشرقی پاکستان میں ایک مسلح تحریک تھی جو کہ بھارت کی تربیت یافتہ تھی۔ اس تحریک نے پاکستان کی فوج کے خلاف بغاوت کر دی۔ 7 دسمبر 1971ء کو نور الامین کو پاکستان کا وزیر اعظم بنا دیا گیایا جو 20 دسمبر 1971 تک وزیر اعظم رہے۔ 3 دسمبر کو پاکستان نے آپریشن چنگیز خان کے ذریعے بھارت پر Pre-emptive attack کر دیا جس کے نتیجے میں پاک بھارت جنگ شروع ہو گئی۔ امیر عبداللہ خان نیازی نے سرنڈر کر دیا۔ 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو کر بنگلہ دیش کے نام سے نیا ملک بن گیا۔ اس دوران بھٹو یونائیٹڈ نیشن کی سکیورٹی کونسل میں پاکستان کے دفاع کی سفارتی جنگ لڑ رہے تھے۔ واپسی پر ان کو 20 دسمبر 1971 کو مغربی پاکستان کا اقتدار سونپ دیا گیا۔ 2 جولائی 1972ء کو اندرا گاندھی کے ساتھ شملہ معاہدہ کیا اور نوے ہزار قیدیوں کو رہا کر دیا۔ 22 فروری 1974 کو ٹرائی پارٹی ایگریمنٹ ہوا جس کے تحت پاکستان نے دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس سے ایک دن پہلے بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا۔ یہ معاہدہ بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ہوا تھا۔ اس معاہدہ پر پاکستان کی طرف سے عزیز خان (جو وزیر خارجہ بھی تھے) نے دستخط کیے۔ اپریل 1974 میں بنگلہ دیش نے پاکستان کے 195 قیدی رہا کر دیئے۔

بھٹو کی نیشنلائزیشن پالیسی: پہلے مرحلہ میں یکم جنوری 1972 کو 31 بڑی صنعتوں کو نیشنلائز کر دیا گیا۔ دوسرے مرحلہ میں یکم جنوری 1974ء کو 13 بینک اور بہت سارے فائنانس کمپنیز کو نیشنلائز کر دیا گیا۔ تیسرے مرحلے میں 1976 سے 1977 کے دوران کپاس، چاول، سیمنٹ، سٹیل اور فرٹیلائزر کے کارخانوں کو نیشنلائز کر دیا گیا۔ 4 اپریل 1979 کو ذوالفقار علی بھٹو کو اڈیالہ جیل میں پھانسی دے دی گئی، ان کا مزار گڑھی خدا بخش (لاڑکانہ) میں ہے۔ بیگم نصرت بھٹو ان کی بیوی تھی جن کا تعلق ایران سے تھا۔ ان کا انتقال 2011 میں ہوا۔ بھٹو کی مشہور کتابوں میں The Mytth of Independence, If I am Assasinated, My Execution, شامل ہیں۔

بھٹو پر لکھی گئی مشہور کتابیں :

1. Zulfi Bhutto of Pakistan by Stanely Walport
2. Zulfi My Friend by Pillu Mudi
3. Last 323 days of Bhutto by Col.Rafi ul Din

جنرل ضیاء الحق کا دور: 1979ء میں حدود آرڈیننس جاری ہوا۔ 1980ء میں زکوۃ و عشر آرڈیننس جاری ہوا۔ 1983ء میں وفاقی محتسب کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ضیاء دور میں آغا شاہی، شریف الدین پیرزادہ، نواز شریف، محبوب الحق، آفتاب قاضی، روئیداد خان اور غلام اسحاق خان نے گرانقدر قومی خدمات سرانجام دیں۔

غلام اسحاق خان کے نام پر ٹوپی ضلع صوابی میں انسٹی ٹیوٹ قائم ہے۔ وہ 1958ء میں واپڈا کے پہلے چیئرمین بنے۔ 1971ء میں گورنر سٹیٹ بینک بھی رہے 1975ء میں ڈیفنس سیکرٹری رہے۔ 1985ء میں چیئرمین سینیٹ بنے۔ 1988ء میں اسلامی جمہوری اتحاد کی حمایت سے صدر پاکستان منتخب ہوئے۔ انہوں نے دو منتخب حکومتوں کو برطرف بھی کیا۔

INDO PAK HISTORY

IBES

Period: Prehistoric to AD 700

Prehistory

There were activities of **Homo Erectus** in the subcontinent 20 lakh years ago and of Homo sapiens since **70,000** BC.

The first inhabitants of the subcontinent might have been tribal-like:

These people speak Austric, pre-Dravidian languages like Munda and Gondvi.

Aryans and Dravidians are supposed to be immigrants who came later to the sub-continent.

Palaeolithic Period/Old Stone age (2 million BC – 10,000 BC)

An important Palaeolithic site is Narmada Valley and Tools are made up of limestone. The fire was discovered in this period.

Mesolithic Period/ Middle stone age (10,000 BC – 8,000 BC)

Domestication of animals and Cattle rearing started in this period and Significant climatic change happened during this period.

Neolithic Period/ New stone age (8000 BC – 4000 BC)

The wheel was discovered and agriculture was started in this period. The first village Inamgaon(Maharashtra, western India) appeared in this era.

Important Neolithic Sites:

Mehrgarh (Baluchistan) on the bank of the Bolan River 7000 BC.

Chalcolithic Period / Bronze Age (4000 BC – 1,500 BC)

Indus Valley Civilisation (2700 BC –1900 BC)

This was established around 3300 BC. It flourished between 2700 BC and 1900 BC (Mature Indus Valley Civilisation). It started declining around 1900 BC and disappeared around 1500 BC. Actually, humans first invented copper, and bronze is an alloy of copper and tin. Therefore, historian considers the 4000BC to 3300BC copper age and some consider the copper age as a part of the Bronze Age.

Iron Age (1500 BC –200 BC)

Vedic Period and Arrival of Aryans Basic books of Hinduism, Vedas were composed in this period. Rise of Jainism (Agamas) and Buddhism (Tripitaka). The arrival of Persians (Darius-II) and Alexander 327 BC.

Mauryan Empire (324BC-185 BC).

Indo-Greeks, Parthians (185BC-1AD)

Kushans (01AD - 375AD)

They played an important role in the spread of Buddhism to Central Asia and China. Issued first-time Gold coins. They rule bacteria, Pakistan, and northern India.

Gupta Empire (300AD – 700AD) Gupta Empire is known as **Indian Napoleon.**

After the fall of the Gupta Empire, important centers of power arose: Vardhana Dynasty Rajputs, Senas, and Chauhans succeeded later. The ancient period of subcontinent history ended here.

Pre Medieval (476 AD – 1206AD)

In 712 AD Attack of **Muhammed Bin Qasim,** Growth of Sufism.

Mahmood Ghazni (1000AD -1027AD)

Muhammad Ghori (1175AD -1206AD)

Medieval Period (1206 AD –1757 AD)

Delhi Sultanate (1206 AD – 1526 AD)

The major South Indian kingdoms during Medieval India are Vijayanagara and Bhamini.

Early Modern Period (1526 AD – 1857 AD)

Mughals (1526 AD –1857 AD)

Battle of Plassey 1757AD

Arrival of Europeans

Modern Period (1857AD - Present)

Contemporary (1947 –Present)

Kingdoms of India:

Kingdom Name	Era
Aryans	1500BC
Achaemenid Empire (Darius-I)	550BC-330BC
Macedonian Empire	330BC-312BC
The Mauryan Empire	332BC-185BC
Greco-Bactrian Empire	185BC-100BC
Indo-Greek Kingdom	100BC-1AD
Kushan Empire	1AD-375AD
The Gupta Empire	375AD-600AD
Feudalism	600AD-712AD
Muhammad Bin Qasim	712AD-715AD
Hindu Shahi Dynasty	822AD-1026AD
Ghaznavid Dynasty	976AD-1186AD
Ghaurid Dynasty	1186AD-1206AD

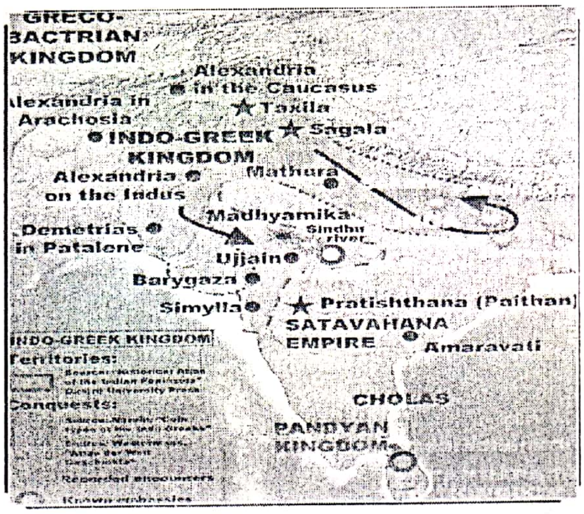
GRECO-BACTRIAN KINGDOM
Alexandria in the Caucasus
lexandria in Arachosia
Taxila
Sagala
INDO-GREEK KINGDOM
Mathura
Alexandria on the Indus
Madhyamika
Sindhu river
Demetrias in Patalene
Ujjain
Barygaza
Simylla
Pratishthana (Paithan)
SATAVAHANA EMPIRE
Amaravati
INDO-GREEK KINGDOM
Territories:
Conquests:
Reported encounters
CHOLAS
PANDYAN KINGDOM

Delhi Sultanate	1206AD-1526AD
Muslim Shahi Dynasty	1400AD-1686AD
Mughal Dynasty	1526AD-1857AD
British Empire	1857AD-1947AD

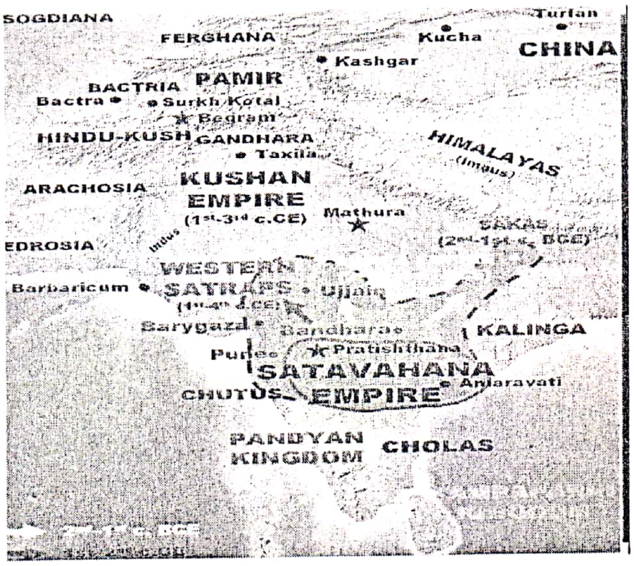
SOGDIANA
Turfan
FERGHANA
Kucha
CHINA
Kashgar
BACTRIA
PAMIR
Bactra
Surkh Kotal
Begram
HINDU-KUSH
GANDHARA
Taxila
HIMALAYAS (Imaus)
ARACHOSIA
KUSHAN EMPIRE (1st-3rd c.CE)
Mathura
SAKAS (2nd-1st c. BCE)
EDROSIA
Indus
WESTERN SATRAPS (1st-4th c.CE)
Barbaricum
Ujjain
Barygaza
Bandhava
KALINGA
Pratishthana
SATAVAHANA EMPIRE
Amaravati
CHUTUS
PANDYAN KINGDOM
CHOLAS

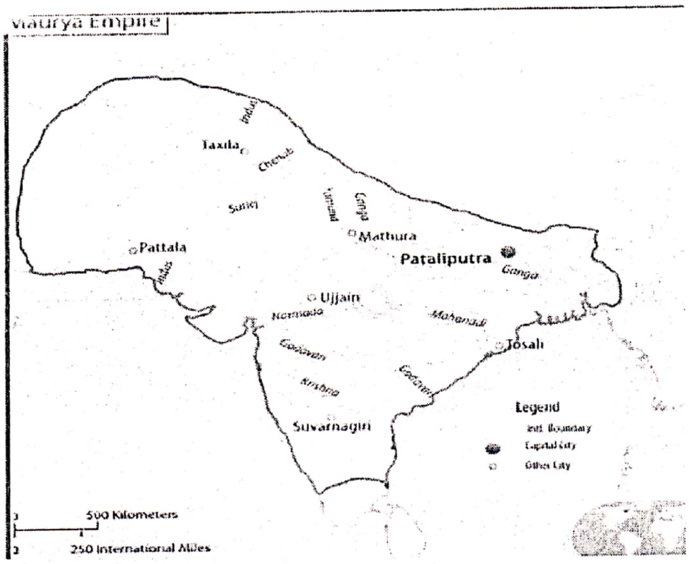
Maurya Empire
Indus
Taxila
Chenab
Sutlej
Yamuna
Ganga
Mathura
Pattala
Indus
Pataliputra
Ganga
Ujjain
Narmada
Mahanadi
Godavari
Tosali
Krishna
Godavari
Suvarnagiri
Legend
Intl. Boundary
Capital city
Other city
500 Kilometers
250 International Miles

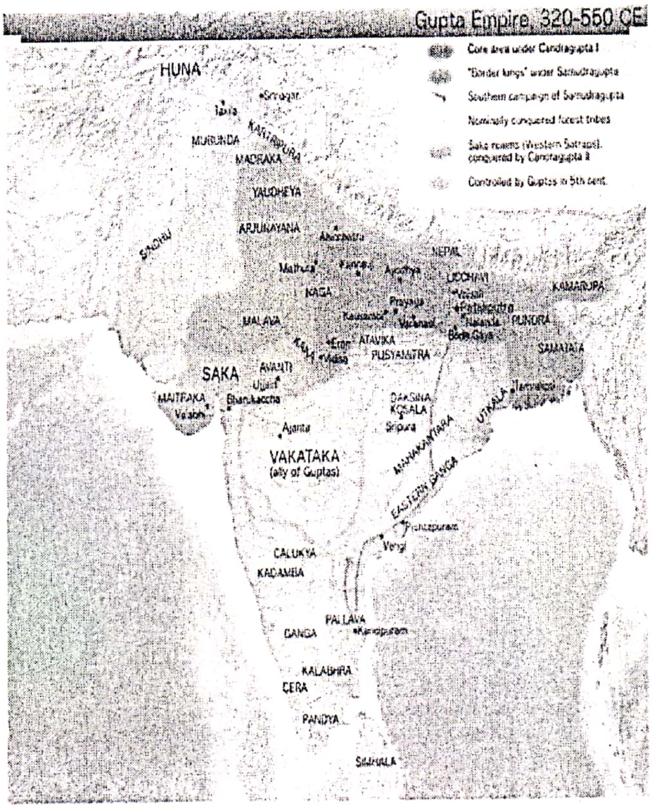
Gupta Empire 320-550 CE
Core area under Candragupta I
"Border kings" under Samudragupta
Southern campaign of Samudragupta
Nominally conquered forest tribes
Saka realms (Western Satraps), conquered by Candragupta II
Controlled by Guptas in 5th cent.
HUNA
Srinagar
Taxila
KARTRIPURA
MURUNDA
MADRAKA
YAUDHEYA
ARJUNAYANA
SINDHU
Mathura
NEPAL
Ayodhya
LICCHAVI
KAMARUPA
NAGA
Prayaga
Pataliputra
MALAVA
Kausambi
Nalanda
PUNDRA
Eran
ATAVIKA
Bodh Gaya
SAMATATA
PUSYAMITRA
SAKA
AVANTI
Ujjain
MAITRAKA
Valabhi
Bharukaccha
DAKSINA KOSALA
Sripura
UTKALA
Ajanta
MAHAKANTARA
VAKATAKA (ally of Guptas)
EASTERN GANGA
Pishtapura
Vengi
CALUKYA
KADAMBA
PALLAVA
Kanchipuram
GANGA
KALABHRA
CERA
PANDYA
SIMHALA

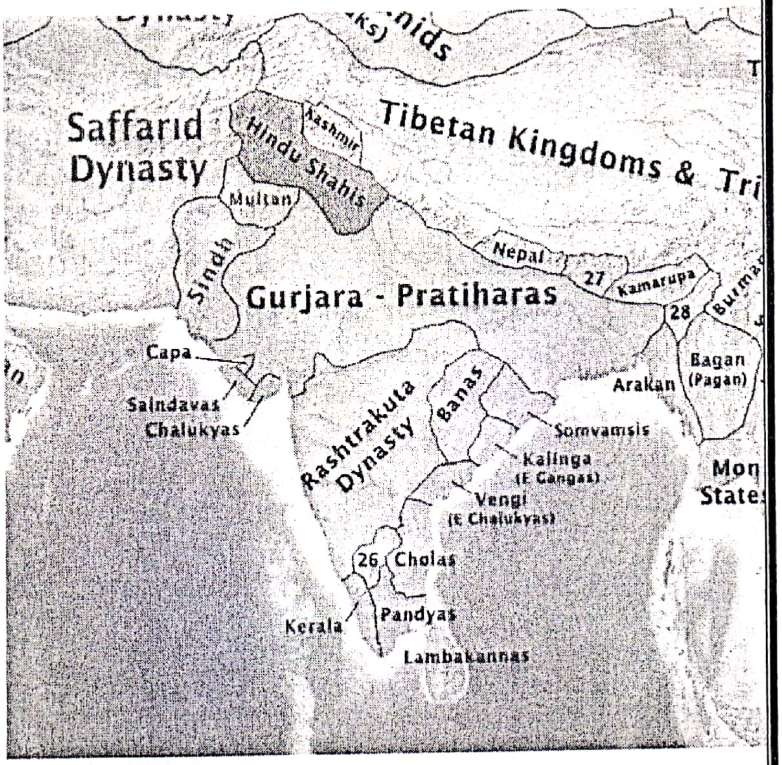
Saffarid Dynasty
Hindu Shahis
Kashmir
Tibetan Kingdoms & Tri
Multan
Sindh
Gurjara - Pratiharas
Nepal
27
Kamarupa
28
Burma
Capa
Saindavas
Chalukyas
Rashtrakuta Dynasty
Banas
Somvamsis
Bagan (Pagan)
Arakan
Kalinga (E Gangas)
Vengi (E Chalukyas)
Mon States
26
Cholas
Kerala
Pandyas
Lambakannas

Illustrative Map of Hindu Shahi Kingdom as in 900 CE

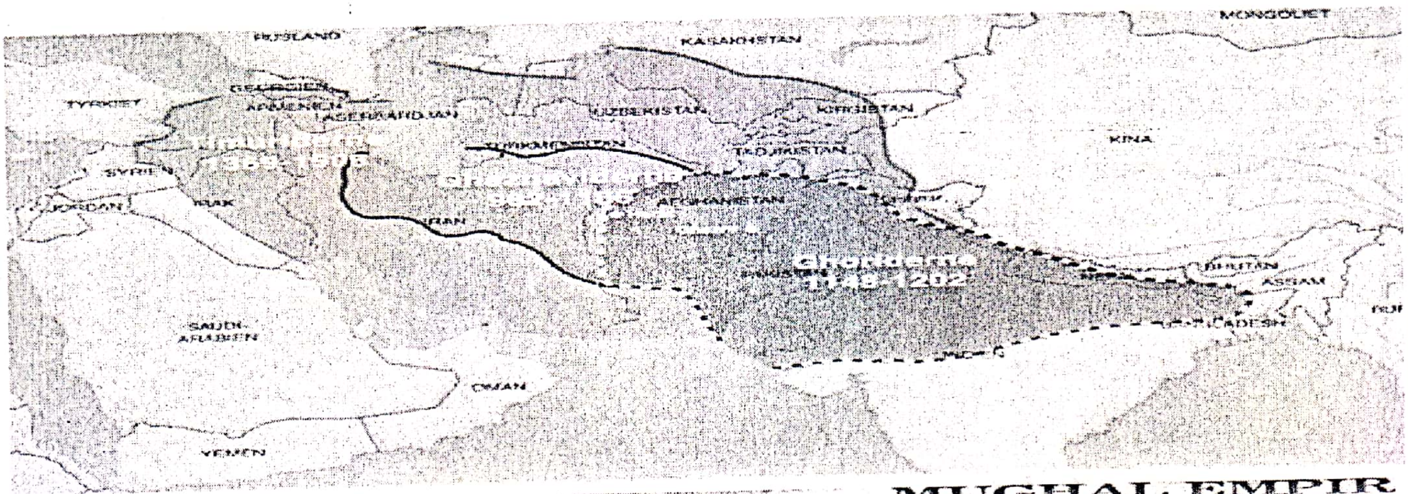
RUSSLAND
KASACHSTAN
MONGOLIET
TYRKIET
GEORGIEN
ARMENIEN
AZERBAJDJAN
UZBEKISTAN
KIRGISTAN
KINA
TURKMENISTAN
TADJIKISTAN
SYRIEN
IRAK
JORDAN
IRAN
AFGHANISTAN
Ghoriderne
1148-1202
BHUTAN
ASSAM
SAUDI-ARABIEN
OMAN
YEMEN

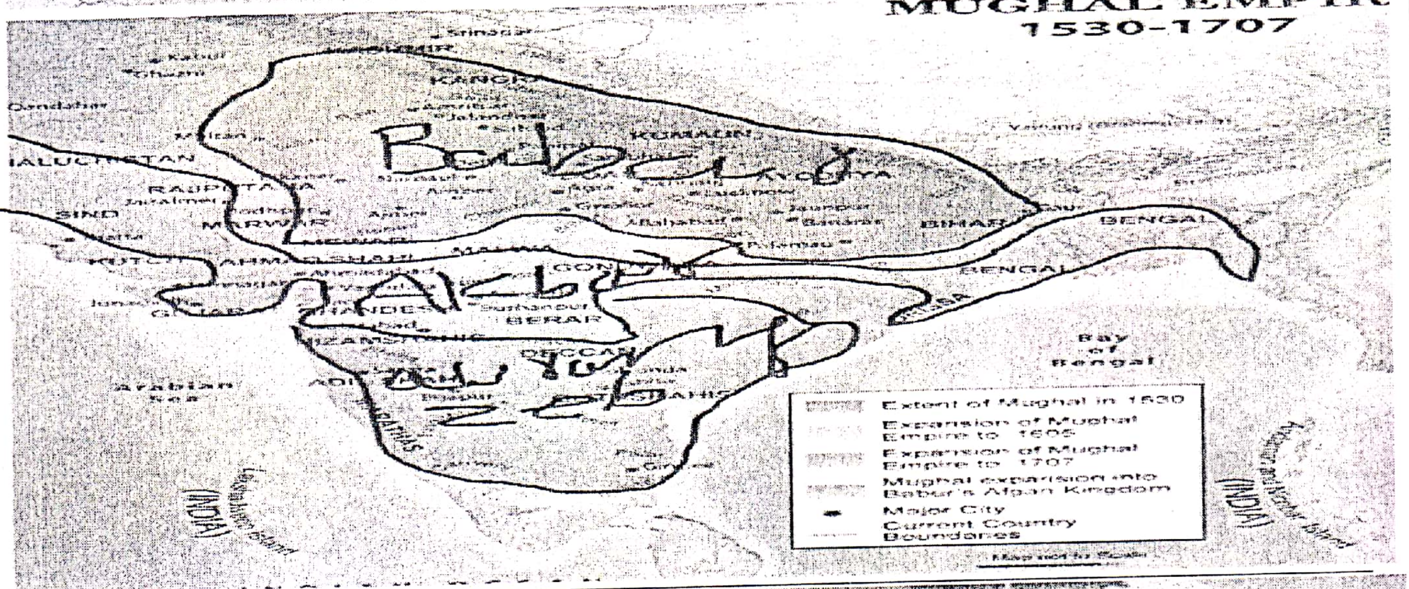
MUGHAL EMPIR
1530-1707
Kabul
Ghazni
Srinagar
KASHMIR
KANGRA
Jalandhar
Multan
KUMAON
BALUCHISTAN
RAJPUTANA
AYODHYA
SIND
MARWAR
Gwalior
Lucknow
Jaunpur
Benares
BIHAR
BENGAL
Allahabad
MALWA
KUTCH
AHMADNAGAR
GONDWANA
BENGAL
KHANDESH
BERAR
ORISSA
DECCAN
Bay of Bengal
Arabian Sea
Babur
Akbar
Aurangzeb
Extent of Mughal in 1530
Expansion of Mughal Empire to 1605
Expansion of Mughal Empire to 1707
Mughal expansion into Babur's Afgan Kingdom
Major City
Current Country Boundaries
Map not to Scale
(INDIA)
(INDIA)

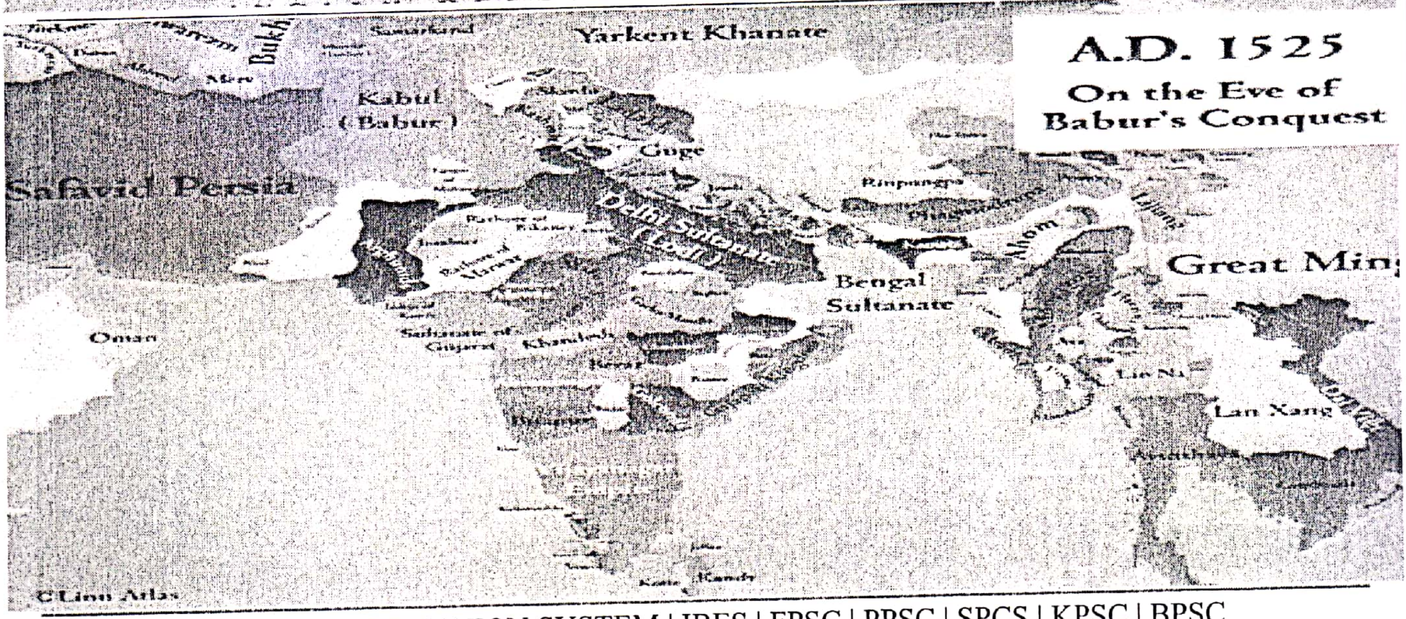
A.D. 1525
On the Eve of Babur's Conquest
Samarkand
Yarkent Khanate
Bukhara
Merv
Kabul
(Babur)
Guge
Safavid Persia
Rinpungpa
Delhi Sultanate
(Lodi)
Ahom
Great Ming
Bengal
Sultanate
Oman
Sultanate of Gujarat
Khandesh
Berar
Lan Na
Lan Xang
Ayutthaya
Kandy
Kotte
©Linn Atlas

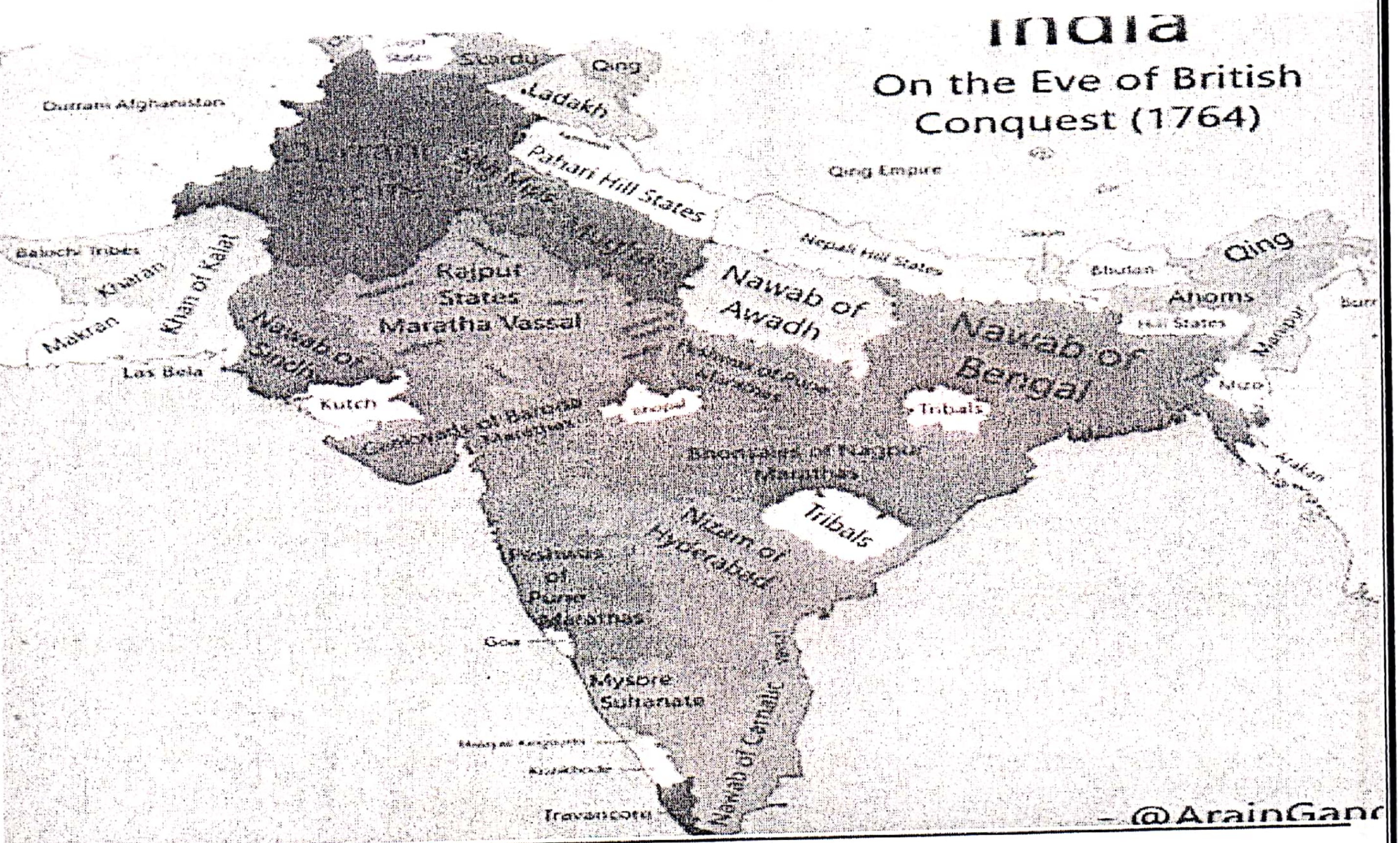
India
On the Eve of British Conquest (1764)
Durrani Afghanistan
Durrani Empire
Skardu
Qing
Ladakh
Pahari Hill States
Qing Empire
Nepal Hill States
Bhutan
Qing
Ahoms
Hill States
Manipur
Balochi Tribes
Kharan
Khan of Kalat
Makran
Las Bela
Rajput States
Maratha Vassal
Nawab of Sindh
Kutch
Nawab of Awadh
Nawab of Bengal
Tribals
Gaekwads of Baroda
Bhonsales of Nagpur Marathas
Nizam of Hyderabad
Tribals
Peshwas of Pune Marathas
Goa
Mysore Sultanate
Nawab of Carnatic
Travancore
Arakan
@ArainGanc

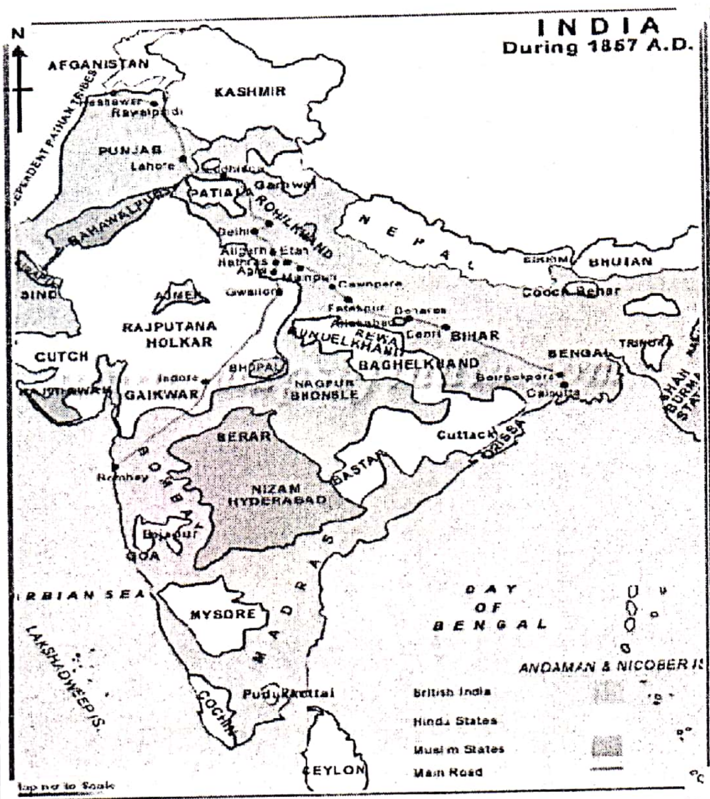
N
INDIA
During 1857 A.D.
AFGANISTAN
KASHMIR
Peshawar
Rawalpindi
PUNJAB
Lahore
PATIALA
Garhwal
BAHAWALPUR
ROHILKHAND
Delhi
NEPAL
SIKKIM
BHUTAN
Aligarh
Agra
Cawnpore
Gwalior
AJMER
Cooch Behar
SIND
RAJPUTANA
HOLKAR
REWA
BUNDELKHAND
BIHAR
BAGHELKHAND
BENGAL
TRIPURA
CUTCH
BHOPAL
Indore
GAIKWAR
NAGPUR BHONSLE
Calcutta
BURMA
Cuttack
ORISSA
BERAR
BASTAR
Bombay
NIZAM HYDERABAD
Bijapur
GOA
ARBIAN SEA
MYSORE
MADRAS
BAY OF BENGAL
LAKSHADWEEP IS.
ANDAMAN & NICOBER IS
COCHIN
Pudukottai
CEYLON
British India
Hindu States
Muslim States
Main Road
Map not to Scale

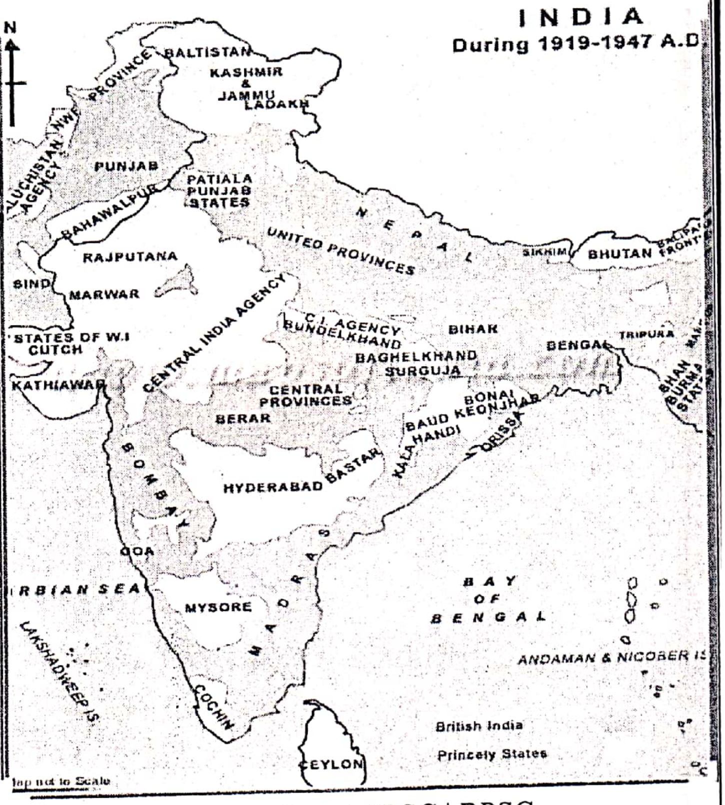
N
INDIA
During 1919-1947 A.D.
BALTISTAN
KASHMIR & JAMMU
LADAKH
N.W.F. PROVINCE
BALUCHISTAN AGENCY
PUNJAB
PATIALA PUNJAB STATES
BAHAWALPUR
NEPAL
UNITED PROVINCES
SIKKIM
BHUTAN
RAJPUTANA
SIND
MARWAR
CENTRAL INDIA AGENCY
C.I. AGENCY
BUNDELKHAND
BIHAR
BENGAL
TRIPURA
STATES OF W.I
CUTCH
KATHIAWAR
BAGHELKHAND
SURGUJA
CENTRAL PROVINCES
BONAI
KEONJHAR
BERAR
BAUD
KALAHANDI
ORISSA
SHAN BURMA STATES
BOMBAY
HYDERABAD
BASTAR
GOA
ARBIAN SEA
MYSORE
MADRAS
BAY OF BENGAL
LAKSHADWEEP IS.
ANDAMAN & NICOBER IS
COCHIN
CEYLON
British India
Princely States
Map not to Scale

Maurya to Delhi Sultanate:

ہندوستان میں سب سے پہلے آریہ آئے۔ انہوں نے کاسٹ سسٹم متعارف کرایا۔ ان کی زبان سنسکرت تھی۔ انہوں نے پنچایت سسٹم متعارف کرایا۔ لوکل گورنمنٹ سسٹم بھی سب سے پہلے متعارف کروایا۔ 324 بی سی میں میں چندر گپت موریا نے موریا سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس کا ایک وزیر اور استاد چانکیہ تھا جو ٹیکسلا یونیورسٹی میں پڑھاتا تھا، جو کہ ہندوستان کی سب سے پرانی یونیورسٹی ہے۔ اس نے امور ریاست پر ایک کتاب لکھی جس کا نام ارتھ شاستر اتھا۔ چندر گپت موریہ کا بڑا بیٹا بندوسارا تھا جو چندر گپت کے بعد بادشاہ بنا۔ بندوسارا کا بیٹا اشوکا تھا جس نے بدھ مت کو اختیار کیا۔ اس سلطنت کا آخری حکمران بری ہدراتا تھا۔ اشوکا کے نام سے کتاب ہرمن ھیسی نے لکھی ہے۔

موریا سلطنت کے اختتام کے بعد گپتا امپائر قائم ہوئی۔ 600 اے ڈی میں ہندوستان چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ ان میں سے سندھ پر راجہ داہر حکومت کر رہا تھا۔ اس وقت کی امیہ سلطنت کے خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں کوفہ کا گورنر حجاج بن یوسف تھا جس نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کو ہندوستان پر حملہ کرنے کو کہا۔ 712ء میں محمد بن قاسم نے دیبل کے مقام پر حملہ کیا اور سندھ کو فتح کرتے ہوئے ملتان تک پہنچا اس لیے سندھ کو باب الاسلام بھی کہتے ہیں۔ اس ساری کہانی کو چچنامہ میں بیان کیا گیا ہے جو کہ اصل میں عربی زبان میں لکھی گئی تھی۔ راجہ چچ سندھ کا مشہور بادشاہ تھا اور راجہ داہر اس کا بیٹا تھا۔

افغانستان کے مسلم بادشاہ سبکتگین کے بعد اس کا بیٹا محمود غزنوی بادشاہ بنا۔ اس نے 1001ء میں ہندوستان پر پہلا حملہ کیا اور اس وقت پنجاب پر ہندوشاہی کے راجہ جے پال کو شکست دی۔ بعد میں اس کے بیٹے انندپال کو بھی شکست دی۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر کل سترہ حملے کیے۔ آخری حملہ 1025 میں کیا اور سومنات کا مندر جو کہ گجرات میں موجود ہے، اسے بھی تباہ کر دیا۔ 1191ء میں نے شہاب الدین غوری نے ترائن کے میدان میں پرتھوی راج چوہان سے پہلی جنگ لڑی مگر ہار گئے۔ پھر اگلے ہی سال 1192ء میں ترائن کی دوسری جنگ میں پرتھوی راج کو شکست دے کر قتل کر دیا۔ حکومت چلانے کے لیے چالیس قابل غلاموں کی نوبلیٹی بنائی ہوئی تھی جس کے سردار قطب الدین ایبک تھے اور اسی ایبک نے ترائن کی پہلی جنگ میں بڑی جانبازی سے شہاب الدین غوری کو بچایا تھا۔ شہاب الدین غوری جہلم کے راستے اپنے بھائی کی مدد کرنے جا رہے تھے جہلم کے مقام پر کھوکھر کمیونٹی کے لڑکے نے قتل کر دیا اور آج بھی ان کا مزار وہیں پر واقع ہے اور جاتے ہوئے یہ اپنی سلطنت کو قطب الدین ایبک کو دے گئے۔ 1206ء میں غوری کے قتل کے بعد قطب الدین ایبک نے دہلی سلطنت کی بنیاد رکھی۔ دہلی سلطنت کا دورانیہ 1206 سے لے کر 1526 تک ہے، اس میں پانچ مختلف خاندانوں نے حکومتیں کیں۔ سب سے پہلی حکومت خاندان غلاماں کی حکومت تھی جس کی بنیاد ایبک نے رکھی جس کا دور 1206ء سے لے کر 1290ء تک رہا۔ ایبک نے اپنے دور میں لاہور کو دارالحکومت رکھا اور 1206ء سے 1210ء تک حکومت کی۔ قطب مینار کی تعمیر کا آغاز انہوں نے کیا۔ 1210ء میں چوگان (پولو) کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر مر گئے۔ ان کا مزار انارکلی لاہور میں ہے۔ ان کے بعد ان کا بیٹا آرام شاہ 1210ء سے 1211ء تک حکمران رہا جسے چالیس غلاموں کے نوبلیٹی کے سردار شمس الدین التمش جو کہ ایبک کے داماد بھی تھے، نے ہٹا کر خود حکومت سنبھال لی۔ شمس الدین التمش نے دارالحکومت دہلی منتقل کیا اور ان کو Real Founder of Delhi Sultanate بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے خاندان غلاماں میں طویل ترین دورانیے کی حکومت کی۔ انہوں نے 1211ء سے 1236ء تک حکومت کی۔ انہوں نے Silver Tanka اور Copper Jittal نامی سکے جاری کیے۔ قطب مینار کی تعمیر مکمل کروائی۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، خواجہ نظام الدین اولیاء، اور خواجہ بختیار کاکی کی صحبت پائی۔ اقتداری سسٹم بھی انہوں نے متعارف کروایا۔

ناصر الدین التمش کے 19 بیٹے تھے مگر اس کی بیٹی رضیہ سلطانہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلی خاتون حکمران بنی۔ اس نے 1236ء سے لے کر 1240ء تک حکومت کی۔ شروع میں ملک الطونیہ اس کے خلاف تھا مگر بعد میں ان دونوں کی شادی ہو گئی۔ پھر رضیہ سلطانہ کے بھائی معزالدین بہرام نے ان دونوں کی گردن اڑا دی اور خود حکومت سنبھال لی اور 1240ء سے 1242ء تک حکمران رہا۔ اس کے بعد علاؤالدین مسعود 1242ء سے 1244ء تک حکمران رہا۔ اس کے بعد 1244ء سے لے کر 1264ء تک ناصر الدین محمود کی حکومت رہی، مگر اس کے دور میں اصل اقتدار غیاث الدین بلبن کے پاس تھا۔ ناصر الدین محمود کے مرنے کے بعد غیاث الدین بلبن نے حکومت سنبھالی۔ بلبن کی شادی فرید

گنج شکر کی بیٹی سے ہوئی جبکہ بابا فرید گنج شکر کی شادی ناصر الدین محمود کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ ناصر الدین بلبن نے Blood and Iron Policy اختیار کی۔ منگولوں کے خلاف اس نے اور اس کے بیٹے نے بھرپور مزاحمت کی کی۔ اس کے بعد اس کا پوتا علاؤالدین قیقباد حکومت پر آیا جسے جلال الدین فیروز خلجی نے شکست دی اور یوں 1290ء میں خاندان غلاماں کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور خلجی سلطنت کا آغاز ہوا۔

جلال الدین فیروز خلجی (1290-1296) تک حکمران رہے۔ وہ امن کی پیروی کرتے تھے اور تشدد کے بغیر حکومت کرنا چاہتے تھے۔ اس نے علاء الدین خلجی کو کارا کا گورنر مقرر کیا۔ علاؤالدین ان کا داماد بھی تھا اور بھتیجا بھی۔ 1292ء میں جلال الدین نے منگولوں کو شکست دی۔ 1296ء میں علاء الدین خلجی نے غداری کے ساتھ اپنے چچا اور سسر جلال الدین کو قتل کر دیا اور تخت نشین ہو گیا۔ علاؤالدین خلجی کے جرنیلوں الغ خان اور نصرت خان نے گجرات فتح کیا۔ وہ پہلا سلطان تھا جس نے جنوبی ہند پر حملہ کیا۔ اس نے اپنے معتمد جنرل ملک کافور کو جنوب کے حکمرانوں کے خلاف بھیجا۔ ملک کافور نے فتوحات حاسل کر کے دہلی سلطنت کو جنوبی ہند تک پھیلا دیا۔ اس نے رامیشورم میں ایک مسجد بنوائی۔ علاؤالدین خلجی نے جاسوسی کے نظام کی تشکیل نو کی۔ اس نے سوشل پارٹیوں اور شراب پر پابندی لگا دی۔ اس نے ایک مستقل کھڑی فوج متعارف کرائی۔ اس نے بدعنوانی کو روکنے کے لیے گھوڑوں کی برانڈنگ اور انفرادی سپاہیوں کی وضاحتی فہرست کا نظام شروع کیا۔ انہوں نے اشیائے ضروریہ کی قیمتیں مقرر کیں جو کہ بازار کے عام نرخوں سے کم تھیں۔ اس نے بلیک مارکیٹنگ کو سختی سے منع کیا۔ اس نے ہندوؤں کے لیے امتیازی پالیسیوں پر عمل کیا اور ہندو برادری پر جزیہ، ایک چراگاہ ٹیکس اور ہاؤس ٹیکس نافذ کیا۔ اس نے الائی دروازہ، ایک ہزار ستونوں کا محل اور سری کا قلعہ تعمیر کیا۔ علاؤالدین خلجی کے بعد جانشین: قطب الدین مبارک شاہ (1316-1320)۔ ناصر الدین خسرو شاہ (1320ء)۔ علاؤالدین خلجی کا انتقال 1316ء میں ہوا۔

بالآخر 1320 عیسوی میں پنجاب کے گورنر غازی ملک نے امرا کے ایک گروہ کی قیادت کرتے ہوئے دہلی کو فتح کیا اور تخت پر قبضہ کر لیا۔ غازی ملک نے دہلی میں ‘غیاث الدین تغلق’ کا نام اختیار کیا اور تغلق خاندان کی بنیاد رکھی۔ اس خاندان نے 1320ء سے 1414ء تک حکومت کی۔

غیاث الدین تغلق کی پالیسی منگولوں کے خلاف سخت تھی۔ اس نے 1320ء سے 1325ء تک حکومت کی۔ انہوں نے تغلق آباد قلعہ کی تعمیر بھی شروع کی۔ اپنے دور حکومت کے دوران تغلق نے ملتانیوں کے زیر تسلط ایک مستحکم انتظامیہ بنائی جو کہ دیپالپور اور پنجاب میں اس کی آبائی طاقت کی بنیاد اور اس کے ذریعے اقتدار سنبھالنے کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ انہوں نے ڈاک کے انتظامات، عدالتی، آبپاشی، زراعت اور پولیس کو زیادہ اہمیت دی۔ اس نے بنگال، اڑیسہ اور ورنگل کو اپنے کنٹرول میں لے لیا۔ شمالی ہندوستان پر حملہ کرنے والے منگول لیڈروں کو اس نے پکڑ لیا اور قید کر لیا۔ 1325ء میں غیاث الدین بنگال میں اپنی فتوحات کا جشن مناتے ہوئے عارضی چھت گرنے سے مر گیا۔ جونا خان، ولی عہد شہزادہ اس کا جانشین ہوا۔ 1325ء میں جونا خان، ولی عہد نے محمد بن تغلق کے لقب سے حلف اٹھایا۔ خالی خزانے کو بھرنے کے لیے اس نے دوآب کے علاقے میں ٹیکسوں میں اضافہ کیا۔ بھاری ٹیکسوں سے بچنے کے لیے بہت سے لوگ بھاگ کر جنگلوں میں چلے گئے جس کی وجہ سے کاشت کاری کو نظر انداز کیا گیا اور خوراک کی شدید قلت پیدا ہو گئی۔ اس نے اپنا دارالحکومت دہلی سے دیوگیری منتقل کیا۔ بہت مشکلات کے بعد دارالحکومت دوبارہ دہلی منتقل کر دیا۔ اس نے تانبے کی کرنسی متعارف کرائی۔ سکوں کی قدر میں کمی؛ اس لیے اسے تانبے کی ٹوکن کرنسی واپس لینا پڑی۔ خراسان، عراق اور ٹرانسکسیانا کو فتح کرنے کے لیے اس نے 3,70,000 آدمیوں کی فوج تیار کی۔ منگول حملے سے بچنے کے لیے منگول رہنما تماشرین کو بھاری تحائف دینے کی پالیسی کی وجہ سے محمد بن تغلق کے قومی خزانے پر بہت زیادہ بوجھ پڑا۔ محمد بن تغلق کی ملکی پالیسیاں اچھی تھیں لیکن نفاذ کے ناقص اقدامات کی وجہ سے وہ ناکام ہو گئیں۔ اسے mixture of the opposite بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پہلا حکمران تھا جس نے چین کے ساتھ سفارتی تعلقات استوار کیے۔ اس کے دور میں مشہور مسلم سیاح ابن بطوطہ ہندوستان آیا۔ محمد بن تغلق نے 1351ء میں وفات پائی۔ اس کے بعد اس کا کزن فیروز شاہ تغلق 1351ء سے لے کر 1388ء تک حکمران رہا۔ اس نے محمد بن تغلق کی طرف سے دیے گئے تمام زرعی قرضے واپس لے لیے۔ انہوں نے ریونیو افسران کی تنخواہیں بڑھا دیں۔ س نے تمام غیر قانونی اور غیر منصفانہ ٹیکسوں کا خاتمہ کیا۔ اس نے چار اہم ٹیکس جمع کیے جو یہ ہیں: خراج - زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ۔ خمس - مال غنیمت کا پانچواں حصہ۔ جزیہ (پول ٹیکس)، اور مخصوص مذہبی مقاصد کے لیے مسلمانوں پر زکوٰۃ ٹیکس۔ اس نے 150 کنویں، 100 پل، اور 50 ڈیم بنائے، اور بہت سی آبپاشی نہریں بھی کھودیں۔ اس نے فیروز آباد، حصار،

جونپور، اور فتح آباد جیسے قصبے بنائے۔ فیروز نے ہر قسم کے ہرجانے اور تشدد پر پابندی لگادی۔ اس نے برہمنوں پر جزیہ عائد کیا۔ اس نے ہسپتال (دارالشفاء)، میرج بیورو، (دیوانی خیرات) اور ایک ایمپلائمنٹ بیورو قائم کیا۔ اس نے دیوان بندگان Separate Department for Slaves بھی قائم کیا۔ فیروز کے جانشین غیاث الدین تغلق شاہ ثانی، ابوبکر شاہ، ناصر الدین محمد تغلق تھے۔ فیروز کے جانشین زیادہ مضبوط یا قابل نہیں تھے۔ تغلق سلطنت کمزور پڑ گئی۔ صرف پنجاب اور دہلی تغلقوں کے ماتحت رہے۔ تیمور لنگ نے 1398ء میں ہندوستان پر حملہ ناصر الدین محمد تغلق کے دور میں کیا۔ تیمور کے حملے کے بعد تغلق خاندان کی رہی سہی طاقت بھی جاتی رہی اور بالآخر 1414ء میں خضر خان نے تغلق خاندان کی حکومت کا خاتمہ کیا اور سید خاندان کی حکومت کی بنیاد رکھی۔ وہ ملتان کے گورنر تھے۔ اس نے تیمور کے حملے کے بعد ہندوستان کی خراب صورتحال کا فائدہ اٹھایا اور دہلی کے تخت پر قبضہ کیا۔ 1421ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا مبارک شاہ اس کا جانشین ہوا جو 1434ء تک حکمران رہا۔ وہ دہلی کے دربار میں ہندو امرا کو مقرر کرنے والے پہلے سلطان حکمران ہیں۔ اس نے دریائے جمنا کے کنارے "مبارک آباد" شہر تعمیر کیا۔ 1434ء میں مبارک کی وفات کے بعد اس کا بھتیجا محمد شاہ ان کا جانشین ہوا جو 1445ء تک حکمران رہا۔ اس نے لاہور کے گورنر بہلول لودھی کی مدد سے مالوہ کے حکمران کو شکست دی۔ محمد شاہ کی وفات کے بعد علاء الدین شاہ اس کا جانشین ہوا جو 1451ء تک حکمران رہا۔ وہ کوئی مضبوط حکمران نہیں تھا۔ علاؤالدین شاہ کو بہلول لودھی نے 1451 عیسوی میں تخت سے ہٹا کر دہلی پر قبضہ کر لیا۔ یوں سید خاندان کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور دہلی سلطنت کے آخری خاندان لودھی خاندان کی حکومت قائم ہوئی جو 1526ء تک قائم رہی۔

بہلول لودھی 1451ء سے 1489ء تک حکمران رہا۔ بہلول کے بعد سکندر خان لودھی 1489ء سے 1517ء تک حکمران رہا۔ اس کے دور میں آگرہ شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ 1517ء میں سکندر لودھی کی جگہ ابراہیم لودھی حکمران بنا۔ ابراہیم لودھی ضدی اور غیر روادار تھے جو کسی حکمران میں اچھی خصوصیات نہیں تھیں۔ رئیسوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا اور ابراہیم لودھی کے ہاتھوں بہت سے رئیس ذلیل ہوئے۔ اس نے اپنے بیٹے دلاور خان لودھی کے ساتھ بھی ظالمانہ سلوک کیا۔ ابراہیم لودھی کی اس روش سے تنگ آکر دولت خان لودھی اور رانا سنگھا نے کابل کے حکمران بابر کو ہندوستان پر حملے کی دعوت دی۔ بالآخر 1526ء میں پانی پت کی پہلی جنگ میں ابراہیم لودھی کو بابر کے ہاتھوں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ یوں 320 سال پر محیط دہلی سلطنت اپنے اختتام کو پہنچی اور مغلیہ سلطنت کے قیام سے ہندوستان ایک نئے دور میں داخل ہوا۔

ظہیر الدین بابر 1526-1530

مغلوں کا تعلق ترکوں کی ایک شاخ چغتائی سے تھا جس کا نام مشہور منگول لیڈر چنگیز خان کے دوسرے بیٹے کے نام پر رکھا گیا ہے۔ بابر ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا بانی ہے۔

وہ تیمور (اپنے والد کی طرف) اور چنگیز خان (اپنی والدہ کی طرف) کی اولاد تھے۔ ان کا اصل نام ظہیر الدین محمد تھا۔ 11 سال کی عمر میں، بابر اپنے والد عمر شیخ مرزا کی جگہ فرغانہ (ازبکستان) کا حکمران بنا۔ دولت خان، پنجاب کا سب سے طاقتور رئیس، جو ابراہیم لودھی سے ناراض تھا، نے بابر کو ہندوستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ اس نے 1519 اور 1523 کے درمیان ہندوستان کو فتح کرنے کے لیے چار مہمات کیں۔ 1504 میں بابر نے کابل پر قبضہ کیا۔ 1524 میں بابر نے لاہور پر قبضہ کر لیا لیکن دولت خان کے خلاف ہونے کے بعد اسے کابل واپس جانا پڑا۔ نومبر 1525 میں بابر نے دوبارہ حملہ کر کے پنجاب پر قبضہ کر لیا۔ 21 اپریل 1526 کو بابر نے پانی پت کی پہلی جنگ میں ابراہیم لودی کو شکست دی اور تیزی سے دہلی پر قبضہ کر لیا اور بڑی اور اعلیٰ فوج کے باوجود بابر کی اعلیٰ حکمت عملی اور توپ خانے کے استعمال کی وجہ سے ابراہیم لودھی جنگ میں ہار گئے۔ پانی پت کی پہلی جنگ نے ہندوستان میں مغل سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ بابر نے دہلی کو فتح کیا اور اپنے بیٹے ہمایوں کو آگرہ پر قبضہ کرنے کے لیے بھیجا۔ بابر نے خود کو "ہندوستان کا شہنشاہ" قرار دیا۔ میواڑ کا رانا سنگھا ایک عظیم راجپوت جنگجو تھا۔ اس نے بابر کے توسیعی منصوبوں کی سخت ترین مزاحمت کی۔ مارچ 1527 کو رانا سنگھا نے مارواڑ، امبر، گوالیار، اجمیر اور چندیری کے حکمرانوں اور سلطان محمود لودھی (جن کو رانا سنگھا نے دہلی کا حکمران تسلیم کیا تھا) کے ساتھ آگرہ کے قریب ایک گاؤں کنہوا میں فیصلہ کن مقابلے میں بابر سے جنگ کی۔ اس کا مقصد دہلی پر ایک اور غیر ملکی جبر کو مسلط کرنے سے روکنا تھا جیسا کہ پانی پت کی جنگ میں کیا گیا تھا۔ پھر غازی کا لقب اختیار کیا۔ سنہ 1528 میں راجپوت بادشاہ مدینی رائے کو ہرا کر چندیری پر بابر نے قبضہ کر لیا تھا۔ مئی 1529 کو بابر نے پٹنہ کے قریب گوگرہ کے کنارے بہار اور بنگال کے اتحادی افغانوں سے مقابلہ کیا اور انہیں

شکست دی۔ اس جنگ سے بابر نے شمالی ہندوستان کے کافی حصے پر قبضہ کر لیا۔ وہ عربی اور فارسی کے نامور عالم تھے۔ ان کی مادری زبان چغتائی ترک تھی۔ اس نے اپنی سوانح حیات، تزک بابری ترکی زبان کے چغتائی لہجہ میں لکھی۔ پشاور میں قلعہ بالا حصار بابر نے تعمیر کروایا۔ دسمبر 1530 کو، بابر 40 سال کی عمر میں آگرہ میں انتقال کر گئے۔ اس کی لاش کو پہلے آگرہ کے آرام باغ میں رکھا گیا لیکن بعد میں اسے کابل لے جایا گیا، جہاں اسے بابری باغ میں دفن کیا گیا۔

Trick to remember battles name with years: K C G (Kanhwa 1527, Chanderi 1528, Ghaghra 1529)

MUGHAL EMPIRE - HUMAYUN (1530-1540, 1555-1556)

ہمایوں بابر کا بڑا بیٹا تھا۔ ہمایوں کا مطلب "خوش قسمت" ہے لیکن وہ مغلیہ سلطنت کا سب سے بدقسمت حکمران رہا۔ اپنی جانشینی کے چھ ماہ بعد، ہمایوں نے بندیل کھنڈ میں کلینجر کے قلعے کا محاصرہ کیا، دوہروا میں افغانوں پر فیصلہ کن فتح حاصل کی اور سلطان محمود لودھی کو جونپور سے نکال باہر کیا، اور یہاں تک کہ گجرات کے بہادر شاہ کو بھی شکست دی۔ تاہم، اس کی فتوحات اس کے کردار کی کمزوری کی وجہ سے قلیل مدتی تھیں۔ ہمایوں کے تین بھائی تھے، کامران، عسکری اور ہندل۔ ہمایوں نے سلطنت کو اپنے بھائیوں میں تقسیم کر دیا لیکن یہ اس کی طرف سے بہت بڑی غلطی ثابت ہوئی۔ کامران کو کابل اور قندھار دیا گیا۔ سنبھل اور الور بالترتیب عسکری اور ہندل کو دیے گئے۔ ہمایوں نے بہادر شاہ کو ہرا کر گجرات پر قبضہ کر لیا اور عسکری کو اس کا گورنر مقرر کیا۔ لیکن جلد ہی بہادر شاہ نے گجرات کو عسکری سے چھڑا لیا جو وہاں سے بھاگ گیا۔ مشرق میں شیر شاہ سوری طاقتور ہو گیا۔ ہمایوں نے اس کے خلاف لشکر کشی کی اور 1539 میں چوسہ کی جنگ میں شیر شاہ نے مغل فوج کو تباہ کر دیا اور ہمایوں وہاں سے فرار ہو گیا۔ ہمایوں اپنے بھائیوں سے مذاکرات کے لیے آگرہ پہنچا۔ 1540ء میں بلگرام یا گنگا کی جنگ میں جسے قنوج کی جنگ بھی کہا جاتا ہے، ہمایوں کو شیر شاہ کے ساتھ اکیلے لڑنے پر مجبور کیا گیا اور اپنی سلطنت کھونے کے بعد، ہمایوں اگلے پندرہ سال کے لیے جلاوطن ہو گیا۔ سندھ کے صحراؤں میں گھومتے پھرتے، ہمایوں نے شیخ علی عنبر جینی کی بیٹی حمیدہ بانو بیگم سے شادی کی، جو ہمایوں کے بھائی ہندل کی پیروکار تھیں۔ 23 نومبر 1542 کو ہمایوں کی بیوی نے اکبر کو جنم دیا۔ شیر شاہ کے آدمیوں نے ہمایوں کا مسلسل تعاقب کیا اور اسے کہیں بھی چین سے نہ رہنے دیا چنانچہ اس نے ہندوستان چھوڑ دیا اور فارس کے شاہ طہماسپ اول کے ہاں پناہ لی۔ بعد ازاں شاہ فارس نے ہمایوں کی مدد کرنے اور اسے شیعہ مسلک کی تصدیق کرنے، اپنے خطبہ میں شاہ کے نام کا اعلان کرنے اور اس کی کامیابی پر اسے قندھار دینے کی شرط پر 14,000 آدمیوں کی فوج دینے پر رضامندی ظاہر کی۔ 1545 میں شاہ فارس کی مدد سے، ہمایوں نے قندھار اور کابل پر قبضہ کر لیا لیکن قندھار کو فارس کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ بعد میں اس نے اپنے بھائیوں کامران اور عسکری کو شکست دی۔ 1555 میں ہمایوں نے افغانوں (شیر شاہ کے جانشین سکندر سوری) کو شکست دے کر مغل تخت واپس لیا۔ چھ ماہ کے بعد 1556 میں اپنی لائبریری کی سیڑھی سے گرنے سے اس کی موت ہو گئی۔ ہمایوں کی بہن گلبدن بیگم نے اکبر کی فرمائش پر فارسی زبان میں ہمایوں کی سوانح حیات "ہمایوں نامہ" لکھی۔ ہمایوں کے بھائی کامران نے لاہور میں دریائے راوی کے کنارے کامران بارہ دری بنوائی۔ ہمایوں کا مقبرہ اس کی بیوی حمیدہ بانو بیگم نے 1558 میں تعمیر کروایا، اسے پرانا قلعہ بھی کہتے ہیں۔

Akbar (c. 1556 – 1605 CE)

ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر مغل دور کے سب سے طاقتور بادشاہوں میں سے ایک تھے۔ وہ ہمایوں اور حمیدہ بانو بیگم کے بیٹے تھے۔ 1542 عیسوی جب ہمایوں ایران بھاگا تو نوجوان اکبر کو اس کے چچا کامران نے پکڑ لیا، لیکن اس نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ قندھار پر قبضے کے بعد اکبر اپنے والدین سے ملا تھا۔ ان کی تاج پوشی 14 سال کی عمر میں کلانور میں ہوئی۔ اکبر کے دور حکومت کے ابتدائی چند سالوں (c. 1556 - 1560 CE) کے دوران، بیرم خان نے اس کے ریجنٹ کے طور پر کام کیا۔ بیرم خان ہمایوں کا معتمد تھا اور اسے خان-خانان کا خطاب ملا۔ بیرم خان نے پانی پت کی دوسری جنگ (1556 عیسوی) میں ہیموو کرم ادتیہ (بنگال کے عادل شاہ کے وزیر) کے خلاف مغل فوج کی فتح میں اہم کردار ادا کیا۔۔ بیرم خان کے ریجنٹ دور میں مغل علاقوں کا دائرہ کابل سے مشرق میں جونپور تک اور مغرب میں اجمیر تک پھیلا ہوا تھا۔ گوالیار پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ بیرم خان کی طاقت دیکھتے ہوئے باقی سردارون نے اس کی مخالفت کی۔ اکبر نے بیرم خان کو عہدے سے ہٹا کر مکہ جانے کا حکم دیا۔ بیرم خان راستے میں احمد آباد کے قریب

پٹن کے مقام پر ایک افغان کے ہاتھوں مارا گیا۔ بیرم کی بیوی اور اس کے چھوٹے بچے کو آگرہ میں اکبر کے پاس لایا گیا۔ اکبر نے اس کی بیوہ سے شادی کی اور بیرم کے بچے کو اپنے بچے کے طور پر پالا جو بعد میں عبد الرحیم خان خاناں کے نام سے مشہور ہوا، جو ہندی کے ایک مشہور شاعر اور ایک بااثر بزرگ تھے۔ 1560 سے لے کر 1562 تک ماہم انگہ جو کہ اکبر کی رضاعی ماں تھی، نے امور سلطنت کو دیکھا۔ بعد میں ماہم انگہ کے بیٹے ادھم خان کو بغاوت کرنے پر اکبر نے اسے چھت سے نیچے گروا کر قتل کروادیا۔ اکبر نے بغاوتوں پر قابو پانے کے بعد ہندوستان کو آگرہ سے گجرات اور پھر آگرہ سے بنگال تک فتح کیا۔ اس نے شمال مغربی سرحد کو مضبوط کیا۔ بعد میں وہ دکن چلے گئے۔ پہلی مہم مالوا کی طرف بڑھنے سے پہلے گوالیار (c. 1559-1560 CE) پر قبضہ کرنے کے لیے بھیجی گئی۔ اکبر راجپوت سلطنتوں کی اہمیت سے بخوبی واقف تھا اور ایک بڑی سلطنت قائم کرنے کے لیے ان کو اتحادی بنانا چاہتا تھا۔ اکبر کی راجپوت پالیسی قابل ذکر تھی۔ اس نے راجپوت شہزادی جودھابائی سے شادی کی جو امبر کے راجہ بھیرمل کی بیٹی تھی۔ اس نے راجپوتوں کو مغل خدمات میں شامل کیا اور ان میں سے بہت سے فوجی جرنیلوں کے عہدے پر فائز ہوئے۔ راجہ بھیرمل کے بیٹے بھگونت داس کو لاہور کا مشترکہ گورنر، اس کے بیٹے مان سنگھ کو بہار اور بنگال کا گورنر مقرر کیا گیا۔ راجپوت ریاستوں کے خلاف اس کی مہم کا ایک بڑا قدم چتوڑ کا محاصرہ تھا جسے وسطی راجستھان کی کلید سمجھا جاتا تھا۔ 1568 عیسوی، چتوڑ 6 ماہ کے محاصرے کے بعد فتح کر لیا۔ میواڑ کے رانا کئی شکستوں کے باوجود ٹال مٹول کرتے رہے۔ ہلدی گھاٹی کی مشہور جنگ میں میواڑ کے حکمران رانا پرتاپ سنگھ کو 1576 میں مان سنگھ کی قیادت میں مغل فوج نے بری طرح شکست دی۔ چتوڑ کے زوال کے بعد، رنتھمبور (راجستھان کا سب سے طاقتور قلعہ) اور کلنجر کو فتح کر لیا گیا۔ ان کامیاب فتوحات کے نتیجے میں بیشتر راجپوت راجاؤں بشمول بیکانیر اور جیسلمیر کے راجا اکبر کے تابع ہو گئے۔ 1570 عیسوی تک اکبر نے تقریباً پورا راجستھان فتح کر لیا تھا۔

اس نے حجاج ٹیکس اور جنگی قیدیوں کی زبردستی تبدیلی مذہب کا رواج ختم کر دیا۔ 1564 عیسوی، میں اس نے جزیہ کو ختم کر دیا جو اکثر مسلمانوں کے تسلط اور برتری کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ اکبر کی راجپوت پالیسی مغلیہ سلطنت کے ساتھ ساتھ راجپوتوں کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہوئی۔ اکبر نے مان سنگھ کو کابل بھیجا اور خود دریائے سندھ کے کنارے اٹک چلا گیا۔ اکبر ازبکوں کے لیے تمام راستے بند کرنا چاہتا تھا، اس لیے اس نے 1586 عیسوی میں کشمیر اور بلوچستان کے علاقوں میں مہمات بھیجیں۔ لداخ اور بلتستان سمیت پورا کشمیر مغلوں کے کنٹرول میں آگیا۔ اکبر نے 14 سال تک لاہور کو اپنی سلطنت کا دارالحکومت بنائے رکھا۔

اکبر کے دور میں، بہت سے دیسی آرٹ اسٹائل کی حوصلہ افزائی کی گئی جس کی وجہ سے ریت کے پتھر کا عام استعمال ہوا۔ اکبر نے قلعوں کا ایک سلسلہ بنایا، جن میں سب سے مشہور آگرہ کا قلعہ ہے (سرخ ریت کے پتھر میں)۔ اس کے دوسرے قلعے لاہور اور الہ آباد میں ہیں۔ اٹک کا قلعہ بھی اکبر نے تعمیر کروایا۔ اکبر نے آگرہ کے قریب فتح پور سیکری (فتح کا شہر) تعمیر کیا۔ اس کمپلیکس میں گجراتی اور بنگالی طرز کی کئی عمارتیں پائی جاتی ہیں۔ اس میں سب سے شاندار عمارت جامع مسجد ہے اور اس کا گیٹ وے بلند دروازہ (176 فٹ اونچا) کہلاتا ہے۔ فتح پور سیکری میں دیگر اہم عمارتیں جودھابائی کا محل اور پانچ منزلہ پنچ محل ہیں۔ اکبر کے دور حکومت میں فارسی زبان مغلیہ سلطنت میں پھیل گئی۔ ابوالفضل اپنے دور کا ایک بڑا عالم اور مورخ تھا۔ انہوں نے نثر لکھنے کا ایک انداز قائم کیا اور کئی نسلوں تک اس کی پیروی کی گئی۔ اس دور میں بہت سے تاریخی کام لکھے گئے۔ ان میں آئین اکبری اور ابوالفضل کا اکبرنامہ شامل ہے۔ اکبر نے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی تنظیم پر بہت توجہ دی۔ اس کا مرکزی حکومت کا نظام حکومت کے ڈھانچے پر مبنی تھا جو دہلی سلطنت کے تحت تیار ہوا تھا لیکن مختلف محکموں کے کاموں کو احتیاط سے ترتیب دیا گیا تھا اور معاملات کے انعقاد کے لئے پیچیدہ اصول و ضوابط وضع کیے گئے تھے۔ سلطنت کے علاقوں کو جاگیر، انعام اور خالصہ میں تقسیم کیا گیا تھا۔ انعامی زمینیں وہ تھیں جو دین دار اور علماء کو دی گئی تھیں۔ جاگیریں رئیسوں اور شاہی خاندان کے افراد بشمول ملکہ کو الاٹ کی گئیں۔ خالصہ دیہات کی آمدنی براہ راست شاہی خزانے میں جاتی تھی۔

مرکزی انتظامیہ

شہنشاہ: شہنشاہ انتظامیہ کا اعلیٰ ترین سربراہ تھا اور تمام فوجی اور عدالتی اختیارات کو کنٹرول کرتا تھا۔ اسے اپنی مرضی سے عہدے داروں کی تقرری، ترقی اور ہٹانے کا اختیار حاصل تھا۔

وزیر: وسطی ایشیائی اور تیموریوں کی روایت ایک طاقتور وزیر کی تھی جس کے تحت مختلف محکموں کے سربراہ کام کرتے تھے۔ وہ حکمران اور انتظامیہ کے درمیان بنیادی کڑی تھے۔ بیرم خان نے وکیل کی حیثیت سے ایک طاقتور وزیر کی طاقت کا استعمال کیا۔ وزیر محصولات کے امور کا ماہر تھا اور اس کا لقب دیوان یا دیوانِ اعلیٰ تھا۔ دیوان تمام آمدنی اور اخراجات کا ذمہ دار تھا اور خلیصہ، انعام اور جاگیر کی زمینوں پر اس کا کنٹرول تھا۔ میر بخشی: میر بخشی عسکری محکمے کے سربراہ تھے اور امرا کے سربراہ بھی۔ ان کے ذریعے شہنشاہ کو منصب داروں پر تقرری یا ترقیوں وغیرہ کی سفارشات کی جاتی تھیں۔ شہنشاہ کی طرف سے سفارشات کی منظوری کے بعد، اسے تصدیق کے لیے اور مقرر کو جاگیر دینے کے لیے دیوان کے پاس بھیج دیا گیا۔ میر سمان: ایک اہم افسر جو شاہی گھرانے اور شاہی ورکشاپوں کا انچارج تھا جسے کارخانہ کہا جاتا تھا۔ وہ ہر قسم کی خریداری، استعمال کے لیے مختلف قسم کی اشیاء کی تیاری اور شاہی خاندان کے لیے ان کے ذخیرہ کا ذمہ دار تھا۔ اس عہدے پر صرف ثقہ اعلیٰ کو ہی تعینات کیا گیا۔ دربار میں آداب کی دیکھ بھال، شاہی محافظوں کا کنٹرول وغیرہ سب میر سمن کی نگرانی میں ہوتا تھا۔ چیف قاضی / صدر الصدور: چیف قاضی عدالتی شعبہ کے سربراہ تھے۔ صوبائی انتظامیہ: 1580ء میں اکبر نے سلطنت کو 12 صوبوں میں تقسیم کیا۔ یہ بنگال، بہار، الہ آباد، اودھ، آگرہ، دہلی، لاہور، ملتان، کابل، اجمیر، مالوا اور گجرات تھے۔ بعد میں برار، احمد نگر اور خاندیش کو شامل کیا گیا۔ مغلیہ سلطنت کی توسیع کے ساتھ ہی صوبوں کی تعداد 20 ہو گئی۔ صوبہ: ہر صوبہ ایک صوبیدار (صوبائی گورنر) کے کنٹرول میں تھا جو براہ راست شہنشاہ کے ذریعہ مقرر کیا گیا تھا۔ انہوں نے عام امن و امان برقرار رکھا۔ صوبے میں محکمہ محصولات کا سربراہ دیوان تھا۔ اس نے صوبہ میں محصولات کی وصولی کی نگرانی کی اور تمام اخراجات کا حساب کتاب رکھا۔ نیز ان کے دفتر کے ذریعے کسانوں کو تکاوی (پیشگی قرضے) دیے جاتے تھے۔

سرکار کے اعلیٰ افسران یہ تھے: فوجدار: وہ بنیادی طور پر امن و امان برقرار رکھنے کے ذمہ دار تھے عمل گزار: زمینی محصول کی تشخیص اور وصولی کے لیے ذمہ دار تھے۔

فوجداری ایک انتظامی ڈویژن تھی جبکہ سرکار ایک علاقائی اور محصولاتی ڈویژن تھی۔ پرگنہ: شقدار پرگنہ کی سطح پر ایگزیکٹو آفیسر تھا۔ اس نے عمل کی آمدنی کی وصولی میں مدد کی۔ قانونگو پرگنہ میں زمینی ریکارڈ کا انچارج تھا۔ قصبوں کے کوتوال امن و امان برقرار رکھنے کے ذمہ دار تھے۔ گاؤں: گاؤں کے سربراہ کو مقدم کہا جاتا تھا اور پٹواری لینڈ ریونیو کے ریکارڈ کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ زمینداروں نے اپنے علاقوں میں امن و امان برقرار رکھا اور محصولات کی وصولی میں بھی مدد کی۔ لینڈ ریونیو ایڈمنسٹریشن: اکبر کے زمینی محصول کے نظام کو زبتی یا بندوبست نظام کہا جاتا تھا۔ یہ شیر شاہ کے زمینی محصولات کے نظام پر کچھ ترامیم کے ساتھ مبنی تھا۔ اسے راجہ ٹوڈر مل نے مزید بہتر کیا اور اسے دہسالہ نظام کا نام دیا گیا جو کہ سن میں مکمل ہوا۔ 1580 عیسوی اس نظام کے ذریعے، ٹوڈر مل نے زمین کی پیمائش کا یکساں نظام متعارف کرایا۔ پچھلے دس سالوں کی بنیاد پر تخمینہ شدہ زمین کی اوسط پیداوار پر محصول طے کیا گیا تھا۔ اوسط پیداوار کا ایک تہائی حصہ ریاست کا تھا اور ادائیگیاں عام طور پر نقد میں کی جاتی تھیں۔

منصب داری نظام: اکبر نے حکمرانوں کے ساتھ ساتھ اپنی فوج کو بھی منصبداری نظام کے ذریعے منظم کیا۔ اس نظام کے تحت ہر افسر کو ایک عہدہ یعنی منصب سونپا گیا تھا۔ اعلیٰ ترین عہدہ امرا کے لیے 5000 تھا اور سب سے کم درجہ 10 تھا۔ شاہی خاندانوں کے شہزادوں کو اس سے بھی زیادہ عہدہ ملا تھا۔ سلطنت کے دو بڑے رئیس مرزا عزیز کوکا اور راجہ مان سنگھ کو 7000 کے عہدے سے نوازا گیا۔ تمام تقرریاں، ترقیاں اور برطرفیاں خود شہنشاہ نے کی تھیں۔

پہلے تو صرف ایک درجہ تھا لیکن بعد میں درجات دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ 1۔ ذات رینک- لفظ 'ذات' کا مطلب ذاتی ہے۔ اس نے کسی شخص کی ذاتی حیثیت اور اس کی واجب الادا تنخواہ بھی طے کی۔ 2۔ سوار رینک- اس نے گھڑ سواروں (سواروں) کی تعداد کی نشاندہی کی جو ایک شخص کو برقرار رکھنے کی ضرورت تھی۔

500 ذات سے کم درجہ رکھنے والے افراد کو منصب دار کہا جاتا تھا، 500 سے 2500 تک کے افراد کو امیر کہا جاتا تھا اور 1500 یا اس سے اوپر کے عہدوں کے حامل افراد کو امیر عمدا یا امیر اعظم کہا جاتا تھا۔ تاہم، لفظ منصب دار بعض اوقات تمام زمروں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ حیثیت کے علاوہ اس درجہ بندی کی ایک اہمیت تھی، ایک امیر یا امیر عمدا اپنے ماتحت کام کرنے کے لیے دوسرا امیر یا منصبدار رکھ سکتا تھا، لیکن ایک منصب دار ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ افراد کو عام طور پر ادنیٰ منصب پر مقرر کیا جاتا تھا اور ان کی خوبیوں اور شہنشاہ کی مہربانی کے مطابق آہستہ آہستہ ترقی دی جاتی تھی۔

اپنے ذاتی اخراجات کو پورا کرنے کے علاوہ، منصب دار کو اپنی تنخواہ میں سے گھوڑوں، ہاتھیوں، اونٹوں اور خچروں اور گاڑیوں کا ایک مقررہ کوٹہ برقرار رکھنا تھا۔ بعد میں انہیں مرکزی طور پر برقرار رکھا گیا لیکن منصب دار کو اپنی تنخواہ سے ان کی ادائیگی کرنی پڑی۔ مغل منصب داروں نے دنیا میں سب سے زیادہ معاوضہ لینے والی سروس تشکیل دی۔

چہرا (ہر سپاہی کا وضاحتی رول) اور داغ سسٹم (گھوڑوں کی برانڈنگ) کی پیروی کی گئی۔ ہر رئیس کو اپنے دستے کو وقتاً فوقتاً معائنہ کے لیے شہنشاہ کے مقرر کردہ افراد کے سامنے لانا پڑتا تھا۔ مثالی طور پر، ایک 10-20 قاعدے کی پیروی کی گئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ، ہر 10 گھڑ سواروں کے لیے، منصبدار کو 20 گھوڑے رکھنا ہوتے تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ صرف ایک گھوڑے والا سوار صرف آدھا سوار سمجھا جاتا تھا۔ یہ انتظام کیا گیا کہ امرا کا دستہ مخلوط ہونا چاہیے - مغل، پٹھان، راجپوت اور ہندوستانی تمام گروہوں سے۔ اس طرح اکبر نے قبائلیت اور فرقہ واریت کی قوتوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔ منصبداری نظام جیسا کہ یہ مغلوں کے دور میں تیار ہوا ایک مخصوص اور منفرد نظام تھا جس کا ہندوستان سے باہر کوئی قطعی متوازی نہیں تھا۔ تاہم، ایک مضبوط بحریہ کی کمی مغل سلطنت کی ایک اہم کمزوری رہی۔

جاگیرداری نظام: جاگیرداری نظام ریاست کے لیے ان کی خدمات کے عوض ایک مخصوص علاقے کا محصول رئیسوں کو تفویض کرتا تھا۔ یہ دہلی سلطنت کے اقتا کا ایک ترمیم شدہ ورژن تھا اور منصبداری نظام کا ایک لازمی حصہ تھا۔ زمینداروں کو زمین کی پیداوار پر موروثی حقوق حاصل تھے اور کسانوں کی پیداوار میں ان کا براہ راست حصہ 10-25٪ تھا۔ اس نے محصولات کی وصولی میں ریاست کی مدد کی اور ضرورت کے وقت ریاست کو فوجی خدمات بھی پیش کیں۔ زمیندار اپنی زمینداری پر مشتمل تمام زمینوں کا مالک نہیں تھا۔ کسان جنہوں نے اصل میں زمین کاشت کی تھی جب تک وہ زمین کے محصول کی ادائیگی نہیں کر سکتے تھے تب تک تصرف نہیں کیا جا سکتا تھا۔ زمینداروں اور کسانوں دونوں کے زمین پر اپنے اپنے موروثی حقوق تھے۔

اکبر نے ایک ایسی سلطنت کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تمام شہریوں کے مذہبی عقائد سے قطع نظر مساوی حقوق پر رکھی گئی۔ امبر کی جودھا بائی سے شادی کے بعد، اس نے جزیہ اور حاجیوں پر ٹیکس بھی ختم کر دیا۔ قابل ہندوؤں کو شرافت میں لا کر سلطنت کے آزادانہ اصولوں کو تقویت دی گئی۔ مثال کے طور پر، راجہ ٹوڈر مل دیوان کے عہدے پر فائز ہوئے اور بیربل جو اکبر کا مستقل ساتھی تھا، کو اپنے نورتنوں میں شامل کیا۔

1582 عیسوی میں، اس نے دین الٰہی کے نام سے ایک نیا مذہب قائم کیا جو ایک خدا اور سولہ کل یعنی تمام مذہبی فرقوں کے لیے یکساں رواداری اور احترام پر یقین رکھتا ہے۔ اس میں مختلف مذاہب کے اچھے نکات تھے۔ توحید الٰہی تصوف کی ایک ترتیب تھی۔ تاہم، یہ تقریباً اکبر کی موت کے ساتھ ہی مر گیا۔ اس کی مخالفت سب سے پہلے خواجہ باقی باللہ نے کی جو نقشبندی سلسلہ کے بانی اور مجدد الف ثانی کے استاد تھے۔ ان کا کوئی مزار نہیں۔ اکبر کے دور میں ابن عربی نے نظریہ وحدت الوجود پیش کیا جس کی مخالفت مجدد الف ثانی نے کی اور اس کے مقابلے میں نظریہ وحدت الشہود پیش کیا۔

اکبر کے نورتن: درباریوں میں سے نو قابل افراد اکبر کے نورتن (نو جواہرات) کے نام سے جانے جاتے تھے۔ 1۔ ابوالفضل: انہوں نے اکبر نامہ اور آئین اکبری تصنیف کی۔

2۔ فیضی: وہ ابوالفضل کے بھائی اور فارسی کے عظیم شاعر تھے۔ 3۔ تان سین: تان سین اکبر کے دربار میں موسیقار تھے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بالترتیب راگ دیپک اور میگھ ملہار گا کر آگ اور بارش لا سکتے تھے۔ 4۔ راجہ بیربل: ان کا اصل نام مہیش داس تھا۔ اکبر نے انہیں "راجہ" اور "بیربل" کا خطاب دیا۔ بیربل نے اکبر کا دین الٰہی قبول کیا تھا۔ 5۔ راجہ ٹوڈر مل: وہ محصولات کے نظام کے سربراہ تھے۔ اس نے معیاری وزن اور پیمائش متعارف کرائی۔ وہ اس سے قبل شیر شاہ سوری کے ماتحت کام کر چکے ہیں۔ شیر شاہ کی ہدایت پر روہتاس کا قلعہ انہوں نے تعمیر کروایا۔ 6۔ راجہ مان سنگھ: اکبر کے معتبر جرنیلوں میں سے ایک تھے اور انہوں نے متعدد فتوحات کے ذریعے مغلیہ سلطنت کی وسعت میں اہم کردار ادا کیا۔ 7۔ فقیر اعزالدین: وہ اکبر کے اہم مشیروں میں سے تھے۔ وہ ایک صوفی بزرگ تھے۔ 8۔ عبدالرحیم خان خانان: یہ بیرم خان کا بیٹا اور شاعر تھا۔ اس نے بابر نامہ کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ 9۔ ملا دوپیازہ: یہ اکبر کے دربار میں مسخرہ تھا اور لطیفوں اور چٹکلوں سے دربار کی رونق میں اضافہ کیے رکھتا تھا۔ مغلیہ سلطنت کا عظیم حکمران اکبر